صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 11 جون 2003ء بمطابق 10 ربیع الثانی 1424 ہجری صبح گیارہ بجکر دس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر اکرام اللہ شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیمِ۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَO ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَكَانُواْ يَتَّقُونَO لَهُمُ ٱلْبُشْرَىٰ فِى ٱلْحَيَوٰةِ ٱلدُّنْيَا وَفِى ٱلْأَخِرَةِ ۚ لَا تَبْدِيلَ لِكَلِمَـٰتِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُO وَلَا يَحْزُنكَ قَوْلُهُمْ ۘ إِنَّ ٱلْعِزَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا ۚ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ ۔ صَدَقَ ٱللَّهُ ٱلْعَظِيم۔

(ترجمہ)۔ سن رکھو کہ جو خدا کے دوست ہیں ان کو نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے. (یعنی) جو لوگ ایمان لائے اور پرہیز گار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی بشارت ہے اور آخرت میں بھی۔ خدا کی باتیں بدلتی نہیں۔ یہی تو بڑی کامیابی ہے ۔اور (اے پیغمبر) ان لوگوں کی باتوں سے آزردہ نہ ہونا (کیونکہ) عزت سب خدا ہی کی ہے وہ (سب کچھ) سنتا (اور) جانتا ہے۔ وآخرُ الدَعْوَانا أَنِ ٱلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ ٱلْعَـٰلَمِينَ۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون و پارلیمانی امور): پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ظفر اعظم، منسٹر لاء، جی۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکر! دا د کوم رولز ریگولیشن خلاف ورزی اوشوه چې زمونږ منسټر پاسیدو په پوائنټ آف آرډر باندې؟

وزیر قانون: زما خیال دے جی بشیربلورصاحب به ئے تائید اوکړی چې زه وضاحت اوکړم۔ جناب سپیکر میں آپ کی وساطت سے کل مورخہ 10-6-2003 کو افتتاح ٹنل کوہاٹ پر جناب پریزیڈنٹ صاحب۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔

First honourable Member, Minister shall quote the rules and then he can be allowed.

وزیر قانون: یہ جو بھی پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ I quote the rules and I will express this point

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Please address the Chair. No, no Mushtaq Ghani Sahib. Please address the Chair, address the Chair.

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، منسٹر صاحب کی ذاتی سٹیٹمنٹ ہے، آپ انکو بولنے دیں، منسٹر صاحب کی ذاتی سٹیٹمنٹ ہے۔ پھر آپ کو پورا موقع دیا جائے گا اگر آپ کا کچھ ہے تو۔

Mr. Deputy Speaker: Please address the Chair. Minister Law is requested to address the Chair.

Muhammad Saeed Khan: Sir! Please ask the Minister and the opposition to address the Chair, no cross talking.

Mr. Deputy Speaker: I have requested both the honourable Members. Yes, Zafar Azam Sahib, Zafar Azam Sahib.

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! کل صدر محترم صاحب نے کوہاٹ ٹنل میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے داڑھی اور پتلون کے متعلق جو باتیں کیں جناب والا، موجودہ اسمبلی نے کبھی بھی اور کسی بھی وقت کسی پاکستانی پر یہ قدغن نہیں لگایا ہے کہ وہ داڑھی رکھیں، ہاں البتہ یہ ایک سنت نبوی ہے اس سے کسی بھی مسلمان کو اختلاف نہیں ہونا چاہیئے۔ پتلون اور شرٹ کے متعلق یہاں پر جو بات آئی، ہم نے اپوزیشن کے ساتھ اتفاق کرکے وہ الفاظ خذف کروائے۔ میرے خیال میں کچھ عناصر اس طرح کے ہیں کہ جو صوبے اور پریزیڈنٹ کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کررہے ہیں۔ اسی طرح اخباری اطلاع کے مطابق ضلعی ناظمین کے متعلق صدر صاحب نے جو ارشادات اور ہدایات دی، میں سمجھتا ہوں کہ ضلعی ناظمین کے خلاف صوبائی حکومت نے کوئی بھی غیر قانونی اور غیر آئینی اقدام نہیں کیا ہے۔ البتہ اس معاملے میں مداخلت کو میں صوبائی خود مختاری میں مداخلت سمجھتا ہوں۔ اگر کوئی غیر آئینی اقدام اس حکومت نے اٹھایا ہو یا کوئی کارروائی کی ہو تو ہمیں لکھ کر دیا جائے تاکہ ہم اس کا جائزہ لیں کہ کیوں ہم غیر قانونی اور غیر آئینی اقدام اٹھا رہے ہیں؟ ہم اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن وہ ہمیں بتائیں کہ ہم نے کونسی غیر آئینی اور غیر قانونی بات کی ہے؟ (تالیاں) کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیر بلدیات اور ہمارے این آر بی کے چیئرمین دانیال عزیز صاحب کے درمیان جو بات چیت چل رہی ہے، اس کو سبوتاژ کرنے کے لئے یہ کوشش ہے تاکہ ہم کسی منطقی انجام تک نہ پہنچ سکیں۔ جناب والا جو اختیارات تین صوبوں میں ایک سال پہلے سے نافذ تھے، وہ تو آئینی تھے۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ سپیکر صاحب ان سے پوچھیں کہ یہ خطبہ ہے یا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: رول 68 کے تحت آپ ان کے سٹیٹمنٹ کے دوران مداخلت نہیں کرسکتے۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر قانون: جناب والا! آخر میں آپ کو ایک لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کی سیکشن فور Quote کرنا چاہتا ہوں، اس کے سب سیکشن (2) کو آپ دیکھ لیجئے۔ The performance of their function, Local Government

Mr. Deputy Speaker: Jee.

Minister for Law and Parliamentary Affairs: The Local Government shall not impede or prejudice the exercise of the executive authority of the Government.
Mr. Deputy Speaker: Yes.

وزیر قانون: یہ ہم نے نہیں بنایا۔ لوکل گورنمنٹ کے سب سیکشن (4) کے تحت یہ ہمارا حق بنتا ہے، اور آخر میں میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ اخباری اطلاع کے مطابق جو میں سمجھتا ہوں، میری دانست کے مطابق یہ پریزیڈنٹ کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ ایک غیر آئینی ادارے کے لئے آئینی ادارے کو یہ کہہ کر کہ ہم تو ایک انتہائی قدم اٹھانے سے گریز نہیں کریں گے۔ جناب والا ہم تو انہیں یہ مشورہ نہیں دے سکتے کہ آپ انتہائی قدم اٹھائیں لیکن میں آپ کی وساطت سے یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک ایم ایم اے کی گورنمنٹ رہے گی، وہ اسلام اور آئین کی حدود میں رہتے ہوئے اور اگر ان کو جو بھی سزا بھگتنا پڑی وہ بڑی خوشی سے قبول کریں گے۔ شکریہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، نہیں، یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا یہ انکی پرسنل سٹیٹمنٹ تھی رول (68) کے تحت اس میں صرف منسٹر کو اجازت دی جاسکتی ہے۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکرا! مونږ صرف دا خبره کول غواړو چې دے تولو صوبوں ته یو شان کتل پکار دی۔۔۔۔

(شور)

جناب حبیب الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر ڈیبیٹ نہیں ہو سکتی ہے، نہیں جی۔ آپ تشریف رکھیں۔ کوئسچنز آور۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں جی آپ ایسا کریں کہ ایڈ جرنمنٹ موشن کے راستے پھر آپ آجائیں۔ نہیں، نہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ ہمیں موقع دیں، آپ ہمیں ضرور موقع دیں۔ ہم اس پر ڈیبیٹ کرنا چاہتے ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میں آپ کو موقع ضرور دونگا۔ میں آپ کو بتا رہا ہوں یہ رول میں Quote کر دیتا ہوں آپ سن لیں (مداخلت) نہیں، آپ میری بات سن لیں، آپ بیٹھ جائیں، آپ کو موقع دیا جائے گا۔ میں آپ کو موقع دونگا، میں آپ کو موقع دونگا۔ آپ سب لوگ بیٹھ جائیں۔ میں آپ سب لوگوں سے درخواست کرتا ہوں، میری آپ سب لوگوں سے استدعا ہے کہ آپ اپنی نشتوں پر بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں، آپ بیٹھ جائیں۔ آپ سب لوگوں سے استدعا ہے آپ اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ آپ سے استدعا ہے پلیز۔ ایک منٹ، مشتاق غنی صاحب، یہ رول(68) آپ ذرا دیکھ لیں، اس میں یہ ہے کہ:

'Statement of public importance by a Minister. A statement may be made by a Minister on a matter of public importance with the consent of the Speaker, but no question shall be asked nor discussion take place there on at the time the statement is made."

<u>Mrs. Riffat Akbar Swati</u>: Mr. Speaker Sir! I would ask the hon'able Chair to clarify this also what public Interest? Are we not the public? The public is not only MMA.

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: The public interest has been explained by the hon'able Minister.

<u>Mrs. Riffat Akbar Swati</u>: That is also the public, Sir, and then you have to define and give a ruling who is the public?

(Interruption)

<u>Mr. Deputy Speaker</u>: I shall give you time and an opportunity

لیکن ایڈ جرنمنٹ موشن کا جب ٹائم آجائے تو اس وقت آپ موشن پیش کر لیں میں آپ کو وقت دونگا، یہ رول(68) کے نیچے ہے نا، اور اس پر۔۔۔۔۔۔

<u>جناب بشیر احمد بلور</u>: جناب سپیکر صاحب! دا تا سو چې په رول (68) کښې د "Public interest" نو دا Public interest نه وو دا د هغوې ذاتی Explanation وو۔

And they have raised the President of Pakistan and his speech was quoted on the floor of the House. Therefore, the other party has the right to contradict that.

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: بلور صاحب رول(68) کے تحت تو اس پر ڈسکشن نہیں ہوسکتی۔ لیکن ایڈ جرنمنٹ موشن کے ٹائم پر آپ آجائیں، میں آپ کو موقع دونگا (شور) آپ کو موقع میں ضرور دونگا۔

(شور)

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئسچنز آور، کوئسچن نمبر40جناب پیر محمد خان۔

*40۔جناب پیر محمد خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیایہ درست ہے کہ سنیلہ ،سندوی، کوٹکے ،مارتنگ اور چکیسر گرلز مڈل سکول اور پورن الوچ گرلز ہائی سکول کی پوسٹیں خالی ہیں؟

(ب) آیایہ بھی درست ہے کہ ان تمام علاقوں کی لڑکیاں مجبوراًمردانہ سکولوں میں لڑکوں کے ساتھ مخلوط تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں؟

(ج) اگر(الف)اور(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت کب تک مذکورہ سکولوں کو سٹاف فراہم کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): (الف)جی ہاں صرف گرلز مڈل سکول چکیسر کے علاوہ مذکورہ تمام سکولوں میں ایس ای ٹی پوسٹیں تاحال خالی ہیں۔

(ب) صوبہ سرحد کے کسی سرکاری سکول میں مخلوط تعلیم نہیں ہے۔البتہ جن علاقوں میں لڑکیوں کے سکولز گھروں سے دور ہیں، محکمہ تعلیم نے ان کے والدین کو یہ رعایت دی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی بچیوں کو نزدیک لڑکوں کے سکول میں داخل کر سکتے ہیں۔ حکومت صوبہ سرحد تمام شہری و دیہی علاقوں کے لئے زنانہ اور مردانہ تعلیمی سہولتیں مہیا کرنے کے لئے سنجیدگی سے غور کررہی ہے اور انشاءاللہ عنقریب صوبہ سرحد کا کوئی علاقہ بھی تعلیمی سہولت سے محروم نہیں رہے گا۔

(ج) محکمہ تعلیم صوبہ سرحد نے تمام کیڈر بمع ایس ای ٹی کے لئے اساتذہ کے ٹیسٹ اور انٹرویو مکمل کر لئے ہیں،امید ہے کہ عنقریب تمام سکولوں میں خالی آسامیوں کو پر کر لیا جائے گا۔

جناب پیر محمد خان: شکریه جناب سپیکر صاحب. سپیکر صاحب! دا زما سوال دے گرلز سائیڼ باندې ، د سکولونو په باره کښې زما کوئسچن دے۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سکندر شیر پاؤ میں آپ سے گزارش کرونگا کہ وقت آنے پر آپ کو موقع دیا جائے گا۔جناب پیر محمد خان سوال نمبر 40۔

جناب پیر محمد خان: ډیر افسوس دے چې دوئ د مارشل لاء پیداوار ملگرتیا کوی۔ سوال نمبر40، جناب سپیکر۔۔۔۔۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے ارکان ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر، آرڈر، پلیز۔جناب پیر محمد خان صاحب اپنا سوال پیش کریں۔

جناب پیر محمد خان: د مارشل لاء گروپ بهر ته اوځی نو، د جرنیل گروپ دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: شکریه جناب سپیکر۔ په دیکښې زما ضمنی سوال دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر، آرڈر پلیز۔

جناب پیر محمد خان: د کوئسچن تعلق زما فیمیل ایجوکیشن سره دے۔ چې په فیمیل سائیډ زما په حلقه کښې مډل سکولونه دی او ہائی سکول دے، په هغې کښې د ایس ای ټی ټول پوسټونه خالی دی۔ دوئ اقرار کړے دے او بالغے جینکئ په ہائی سکول کښې د هلکانو سره ناستے وی مجبوراً، دوئ د هغې هم اقرار کړے دے۔ سیکرټری ایجوکیشن په دفتر کښې ټول ریکارډ پروت دے۔ دا کوم سکولونه ما چې لیکلی دی ہائی سکول پیزه، ہائی سکول ډهیرئ، ہائی سکول سندوی، دا بوائز دی۔ ہائی سکول گړهی کنډاؤ بوائز، بوائز ہائی سکول الوچ ،پورن،مارتونگ چیکوئی، چوگاه، کوز پاؤ، پیشلوټ، تتواران، چکیسر، دا دومره ہائی سکولونه چې دی بوائز، په دې ټولو کښې په اتم جماعت، په اووم جماعت، په نهم جماعت، په لسم جماعت کښې جینکئ د هلکانو سره یو ځائے ناست کښې وی مجبوراً۔ سپیکر صاحب زما مقصد دا دے چې یو خو د دوئ چې کوم مډل سکولونه دی، ہائی سکولونه دی، چې دے ته ایس ای ټی پوسټونه ورکړی چې جینکئ په خپلو سکولونو کښې کیښنی او د هلکانو سره نه کیښنی۔ دویمه خبره دا ده چې کوم ځایونو کښې د هلکانو ہائی سکولونه شته دے، ټولو کښې یو یو ہائی سکول پکار دے چې د هغه جینکو کم از کم، که په پرائمری

سطح باندې جینکۍ ماشومانے د هلکانو سره یو ځائے وی خو سړے به وائی چې ماشومه ده خو چې کله د پرائمری نه اوځی اتم ته او لسم ته لاړه شی، هغه بیا لاړه شی د هلکانو سره یو ځائے کیښنی، نو د دې نه خو د شرم خبره بله نشته، دے ته مخلوط تعلیم وائی۔ دوئ وائی چې دا مخلوط نه دے نو لهذا زما ضمنی سوال دا دے چې آیا دوئ څومره چې دا هائی سکولونه دی د بوائز د دې په مقابله کښې، گرلز هائی سکول ورکول پکار دی۔ دویم دے سکولونو ته پوسټونه ورکول پکار دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوشو جی۔ منسټر صاحب به دغه اوکړی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! په دیکښې زما یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر۔

جناب حبیب الرحمان: ضمنی سوال، په دې باره کښې نو ماووئیل چې-----

جناب مظفر سید: ضمنی کوئسچن دے په شریکه به بیا دے جواب ورکړی۔ زمونږ پکښې ضمنی کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب۔ منسٹر صاحب آپ ذرا تشریف رکھیں سر۔ ضمنی سوال۔

جناب حبیب الرحمان: زما جی دا عرض دے، پیرمحمدخان صاحب چې اووئیل چې زمونږ په دې صوبه کښې د دریو څلورو کالو راسے پوسټونه خالی دی، په ایس ای ټی کښې هم دی او په دې نورو پوسټونو کښې هم مونږه سره ټول خالی دی، اکثر زمونږ ایجوکیشن منسټر چې بیانونه ورکوی نو سخکال زر پوسټونه به مونږ ډکوؤ، زما په خیال زر پوسټونه یعنی په یو ضلع کښې، شپږ سوه، پنځه سوه پوسټونه خالی دی۔ ایس این ایز ماد خپلے ضلع راخستې کښې دی، په سوؤنو پوسټونه خو هلته کښې صرف چې بونیر یوه پسمانده ضلع ده، سکولونه پکښې ډیر کم دی نو هلته دومره Vacant پوسټونه دی نو زه د منسټرصاحب په خدمت کښې دا وضاحت کول غواړم ستاسو په وساطت باندې چې دوئ مونږه ته خپله پالیسی واضح کړی چې دوئ دا Appointments قسط وار Installments کښې به کوی، ځکه دوئ دا زر پوسټونه یادوی او که نه دا به یکمشت کوی

چې مونږه سره Vacant vacancies دی In the province، دا به دوئ یکمشت ډکوی؟ دا لږ وضاحت دے اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مظفرسید صاحب، یو منټ جی، بیا به جواب ورکړئ۔

جناب مظفرسید: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ زما هم یو ضمنی کوئسچن په دیکښې چې یره مخلوط نظام تعلیم خو هسې هم د مجلس عمل د حکومت منشور نه دے، دے وجے نه چې د مخلوط نظام تعلیم په باره کښې زمونږه کلیئر پالیسی ده۔ هیڅ د رول ګول جواب توقع مونږه د خپل منسټرصاحب نه نه غواړو۔ دویمه خبره دا چې ګرلز سکولونه خالی دی او دوئ په ایلیمنټری کالجز باندې پابندی هم لګولے ده۔ بیا ئے Verbally اعلان کړے دے چې مونږه ایلیمنټری کالجز بحال کړل خو د ننه پورے هغه فیصله لا عملی شوې نه ده۔ نو فیمیل ایلیمنټری کالجز تاحال بند دی، سکولونه خالی دی نو مونږه دلته دا هم وضاحت غواړو د دوئ نه چې آیا دغه فیمیل سکولونه به په چا باندې ډکوی؟ په هغه ټرینډ ټیچرز باندې چې کوم د فیمیل ایلیمنټری کالجز نه راووځی۔ دے وجه نه ستاسو په وساطت باندې مونږ دا درخواست کوؤ چې دوئ په حقائقو مبنی جواب راکړی او ټهوس پالیسی د دې د پاره جوړه کړی او هسې په دې اخباری بیاناتو باندې هیڅ هم نه کیږی۔ چې منسټرصاحب وائی چې دا به پکښې هم اوکړو، او دا به پکښې هم اوکړو، سکولونه عملاً خالی پراته دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی، اوشو جی۔ مولانا جهانګیر خان۔

مولانا جہانگیر خان: جناب سپیکر صاحب! یہ سوال نمبر 40 کے جزب کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ "صوبہ سرحد کے کسی سرکاری سکول میں مخلوط تعلیم نہیں ہے" حالانکہ ضلع چترال میں ہی چار پانچ سکولوں کے علاوہ پورے ضلع میں مخلوط تعلیم ہے لہذا ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ حکومت بچیوں کے لئے علیحدہ سکول کا انتظام کرے، کم از کم میٹرک تک۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نادر شاہ صاحب، نادر شاہ صاحب۔

جناب نادر شاہ: جناب سپیکرصاحب! زما کوئسچن دا دے لکه څنګه چې زمونږه دے رونړو ذکر اوکړو چې هلته کښې هائی سکول نشته دے او جینکئ داخلیږی،

نو آیا دا حکومت په دغه سطح باندې په دغه ځایونو کښې د ہائی سکولونو جوړولو څه خیال هم شته دے که نه؟ او دویم په دیکښې زما ضمنی کوئسچن دا دے چې د حکومت څه داسې پالیسی شته دے چې دے کوم ځایونو کښې چې پوسټونه حالی کیږی او دا دوئ مونږ ته وائی چې دا به ایډورټائز کیږی او په دیکښې کالونه تیر شو او هلته کښې د بچو تعلیم تباه کیږی او پوسټونه خالی دی، آیا ددوئ داسې څه منصوبه شته دے چې څنګه پوسټ خالی کیږی او داسې په هغې باندې Appointment کیږی؟ دے باره کښې دے خبره اوکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر، محمد حسین خان کانجو۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب! زما پکښې یو ورکوټے غوندې تپوس وو جی، ورکوټے غوندے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شاه راز خان۔ دے دے پکښې هم اوکړی جی۔

جناب شاہ راز خان: زما ګزارش دا وو چې دا اوس کوم ایس ای ټی پوسټونه باندې دوئ پوسټنګ کوی نو ما پکښې ډائریکټر صاحب سره هم خبره کړې وه، منسټرصاحب سره مے هم خبره کړې وه چې دا کوم کسان زمونږه ایس ای ټی ټیچرز دی او هغه آوټ ډسټرکټ د هغوی پنځه پنځه او شپږ شپږ کاله اوشو نو پکار دا ده چې اول هغه خلق ایډجسټ شی پخپلو هوم ډسټرکټس کښې او د هغې نه پس دے دوئ آرډرز اوکړی د صوبے په سطح باندې نو دا به هغه خلقو ته سهولت ملاؤ شی، هغه به خپل هوم ډسټرکټس ته راشی۔ کوم چې اته نهه کاله اوشو د خپل هوم ډسټرکټس نه بهر نوکری کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔ جی۔

قاری محمد عبداللہ: دا اپوزیشن والا واک آؤټ کړے دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آؤ جی۔ تاسو ورشئ جی، ښوک ورشئ جی۔

جناب حسین احمد (وزیر سائنس، فنی تعلیم): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! زما یوه خبره واورئ۔ دا یوه ډیره اهمه خبره ده، چې په Far flung areas د صوبه سرحد او په غرونو کښې د مخلوط تعلیم انتظام اوس هم شته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چترال هم پکښې دے جی؟

وزیر سائنس فنی تعلیم: آؤ جی بشمول چترال، دا په دې وجه باندې دے چې په دغه ځایونو کښې گرلز سکولونه کهلاؤل خو آسان دی، مخکښې هم د پیرمحمدخان صاحب په وخت کښې دوئ عمارتونه جوړ کړی دی لیکن هلته کښې زنانه ټیچرز نه ملاویږی۔ د دې وجے نه د حکومت دا پالیسی ده چې ډیر لرے ځایونو چې هلت۔ کښې گرلز سکولونه نشته دے یا په هغې کښې سټاف نشته نو هغوې په میل کښې اجازت ورکړے دے۔ دا په هر ځائے کښې نشته دے، په ټوله صوبه کښې مخلوط تعلیم نشته دے۔ په مخصوص علاقوں کښې ئے دا اجازت ورکړے دے۔ دویم دا خبره ده، د پوسټونو د ډکولو خبره ده نو محکمه تعلیم پوره تیاری کړې ده او زه دوئ ته یقین دهانی ورکوم چې هغه ټولے استاذانے چې هغوې ټریننگ کړے دے، اول به هغوې اغستې شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر، آرڈر پلیز۔

وزیر فنی تعلیم: چې چا ټریننگ کړے دے د هغوې لسټونه تیار دی، انټرویوز ئے شوی دی او غالباً د 1-7- نه به د هغوې Appointments کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 1-07- نه، یکم جولائی نه؟

وزیر فنی تعلیم: دوئ چې د ایس ای ټی د پوسټونو خبره کړې ده نو ایس ای ټی پوسټونو باندې هم تقریباً خواوشا د تیره سو کسانو آرډرز تیار دی خو هغه د دې چهټیانو په وجه باندې لیټ دے، چې چهټیانے ختم شی نو هغه به Release کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه جی۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! صرف دومره مهربانی دے دوئ اوکړی چې په دیکښې دا زما سکولونه چې دی دے ته به دوئ ایس ای ټی اولیږی۔ نو که فیمیل نه ځی نو بیا میل هغه استاذان چې هغه Aged دی، که هغه وی نو هم خیر دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زما په خیال که تاسو دوئ سره کیبنئ او دوئ سره په Mutual understanding باندې حل اوباسئ نو ٹھیک به وی جی۔

وزیر فنی تعلیم: سکولونه به ټول ډک وو ان شاءاللہ۔

جناب پیر محمد خان: ٹھیک شوہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Next سوال نمبر 74، ظفراللہ خان مروت، نشته۔ (Absent, it lapses) جناب ډاکټر ذاکراللہ صاحب، سوال نمبر (Absent, it lapses) .92 جناب فرید خان، سوال نمبر (Absent, it lapses) .124 سوال نمبر 177، بشیراحمد بلور صاحب۔ (Absent, it lapses) سوال نمبر 205 جناب شاہ راز خان۔ شاہ راز خان خو شته، جناب شاہ راز خان که ضمنی سوال کوئ۔ دے مطمئن دے ځکه ورسره کاغذ نشته۔

*205۔ جناب شاہ راز خان: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ۔:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے پرائمری سکولوں سے معلمین دینیات کی آسامیاں ختم کی گئی ہیں جس کی وجہ سے ہزاروں بچے دینی تعلیم وتربیت سے محروم ہورہے ہیں؟

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت پرائمری سکولوں میں معلمین دینیات کی تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) صوبہ سرحد کے بندوبستی علاقہ کے پرائمری سکولوں میں معلمین دینیات کی آسامیاں موجود نہیں تھیں البتہ ملاکنڈ ڈویژن کے بعض پرائمری سکولوں میں یہ آسامیاں موجود تھیں۔ 1990 میں Bifurcation کے بعد یہ آسامیاں مڈل اور ہائی سکولوں میں ایڈجسٹ کئے گئے ہیں۔

(ب) فی الحال پرائمری سکولوں میں معلمین دینیات کی تعیناتی کا پروگرام نہیں ہے۔

جناب مظفر سید: ماته دا حق حاصل دے چې زه پکښې ضمنی کوئسچن اوکړم د ده نه مخکښې۔ جناب سپیکر صاحب زما ضمنی کوئسچن دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Mover نه پس، نه نه د Mover نه پس۔

جناب مظفر سید: شاه راز خان خو خپل ګوری کنه۔

جناب شاه راز خان: زما ګزارش دا دے جی چې ما سره دا سوال نه وو نو د دې وجے نه، دا دغه ما ته نه دے ملاؤ شوې۔ ما دیکښې تپوس کړے وو چې د دینی تربیت نه ماشومان محرومه کیږی او د دې د پاره، فساد دا شوې دے چې دا پرائمری ایجوکیشن ئے یو ایس ایډ والا ته حواله کړے دے او هغوې په دیکښې اولنئ کار دا کړے دے چې د پرائمری ایجوکیشن نه ئے د دینیاتو معلمان ټول لرے کړی دی۔

جناب ډپټی سپیکر: بالکل۔

جناب شاه راز خان: اوس ما دا تپوس کړے دے چې زمونږ د ایم ایم اے حکومت به د دې ماشومانو د دینی تربیت د پاره د استاذانو د تقررئ انتظام کوی او که نه به کوی؟ نو د بدقسمتئ نه ښه کهولاؤ ئے وئیلے دی چې نه مونږه دا شئ نه کوؤ۔

جناب ډپټی سپیکر: دا پریس ګیلری کښې موبائیل چا سره دے؟ مهربانی دے اوکړی هغه دے بند کړی۔

جناب شاه راز خان: حالانکه جی زما ګزارش دا دے، منسټر صاحب خو دلته نشته خو چې محکمے ته اووئیلے شی چې دا محکمه به، پکار دا ده چې ایم ایم اے الیکشن ګټلے دے، حکومت ئے دے، تعلیم صوبائی مسئله ده، صوبائی سبجیکټ دے، پکار دا ده چې دغه محکمه د دې حکومت په منشور باندې او د دوئ په پالیسئ باندې عمل درآمد کوی۔ نو په دې باندې خو زما ډیر شدید احتجاج دے چې دوئ وئیلے دی چې زمونږ هیڅ پروګرام نشته دے د دې معلیمینو د دینیات د تقررئ د پاره، نو دیکښې که څوک وضاحت اوکړی او زمونږه تسلی اوشی۔

جناب ډپټی سپیکر: مفتی نظام الدین صاحب۔

مولانا نظام الدین: په دې سلسله کښې مخکښې زما یو کوئسچن راغلې وو او په دې فلور باندې زمونږ وزیر صاحب یقین دهانی ورکړې وه۔۔۔۔۔۔

جناب ډپټی سپیکر: زما او ستاسو، د دواړو وو جی۔

مولانا نظام الدین: ستاسو هم وو او اخبار کښې هم راغلی وو چې دا به بحال کیږی په ټوله صوبه کښې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو دلته کښې Assurance ورکړے شوې دے د منسټر د طرف نه۔

مولانا نظام الدین: نو د دې محکمے والا نه دے باقاعده جواب طلبی اوشی چې وزیر صاحب خو په فلور باندې وئیلی دی چې دا به بحال کیږی او دوئ وائی چې څه پروګرام نشته۔

جناب شاه راز خان: کمیټۍ ته ئے حواله کړئ چې د دغې محکمے والا چې سیکرټری وی یا هر څوک وی چې د هغه نه باقاعده تپوس اوشی چې ولے تا دومره غلطی، Blunder کړے دے ؟

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مظفر سید ۔

جناب مظفر سید: ما ته فلور را کړے شو، منسټر صاحب زما نمبر دے۔ جناب سپیکر سر! شاه راز خان صاحب چې کومه خبره اوکړه او محترم مولانا نظام الدین صاحب، په دیکښې زما هم دا ضمنی کوئسچن دے چې دوئ په آخر کښې دا افسوسناکه خبره لیکلے ده چې "فی الحال پرائمری سکولوں میں معلمین دینیات کی تعیناتی کا پروگرام نہیں ہے" نو دا قابل افسوس خبره ده چې یو ماشوم په ابتداء کښې د نرسرئ، د کے جی، په دې وخت کښې هغه مونځ ایزده کړی، هغه دعا ګانے ایزده کړی، هغه ته د ژوند طریقه په قلاره قلاره باندې اوښو دلے شی، هغه معلم دینیات کوے شی نو مونږ دا تپوس کوؤ

جناب ڈپٹی سپیکر: مظفر سید خان زما خیال دے په دې زیات بحث ځکه نه کوؤ چې دا سوال یو زما او یو د مفتی نظام الدین صاحب وو، مونږ آنریبل ممبرز د اپوزیشن ته ویلکم کوؤ۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن اراکین واک آؤٹ ختم کرکے ایوان میں واپس آگئے۔)

جناب مظفر سید: مونږ د مولانا نظام الدین صاحب د سوال هم تائید کوؤ، د شاه راز خان صاحب هم تائید کوؤ۔ د منسټر صاحب نه دا تپوس کوؤ چې آخر فی الحال د پرائمری سکولونو د معلیمینو د تقررئ پروګرام نشته، چې دا ولے نشته؟ څه چل شوې دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خبره کلیئر ده کنه، آنریبل منسټر صاحب، منسټر صاحب۔

جناب مثمر شاه: جناب سپیکر صاحب! زما ډیره اهمه خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو مخکښې نه د غه کوئ نو چې بیا هغوې پاسی نو بیا بده خبره ده۔ مولانا مثمر شاه صاحب۔

جناب مثمر شاه: زمونږه په شبقدر کښې تقریباً زیات سکولونه داسې دی چې معلم دینیات چې دی، دا خو لا پریږدئ چې ګرلز سکولونه دی، هغې کښې یوه یوه استاذه ده۔ بعض کښې یو یو استاذ هم تقریباً څلور، شلور میاشتے نه وی او سکولونو ته ما شومان نه راځی، بالکل بند وی۔ نو د دې د پاره انتظام پکار دے چې په د غه سکولونو کښې ټیچرز مقرر شی او د هغې انتظام برابر شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا جہانگیر خان صاحب۔

وزیر فنی تعلیم: جناب سپیکر صاحب! زما درخواست دا دے چې د دې سوال سره متعلق وی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: متعلق وی، مونږه ورته وایو ضمنی د دې سوال سره متعلق وی۔

مولانا جہانگیر خان: ضمنی، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ معلم دینیات کی پوسٹیں جو ختم کی گئی ہیں تو عوام کا خیال یہ ہے کہ یہ امریکہ کی ایماء پر ختم کی گئی ہیں اور اب جب کہ ایم ایم اے کو بھاری اکثریت سے کامیابی ملی ہے یہ اس بنیاد پر ہے کہ سکولوں میں ہمارے بچوں کے لئے دینی تعلیم ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی سوال اوکړئ تاسو جی۔

مولانا جہانگیر خان: ضمنی سوال ہے جی اور اس میں اگر دینی تعلیم ان کو نہ دی گئی تو یہ دین سے محروم رہ جائیں گے۔ صرف چشم دید واقعہ کو بیان کر کے میں بات ختم کرنا چاہتا ہوں۔ ہمارے علاقے میں پرائمری سکول جناب سپیکر صاحب،۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب ضمنی سوال تاسو اوکړئ جی۔

مولانا جہانگیر خان: ضمنی سوال ہے، ہمارے علاقے میں ایک پرائمری سکول، جناب سپیکر صاحب،

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

مولانا جہانگیر خان: پرائمری سکول سے جس وقت معلم کو گورنمنٹ ہائی سکول میں بھیج دیا گیا تو دو ماسٹر حضرات یعنی ایسے بھی وہاں موجود تھے کہ انکو ناظرہ قرآن تک نہیں آتا تھا۔ انہوں نے چوکیدار سے کہا کہ آپ ان کو ناظرہ پڑھائیں۔ وہ چوکیدار مجھے خود بتا رہا تھا کہ میں ناظرہ قرآن خود پڑھتا تھا لیکن انکے کہنے پر میں نے جب انہیں قاعدہ پڑھانا شروع کیا تو مجھے قاعدہ پڑھانا نہیں آتا تھا۔ میں نے بھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا صاحب تاسو ضمنی سوال اوکړئ جی۔

مولانا جہانگیر خان: میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں لہذا گزارش ہے کہ ان بچوں کو قرآن سکھانے کے لئے، دینی تعلیم سکھانے کے لئے معلمین کا بندوبست کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: معلم دینیات کا انتظام جناب منسٹر صاحب کیا جائے۔ احمد حسین خان کانجو صاحب۔

وزیر فنی تعلیم: معلم دینیات کا جو مسئلہ ہے، جو شاہ راز خان نے اٹھایا ہے، یہ صرف ملاکنڈ ڈویژن سے اس کا تعلق ہے۔۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: پورے صوبے سے اس کا تعلق ہے۔ ہاں جی۔

وزیر فنی تعلیم: نہیں جی، اس کا تعلق صرف ملاکنڈ ڈویژن سے ہے کیونکہ وہاں پرائمری سکولوں میں دینیات کی آسامیاں ہوا کرتی تھیں۔ یہ پورے صوبے کی بات نہیں ہے۔ یہاں سیٹلڈ ایریا میں پہلے سے پرائمری سکولوں میں معلم دینیات کی پوسٹیں تھیں جو بعد میں ختم کر دی گئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں منسٹر صاحب، ان کے سوال کو آپ دیکھیں۔" آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد کے پرائمری سکولوں میں "تو یہ صرف ملاکنڈ ڈویژن کا نہیں ہے۔

وزیر فنی تعلیم: صوبہ سرحد کے پرائمری سکولوں میں پہلے سے معلم دینیات کی آسامیاں نہیں تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں تھیں، ہاں ٹھیک ہے۔

وزیر فنی تعلیم: یہ آسامیاں 1990 تک ملاکنڈ ڈویژن میں تھیں، جنہیں بعد میں صوبے بھر کی برابری میں لانے کے لئے ختم کر دیا گیا لیکن ہم ان کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر فنی تعلیم: اس لئے تعلیمی سفارشات کی ہیں اور جو کمیشن بنایا گیا ہے، ہم ان کی یہ درخواست ان کے سامنے رکھ دیں گے۔ اگر انہوں نے موزوں خیال کیا تو اس کا بندوبست کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں اس میں یہ سوال آتا ہے کہ یہاں پر مولانا مفتی نظام الدین صاحب کے سوال کے جواب میں جناب منسٹر، مولانا فضل علی صاحب نے فرمایا تھا کہ حکومت معلم دینیات کی تقرری کے سلسلے میں مناسب کارروائی کر رہی ہے۔

وزیر فنی تعلیم: ویسے پرائمری سکولز کے لئے یہ ضروری بھی نہیں ہے کیونکہ پرائمری ٹیچرز جو ہیں Well qualified ہوتے ہیں۔ اگر وہ یہاں سیٹلڈ ایریا میں پرائمری کی اسلامیات پڑھا سکتے ہیں تو ملاکنڈ ڈویژن میں کیوں نہیں پڑھا سکتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نیکسٹ، جی۔ سوال نمبر 212، عبدالاکبر خان صاحب۔ جناب عبدالاکبر خان صاحب۔

*212۔ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛

(الف) آیا یہ درست ہے کہ 1978 کے پے رولز کے تحت وفاقی حکومت نے ہائیر سیکنڈری سکولوں اور کالجوں میں ماسٹر ڈگری حاصل کرنے والوں کو گریڈ 17 کی سہولت دی تھی؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ باقی تینوں صوبوں میں تاحال مذکورہ سہولت برقرار ہے جب کہ صوبہ سرحد کے لائبریرین کو سروس رولز کا بہانہ بنا کر مذکورہ سہولت سے محروم کیا گیا ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) درست نہیں۔ صوبائی حکومت نے اس ضمن میں باقی تینوں صوبوں سے وضاحت طلب کی تھی، ابھی تک حکومت پنجاب اور حکومت سندھ نے اپنے جوابات بھیج دیے ہیں۔ حکومت پنجاب کے مطابق لائبریرین کو ایم ایل ایس کی ڈگری حاصل کرنے پر 1997 تک گریڈ 17 دیا جاتا تھا جو کہ بعد میں منقطع کر دیا گیا۔ اب پنجاب گریڈ 17 کی ابتدائی بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔ حکومت

سندھ کے مطابق لائبریرین کی گریڈ 17 اور 16 میں براہ راست بھرتی پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب یہ سوال جو میں نے کیا ہے، یہ انتہائی اہم سوال ہے۔ میں وزیر صاحب سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں ضمنی سوال کے ذریعے کہ آخر یہ جو لائبریرین ہیں جو 17 اور 16 گریڈ میں بھرتی ہوتے ہیں، مجھے انکی بھرتی پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ وہ بھرتی کس گریڈ میں ہوتے ہیں، وہ توان کے لئے کوئی رولز ہونگے، ان کے تحت بھرتی ہونگے لیکن جناب سپیکر، یہاں پر پانچ گریڈ جونیئر کلرک کے لئے سروس سٹرکچر موجود ہے، ہر ایک گریڈ کے لئے سر سٹرکچر موجود ہے جس کے مطابق ان کی ترقی ہوتی ہے، وہ اگلے گریڈ میں جاتے ہیں اور یہ واحد لائبریرین ہیں اور صرف صوبہ سرحد میں باقی سارے پاکستان میں ان کے لئے سروس سٹرکچر ہے، صرف صوبہ سرحد میں ان کے لئے سروس سٹرکچر نہیں ہے۔ اس لئے جو بھی 16 میں بھرتی ہوتا ہے، وہ ساری عمر 16 میں رہتا ہے۔ جو 17 میں بھرتی ہے، وہ 17 میں رہتا ہے لیکن جناب سپیکر اسی سلسلے میں آج سے چھ سال پہلے اسی اسمبلی میں ایک سوال ہوا تھا اور اس وقت جواب دیا گیا تھا کہ لائبریرین کے لئے چار درجاتی فارمولے کے تحت ملازمتی ڈھانچہ تشکیل دینے کی تجویز حکومت کے زیر غور ہے۔ چھ سال پہلے اس اسمبلی میں یہ جواب آیا تھا کہ ان کے لئے سروس سٹرکچر زیر غور ہے۔ چھ سال تک وہ زیر غور رہا اور ابھی تک ختم نہیں ہوا۔ جناب سپیکر میں منسٹر صاحب سے سپلیمنٹری کے ذریعے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ آخر ایک فیکس ڈیٹ بتائیں کہ حکومت یہ سروس سٹرکچر جو کہ گزشتہ کئی سالوں سے موجود نہیں ہے، کب تک بنائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

جناب حسین احمد (وزیر فنی تعلیم): یہ عبدالاکبر خان صاحب کا بہت اہم سوال ہے اور یہ جو تفصیلات محکمہ تعلیم نے دی ہیں، یہ سارے حقائق ہیں کہ 16 سکیل میں اور 17 سکیل میں یہ جو بھرتیاں ہیں یہ ان کی تعلیمی کوالیفکیشن پر ہوتی ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے اس سے پہلے 1997 تک یہ سلسلہ جاری تھا کہ 16 سکیل میں جو ایم ایس سی تھے اس میں، ان کو 17 سکیل دیا جاتا تھا لیکن بعد میں ختم کر دیا گیا۔ لیکن

ان کا یہ جو ضمنی سوال ہے، اس سے میں بھی اتفاق کرتا ہوں کہ صرف پورے محکمہ تعلیم میں واحد یہ کیڈر رہے جس کے لئے سروس سٹرکچر نہیں ہے، اسے بن جانا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ ٹھیک ہے جی۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن کب تک جناب سپیکر؟ کچھ تو منسٹر صاحب ٹائم بتا دیں کیونکہ سروس سٹرکچر بنانے میں اتنا ٹائم تو نہیں لگتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: "آہ کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک۔"

جناب عبدالاکبر خان: مجھے خدشہ ہے کہ کہیں میرے سوال کا حشر بھی چھ سال پہلے والے سوال کا سا نہ ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں جی، اب انہوں نے آپ کو Assurance دے دی ہے۔

وزیر فنی تعلیم: چھ سال پہلے تو ہم نہیں تھے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں آپ کو یہ تو نہیں کہہ رہا۔

وزیر فنی تعلیم: ان شاءاللہ میں یہ آگے تک پہنچا دونگا اور اس بات سے میں اتفاق کرتا ہوں۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! پہ دیکښې زما هم یو ضمنی کوئسچن دے۔

جناب عبدالاکبر خان: منسټر صاحب ډیر ښه سړے دے زه د ده په خبره باندې یقین کوم۔

وزیر فنی تعلیم: سروس سټرکچر ورله پکار دے جی۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سول نمبر 219، وجیہہ الزمان خان۔ جناب وجیہہ الزمان خان۔ (Absent, it lapses)

(مداخلت)

جناب مظفر سید: عبدالاکبر خان خپل سوال واغستو، مخلص پکښې نه وو۔ گنې مونږ پرے ضمنی خبره کوله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 229، محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ، محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ۔

*229۔ محترمہ فرح عاقل شاہ: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع پشاور میں سوشل ایکشن پروگرام کے تحت پرائمری سکولوں میں اساتذہ بھرتی کئے گئے تھے؟

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اساتذہ کو کچھ عرصہ بعد تنخواہیں ملنا بند ہو گئی تھیں ;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ایک استاد کی درخواست پر عدالت نے مذکورہ اساتذہ کی تنخواہیں ادا کرنے کے احکامات صادر فرمائے تھے ;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان متاثرہ اساتذہ میں منظور احمد پی ٹی سی ٹیچر اضاخیل ضلع پشاور بھی شامل ہے جس کو تاحال تنخواہ ادا نہیں کی گئی اور محکمہ کے اہلکار لیت ولعل سے کام لے رہے ہیں ;

(ہ) اگر الف تا د کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت ایسے تمام اساتذہ کو بقایاجات ادا کرنے کے لئے تیار ہے نیز ان تمام اساتذہ کی مکمل فہرست فراہم کی جائے جو تاحال تنخواہوں سے محروم ہیں اور آیا حکومت نے اس سلسلے میں ابھی تک غفلت کے مرتکب افراد کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے ;

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) مذکورہ اساتذہ کی تنخواہیں فروری 1994 تک ادا کی گئی جب کہ مارچ 1994 تا جون 1996 تنخواہیں ادا نہیں کی گئیں۔

(ج) جی ہاں عدالت نے صرف ایک استاد کی تنخواہ ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے جنکو تمام تنخواہ ادا کی جاچکی ہے۔

(د) جی ہاں متاثرہ اساتذہ کے لئے محکمہ خزانہ نے محکمہ تعلیم کو 1995-6-24 تک فنڈ مہیا کئے جب کہ 1995-6-28 کو مذکورہ اساتذہ کا بل اے جی آفس کو بھیج دیا گیا جب کہ وہ بل مورخہ 1995-6-30 کو اعتراض کے ساتھ رات گیارہ بجے Un pass کیا گیا کہ کوڈ کلا سیفکیشن پروفارما میں غلطی ہے اسی وقت

اعتراض کا جواب دے کر داخل کرانے کی کوشش کی گئی لیکن اے جی آفس والوں نے بل دوبارہ جمع نہیں کیا اور اس طرح یہ Fund lapse ہو گیا کیونکہ مالی سال کا آخری دن تھا۔

(ہ) جی ہاں اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ پرائمری ایجوکیشن صوبہ سرحد کے ذریعے متاثرہ اساتذہ کی تنخواہوں کے لئے محکمہ خزانہ سے رجوع کیا گیا ہے اور تاحال کوشش جاری ہے۔

(تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

محترمہ فرح عاقل شاہ: جناب میں ان سوالات کے جوابات سے بالکل مطمئن نہیں ہوں اور میں سمجھتی ہوں ان جوابات کو دیتے ہوئے صریحاً ٹال مٹول سے کام لیا گیا ہے۔ ان میں یہ بتایا گیا ہے کہ اساتذہ کو کچھ عرصے تک تنخواہیں ملیں اور اس کے بعد ملنا بند ہو گئیں یعنی 1994 تک تنخواہیں ملیں اور اس کے بعد 1996 تک اس کو کوئی پتہ نہیں تھا۔ تو آپ یہ بتائیں کہ دو سال تک اگر ایک غریب استاد کو تنخواہ نہ ملے تو اس کے گھر میں چولہا کیسے جلا ہو گا یا اس کے بچوں نے اپنا پیٹ کیسے پالا ہو گا؟ اور صرف یہ کہہ دینا کہ اس کے بارے میں ابھی کمیٹی بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے بارے میں غور و خوض ہو رہا ہے تو میں سمجھتی ہوں کہ یہ ٹال مٹول سے کام لیا جا رہا ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس معاملے کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ اس پر غور و خوض ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب، احمد حسین خان کانجو۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: نہیں سر ابھی میری بات Complete نہیں ہوئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: یہ سروس ٹریبونل کا پڑھ کر سنانا چاہتی ہوں، اس میں انہوں نے صاف طور پر یہ کہا ہے کہ On factual side his case is simple and short. The allegations of the appellant have dully admitted by the respondent Department (Interruption)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کہاں سے آپ پڑھ رہی ہیں؟ آپ کے پاس بھی ہے؟

محترمہ فرح عاقل شاہ: سر میرے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، اچھا آپ کے پاس ہے ٹھیک ہے۔

محترمہ فرح عاقل شاہ: جی میرے پاس ہے Respondent department, but strangely enough they have thrown the burden on the Finance Department

which is not correct. The payment of salaries, preparing of bills, allowances and other arrears is the responsibility of mother department. If there was any shortage, it was the duty of the mother department to procure the same from the Government and in this regard should have processed the matter on their own responsibility. The appellant is not at fault and he is performing his duty efficiently and with dedication and he is perfectly entitled for his due salary, allowances and other arrears. If there is any hurdle in this procurement of budget or any other financial matter, it is the basic responsibility of the mother department to remove these hurdles. توسر اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی میں سمجھ گیا۔ایک منٹ۔جی بشیر بلور صاحب۔جناب بشیر بلور صاحب۔

جناب بشیر احمد بلور: څنګه چې دوئ اوفرمائیل، څنګه چې ئے اولوستل، په دیکښې ئے دا لیکلی دی۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی کوسچن جی۔

جناب بشیر احمد بلور: چې Mother department چې دے هغه Responsible دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Responsible دے جی۔

جناب بشیر احمد بلور: چې هغوې ته ورکړی۔ دوئ دا لیکی جواب کښې، تاسو به لږ اوګورئ چې "جی ہاں، متاثرہ اساتذہ کے لئے محکمہ خزانہ نے محکمہ تعلیم کو 24-6-1995 تک فنڈ مہیا کیا جب کہ 28-6-1995 کو مذکورہ اساتذہ کا بل اے جی آفس بھیج دیا گیا جب کہ وہ بل مورخہ 30-6-1995 کو اعتراض کے ساتھ رات گیارہ بجے Un pass کیا گیا کہ کوڈ۔۔۔۔۔

<u>Mr. Deputy Speaker:</u> Code Classification.

جناب بشیر احمد بلور: Code Classification پروفارما میں غلطی ہے "اس وجہ سے، پروفارما میں غلطی ہے۔ نو د هغوې قصور دے، د هغه استاد عاجز څه وو چې هغه غریب ته تنخواه نه ده ملاؤ شوې۔ بیا وائی چې هغه فنډ Lapse شو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں ٹھیک دہ۔

جناب بشیر احمد بلور: دا کومه طریقه ده جی؟ بل دا وائی، "جی ہاں اس سلسلے میں ڈائریکٹوریٹ پرائمری ایجوکیشن صوبہ سرحد کے ذریعے متاثرہ اساتذہ کی تنخواہوں کے لئے محکمہ خزانہ سے رجوع کیا گیا ہے اور تاحال کوشش جاری ہے" د 1995 نه کوششونه لگیا دی او دا 2003 شو او هغه کوششونه نه پوره کیږی نو دا غریب خلق به چرته ځی؟

Mrs. Farah Aqil Shah: Excuse me, Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زما دا د منسټر صاحب ته خواست دے چې اوس خو د ایم ایم اے حکومت دے، اوس خو د غریب خلقو یا د دوئ حقوق چې دی دا خو د دوئ، د ټولو هر څه چې ورسره، خو مونږ مکمل حمایت کوؤ د دوئ چې دوئ کوشش اوکړی چې دا شئ واپس خپل خپل-----

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فرح عاقل شاہ صاحبہ، جی۔ آپ کا ضمنی ہے کوئی؟

محترمہ فرح عاقل شاہ: اس میں صرف ایک ٹیچر کا ذکر ہے کہ منظور احمد جن کو عدالتی کارروائی کے بعد تنخواہ مل گئی اور باقی جوان کے ساتھ کے تھے ان کو نہیں ملی۔ تو سر اس کے بارے میں بھی منسٹر صاحب کچھ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب وضاحت کریں گے۔

Mrs. Farah Aqil Shah: Thank you.

جناب ڈپٹی سپیکر: احمد حسین کانجو صاحب، منسٹر صاحب۔

جناب حسین احمد (وزیر فنی تعلیم): په 24-6-1995 باندې د چا حکومت وو او په نیمه شپه باندې بل مسترد شو، د دغه نه خو زه نه یم خبر بهرحال د هغې نه روستو واقعی د غفلت نه کار اغستې شوې دے او اوس کوشش مونږ دا کوؤ چې کله دا تنخواه په Arrears کښې بدله شی نو فنانس ډیپارټمنټ نه Sanction اغستل غواړی او چې Sanction د فنانس ډیپارټمنټ نه وی شوې نو د هغوې د پاره Arrears راویستل د Mother department کار خو دے خو چې Sanction نه وی شوې او پیسے هغوې نه وی ورکړے نو Mother department هیڅ نه شی کولے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د 1995 نه خبره روانه ده-----

وزیر فنی تعلیم: متاثرین چې دی، د هغوې د پاره به کوشش کوؤ چې د فنانس ډیپارټمنټ نه Sanction واخلو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چې انصاف یقینی شی۔

وزیر فنی تعلیم: بالکل جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شوه۔ Next سوال نمبر 280، محترمہ یاسمین پیر محمد خان صاحبہ۔ (Absent, it lapses)هغه نشته دے۔

جناب بشیر احمد بلور: معافی غواړم پوائنټ آف آرډر باندې خبره کوم چې زما دوه کوئسچنز وو، هغه Lapse شو۔ چې مونږ بهر تلو، احتجاج مو کولو، قانونی طور باندې زمونږ د دې سره تعلق وو۔ پریزیډنټ صاحب ټهیک وئیلی دی که غلط وئیلی دی، زمونږ صرف دا احتجاج وو چې تاسو هغوې ته په پوائنټ آف آرډر باندې د خبرې موقع ورکړه او دے خلقو ته مو موقع ورنکړه په دې باندې مونږه احتجاج اوکړو۔ په هغه وجه باندې مونږه واپس راغلو۔ منسټران صاحبان چې دی، زما مقصد دا دے چې زما-----

جناب ڈپٹی سپیکر: ستاسو سوالونه؟

جناب بشیر احمد بلور: دا دے Review شی، زه به ستاسو مشکور یمه چې دا دوباره کړئ۔

وزیر قانون: جناب سپیکر صاحب! زه خوش آمدید وایمه بشیر بلور صاحب ته او د دوئ د واپس راتلو او ټولو حضرات ته۔ خو زه ډیر افسوس کوم چې صوبائی خود مختارئ باندې چې څومره سنگینه حمله نن شوې ده شاید چې د دې نه مخکښې بیا اوشی-----

جناب ڈپٹی سپیکر: دا جی بیا کوؤ۔ اوس "Question hour" دے کنه جی۔ تاسو له ټائم درکوؤ جی، موقع درکوؤ، سوال نمبر 236۔ منجانب جناب فیصل زمان صاحب۔ آنریبل ممبر فیصل زمان خان۔

*236۔ جناب فیصل زمان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول غازی میں پرنسپل کی آسامی چودہ سال سے خالی پڑی ہے;

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکول میں سائنس ٹیچر کی آسامی بھی خالی ہے;

(ج) اگر الف و ب کے جوابات اثبات میں ہوں تو;

(1) اتنا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے بچوں کی تعلیمی حق تلفی کا ذمہ دار کون ہے;

(2) حکومت مذکورہ آسامیوں کو کب تک پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے;

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں، مذکورہ سکول میں پرنسپل کی آسامی گزشتہ سات سال سے خالی پڑی ہے۔

(ب) جی نہیں، یہ درست نہیں ہے۔ گورنمنٹ ہائی سکول غازی میں علی بہادر صاحب سائنس ٹیچر موجود ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

(ج) چونکہ گزشتہ حکومتوں کی طرف سے عرصہ دراز سے تعیناتیوں پر پابندی عائد تھی جس کی وجہ سے کسی قسم کی تعیناتی نہیں کی گئی۔ لہذا اس سلسلے میں حکومت کسی اہلکار کو ذمہ دار نہیں ٹھہرا سکتی۔

(2) سائنس ٹیچر سکول میں موجود ہے اور پرنسپل کے پروموشن کیسز زیر غور ہیں۔ ان پر موجودہ حکومت نے تیزی سے کام شروع کر دیا ہے۔ جونہی کام مکمل ہو جائے گا، مذکورہ سکول میں پرنسپل کی تقرری کر دی جائے گی۔

جناب فیصل زمان: میں نے اپنے سوال میں پوچھا ہے کہ "آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول غازی میں پرنسپل کی آسامی چودہ سال سے خالی پڑی ہے"؟

جناب ڈپٹی سپیکر: واہ۔

جناب فیصل زمان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب کیا دیا ہے کہ بڑی خوشی سے انکا جواب ہے کہ "جی نہیں، مذکورہ سکول میں پرنسپل کی آسامی گزشتہ سات سال سے خالی پڑی ہے" (قہقہے) بڑا Trust ہے۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: "جی نہیں" (قہقہہ) "چودہ سال" ہاں ٹھیک ہے "سات سال"۔

جناب فیصل زمان: انہوں نے کہا ہے کہ صرف سات سال سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال آپ کا "چودہ" کا تھا اور انہوں نے "سات" کہہ دیا ہے، ٹھیک ہے۔

جناب فیصل زمان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ریکارڈ بننے والا ہے، ورلڈ ریکارڈ کہ ایک بچہ اگر پہلی جماعت میں داخل ہوتا ہے اور دسویں تک جاتا ہے اور اگر اس نے پرنسپل نام کی کوئی چیز نہ سنی ہو تو کوئی اس پوچھے کہ آپ کے پرنسپل کہاں ہیں؟ تو وہ کہے گا کہ میں نے تو یہ لفظ ہی نہیں سنا (تالیاں) کہ پرنسپل کیا ہے؟ یہ ایک ریکارڈ ہے، میرا خیال ہے لیکن مجھے امید ہے اپنے آنریبل منسٹر صاحب سے لیکن وہ ہیں نہیں۔ یہاں تو دو ہی منسٹرز ہیں ہمارے پاس، ایک ظفر اعظم صاحب یا کانجو صاحب۔ کوئی کھڑا ہو کر فرما دے گا" ان شاءاللہ ہو جائے گا" تو اس طرح یہ کام نہیں ہوتا۔

وزیر قانون: فیصل زمان نے دوسرے منسٹرز کا استحقاق مجروح کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجروح کیا ہے جی۔ (قہقہے) منسٹرز صاحبان سب تشریف رکھتے ہیں۔ ٹھیک ہے جی، منسٹر صاحب جواب دینگے

(قطع کلامی)

جناب فیصل زمان: اصل میں، نہیں پوری بات تو سن لیں نا سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

جناب فیصل زمان: یہاں پانچ، چھ بیٹھے ہوئے ہیں لیکن انہوں نے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بارہ بیٹھے ہیں۔

جناب فیصل زمان: چلیں بارہ بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

جناب فیصل زمان: لیکن انہوں نے سوالوں اور جوابوں کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے، اسمبلی کے لئے، یہی دو لوگ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ان کے ساتھ متعلقہ ہے نا جی۔ منسٹر صاحب۔

وزیر فنی تعلیم: یره جی واقعی ما ته خو هم ډیر افسوس دے چې اووه کاله پکښې سائنس ټیچر ولے نه وو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل جی۔

وزیر فنی تعلیم: بهرحال زمونږه حکومت چې راغلې دے، مونږه ورله سائنس ټیچر ورکړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه جی۔

وزیر فنی تعلیم: او دا مسئله ختم شوې ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاءالله۔ ٹھیک ده جی۔ شکریه ادا کړئ بیا خو۔

جناب فیصل زمان: انہوں نے کہدیااور یہ توRoutine کی بات ہے۔ سر انہوں نے کہہ دیا۔۔۔

وزیر فنی تعلیم: Routine کی بات نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، صحیح کہہ رہے ہیں آپConfirm کرلیں۔

جناب فیصل زمان: میں کہہ رہاہوں جناب سپیکر صاحب، کہیں ایساریکارڈ نہ بن جائے کہ دس سال سے پرنسپل نہ ہواور بچے میٹرک کرلیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو گزشتہ دور کی بات ہے نااب توانہوں نے کہاہے کہ ہم نےProvide کردیاہے۔

جناب فیصل زمان: چھ مہینے توان کے بھی ہوگئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سات سال آپ گزارہ کراچکے ہیں اور چھ مہینے نہیں تو یہ بھی عجیب بات ہے۔

جناب فیصل زمان: چلیں جی ہماری دعاہے اللہ کرے ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی طارق خان؟

انجنیئر محمد طارق خٹک: زما هم ضمنی سوال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: طارق خان جی۔

انجنیئر محمد طارق خٹک: هغه دا دے جی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه خو هغوې جواب درکړو، ستاسو بیا څنګه؟

انجنیئر محمد طارق خٹک: نه جواب خو موزون نه دے ملاؤ شوے زما خیال دے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغوې اووئیل چې مونږ پرے سړے لګولے دے۔

انجنئیر محمد طارق خٹک: لکه یو دا سکول نه دے ، یو غازی سکول نه دے ، لکه زما حلقه کښې ځلور دا سې هائی سکولونه دی، هغې کښې پرنسپلان نشته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نو ته پرے کوئسچن راوړه کنه۔

انجنئیر محمد طارق خٹک: نه جی، دا زما دے سره ضمنی سوال دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ته کوئسچن راوړه، جواب به بیا درکړو جی۔

انجنئیر محمد طارق خٹک: جناب دا ډسټرکټ نوشهره کښې۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ضمنی خو نه دے کنه۔ فریش کوئسچن به راوړے جی۔

انجنئیر محمد طارق خٹک: جناب سپیکر صاحب! ما خو خبره په لنډو خلاصوله۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب۔

جناب پیر محمد خان: زما پرے ضمنی سوال دے سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو جی، نه دا سول خو اوشو، اوس تاسو کیښنئ۔ منسټر صاحب ئے Correction کوی۔ تاسو جی، شکریه سر۔

وزیر فنی تعلیم: جی په ټوله صوبه کښې تکلیف دے ، واقعی د سائنس ټیچرانو او د زنانو استاذانو۔ د هغې مسئله دا ده چې سائنس ټیچران هم په ډیر دومره لویه پیمانه نه ملاویږی ځنګه چې په لویه پیمانه سکولونه موجود دی۔ د دې وجے نه په هر سکول کښې خامخا که یو ځائے ، که غازی کښې سکول ډک هم شی نو بل ځائے خالی وی او د دې سره سره د زنانو دا مسئله ده چې په ښارونو کښې خو تعلیم شته او پوسټنګ ورله هم مونږه کوؤ خو هغه غرونه ته نه ځی دیهاتو ته نه ځی او که لاړ هم شی نو بیا زور کوی او کوشش کوی چې یره ښارونو ته ئے بدلی اوشی او د دې مسئلے یو مستقل حل مونږ دے کمیشن ته تجویز کړے دے چې یره د دې د پاره څه حل رااوباسی۔ هلته ورله هاسټل کهلاؤ وی یا څه چل ورله کوی۔ ځکه چې دا خو یو ډیر ګران کار دے۔ دا د هیلتھ مسئله هم ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اوس ستاسو کوئسچن نه جوړیږی جی۔ نه جی د سپلیمنټری خو هغوې جواب اوکړو، Explanation د دې نه بعد خو نه کیږی جی۔

جناب خلیل عباس خان: جناب سپلیمنٹری۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فریش۔
جناب خلیل عباس خان: منسٹر صاحب اوس اووئیل چې سائنس ټیچران نشته دے ، نن صبا خو جی دومره بے روزګاری ده چې دوئ ایف اے غواړی، دوئ ته به ایم اے پاس سړے ملاویږی۔ زه د منسٹر صاحب په خدمت کښې دا عرض کوم جی چې که تاسو ایف اے کوالیفکیشن غواړئ، تاسو ته به د ایم اے بے شماره خلق راشی، Applications به راشی۔ نو دا زما خیال دے چې څه معقول د دې جواز نه دے جی۔
وزیر فنی تعلیم: زمونږ یو تجویز دے۔ تاسو هغه بله ورځ هم په اسمبلئ کښې په دې باندې بحث کړے وو چې د پی ټی سی استاد د پاره دے د ایف اے کوالیفکیشن ریلیکس شی، د یو آنریبل ممبر په دغه باندې-----
جناب ڈپٹی سپیکر: آؤ جی۔
وزیر فنی تعلیم: نو هغې سره مونږه اتفاق هم کړے دے بلکه زمونږ خو دا کوشش دے چې د یونین کونسل په سطح که چرے هلته کښې مقامی خلق موجود وی، هلته دے Appointment اوشی۔ او د ښارونو نه دے ورله خلق نه ځی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک شوه۔ Next جی۔
جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما پکښې یو ضمنی سوال دے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: اوس خو هغوی Explanation اوکړو۔
جناب پیر محمد خان: دلچسپه خبره خو دا ده چې د هغوی په هغه سوال کښې داوه چې د چوده کالو نه هیډ ماسټر نشته، دوئ وائی چې د چوره نه، د اووو کالو نه۔ دا د شرم خبره نه ده؟ محکمه تعلیم کښې هیډماسټر په سکول کښې نشته او د اووو کالو نه نشته۔ آیا دوئ سره په اووو کالو کښې هغه پروموشن هم د چا نه دے شوې چې هغه د هیډماسټر پوسټ ته راغلې وے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: Next جی۔ سوال نمبر238،جناب مولانا مفتی نظام الدین صاحب۔

*238۔ مولانا نظام الدین: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;
(الف) آیا یہ درست ہے کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے فیصلہ دیا ہے کہ معلمین اسلامیات وقرآت کو کم از کم 14 یا 16 سکیل دیا جائے;
(ب) آیا یہ درست ہے کہ باقی دیگر صوبوں میں معلمین اسلامیات وقرآت کو مذکورہ گریڈ دیا گیا ہے;
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ سرحد حکومت نے 1987 میں مذکورہ معلمین کے حق میں ایک قرارداد بھی پاس کی تھی;
(د) اگر الف تا ج کے جواب اثبات میں ہوں تو حکومت معلمین اسلامیات وقرآت کو مذکورہ گریڈ دینے کا ارادہ رکھتی ہے;

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) یہ درست نہیں ہے سپریم کورٹ آف پاکستان نے مورخہ 26 مئی 2000 کو مقدمہ حکومت کی اپیل پر ان ہدایات کے ساتھ واپس کیا کہ مدعا علیہ یعنی متعلقہ کیس کے جملہ معلمین اسلامیات وقرآت اپنے حق میں جملہ کاغذات و دستاویزات مجاز افسران کے حوالے کریں اور مجاز افسران ان کاغذات کا قانون کی روشنی میں مطالعہ کر کے فیصلہ کریں گے۔ مزید برآں سپریم کورٹ کی جانب سے ہدایت کی گئی تھی کہ فیصلہ کے دو مہینے کے اندر دستاویزات افسران کو پہنچائی جائیں۔ لیکن مذکورہ کاغذات و دستاویزات متعین وقت میں مہیا نہیں کی گئیں جس کی وجہ سے اس سلسلے میں کوئی مزید کارروائی نہیں ہوئی۔
(ب) اس سلسلے میں دیگر صوبائی حکومتوں سے بذریعہ فون و خطوط رابطے کئے گئے ہیں لیکن تاحال جواب موصول نہیں ہوا۔
(ج) محکمہ تعلیم کے پاس اس سلسلے میں کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہیں۔
(د) محکمہ تعلیم نے بذریعہ چھٹی نمبر SO(S)7-2/2003/DATED. 17/3/03 محکمہ خزانہ سے گزارش کی تھی کہ معلمین اسلامیات وقرآت کو گریڈ 16 دیئے جائیں لیکن محکمہ خزانہ نے بذریعہ چھٹی نمبر NO>F>D(PRC)8-81/2001Date.23/4/2003 اس سلسلے میں معذرت کر لی ہے۔ اس لئے محکمہ تعلیم معلمین اسلامیات وقرآت کو مذکورہ گریڈ دینے سے قاصر ہے۔

مولانانظام الدین: بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ جناب سپیکر صاحب! دا یوه دلچسپه خبره ده چې زما د سوال په جواب کښې څومره سوالات چې ما کړی دی، د هغې د ټولو انتهائی غلط جوابات ورکړی دی او زه خو دا وایم چې دا د دې ایوان سره مذاق دے۔ تاسو دا اوګورئ، دوئ وائی چې سپریم کورټ آف پاکستان دے باره کښې دوئ ته ټائم ورکړے وو، معلمین دینیات او قرآت ته خو دوئ خپل Documents نه دی رسولی او خپل کاغذات، حالانکه دا زمونږ سره باقاعده آرډر موجود دې چې عدالت دا فیصله کړې ده چې دوئ ته 16 ګریډ ورکړئ۔ بیا د دویم سوال په جواب کښې دوئ وئیلی دی چې مونږه دا دعویٰ کوؤ چې په ټولو صوبو کښې، په سنده کښې، بلوچستان کښې، پنجاب کښې، په آزاد کشمیر کښې۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر صاحب! انہیں ہدایت کریں کہ پشتو ہی میں آواز آ رہی ہے، اردو میں کچھ کریں تاکہ ہمیں سمجھ آسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹرانسلیشن نہیں ہو رہی؟

مولانانظام الدین: معلمین دینیات کو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د ټرانسلیشن بندوبست اوکړئ کنه۔ تاسو اردو کښې اووایئ کنه۔

مولانانظام الدین: معلمین دینیات کو پنجاب میں، سندھ میں، بلوچستان میں، آزاد کشمیر میں، یہ میرے پاس ثبوت موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا۔ ان کے پاس تو نہیں آئے ہیں۔

مولانانظام الدین: سوائے صوبہ سرحد کے پورے پاکستان میں معلمین دینیات اور قرآت کو 16 گریڈ اور کہیں 15 گریڈ دیا جاتا ہے لیکن یہاں صوبہ سرحد میں ان معلمین دینیات کو یہ حق نہیں مل رہا۔ انہوں نے جواب میں کہا ہے کہ ہم نے خطوط کے ذریعے رابطہ کیا کہ واقعی ایسا انہوں نے کیا ہے، یا نہیں؟ لیکن جواب ابھی تک نہ فون سے اور نہ خط و کتابت کے ذریعے ہمیں کوئی جواب موصول ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

مولانا نظام الدین: عجیب بات ہے کہ صوبائی حکومت ایک محکمہ ان کو یہ اطلاع ایک ماہ میں دو ماہ میں موصول نہیں ہو رہی۔ ہمارے پاس ثبوت کے طور پر یہ دستاویز ہیں نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو سپلیمنٹری کوئسچن او کړئ کنه جی۔

مولانا نظام الدین: میرا سپلیمنٹری کوئسچن یہ ہے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

مولانا نظام الدین: کہ ہمارے پاس یہ ثبوت موجود ہے کہ وہاں یہ گریڈ دیا گیا ہے تو یہ جواب انہوں نے غلط دیا ہے۔ تیسری بات یہ ہے کہ یہ تیسرا جواب جو انہوں نے دیا ہے کہ فنانس سے ہم نے کہا ہے کہ ان کو یہ گریڈ دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لیکن وہ Agree نہیں ہوئے ہیں۔

مولانا نظام الدین: لیکن انہوں نے نہیں مانا۔ تو میں یہ پوچھتا ہوں کہ یہاں فنانس میں کون لوگ بیٹھے ہیں؟ یہ کیا ہے؟ پورے پاکستان میں تو یہ دیا جا رہا ہے، ان کو وہاں کے فنانس نے، صوبائی حکومت نے یہ حق دیا ہے۔ ہمارے فنانس میں کیا یہ غیر مسلم ہیں؟ کیا یہ امریکہ سے آئے ہیں؟ اگر یہ کوئی (ہاؤس سے "ہو ہو" کی آوازیں) جرم ہے تو پھر بلوچستان میں اور سندھ میں یہ حق دیا گیا ہے تو ان کو کیا سزا ملی؟ اگر یہ لوگ ڈرتے ہیں کہ ہم معلمین دینیات کو یہ حق دینگے تو ہمیں کوئی سزا ملے گی۔ یہاں صوبہ سرحد میں عوام نے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: دوئ به ئے وضاحت او کړی۔ بس او شو کنه جی۔

مولانا نظام الدین: عوام نے متحدہ مجلس عمل پر اعتماد کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی ارشاد ہے "انزلنا الناس منازل" ہر آدمی کو اس کا حق دو۔ جو اس کا مقام ہو، وہ اس کو دے دو۔ تو یہ کیا وجہ ہے کہ یہ صوبہ سرحد، ہم اس کو اسلام کا قلعہ سمجھتے ہیں، پورے پاکستان میں ہم یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ صوبہ سرحد میں لوگ اسلام پسند ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو له ضمنی سوال پکار وو کنه جی۔

مولانا نظام الدین: تو یہ کیوں نہیں دیا جا رہا ہے؟ میری یہ رائے ہے کہ اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

مولانا امان اللہ حقانی: سپیکر صاحب! زما یو ضمنی سوال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تا سو له ټائم د رکوم، خیر د ے۔

مولانا نظام الدین: اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے تاکہ ان غلط جوابات پر ان کا احتساب ہو سکے اور ان معلمین کو اپنا حق مل جائے۔

قاری عبداللہ: جناب سپیکر صاحب، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا امان اللہ حقانی صاحب ایک منٹ جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: زما جی، د یکښې د وه ضمنی سوالات دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی سوال، اوجی، جی جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: ضمنی سوال جی۔ یو ضمنی سوال خو زما دا دے چې دا ایجوکیشن والا مخکښې هم څه غلط جوابونه ورکړے وو او دا اوس ئے بیا غلط جوابونه ورکړی دی۔ د دې سزا څه ده؟

د دې سزا ورله پکار ده جی۔ دا خو زمونږه استحقاق مجروح کیږی۔

جناب بشیر احمد بلور: پوائنټ آف آرډر۔ زما هم یو ضمنی سوال دے په دیکښې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تا سو ته ټائم د رکوؤ جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: زما دویم ضمنی سوال دا دے چې څنګه مفتی صاحب دا د سپریم کورټ آف پاکستان د هغې باره کښېئے هم اووئیل چې هغوې فیصله کړې ده، نورو صوبو کښې او فیډرل سروس ټریبیونل هغوې هم فیصله کړې ده چې دا سکیل-----

جناب ڈپٹی سپیکر: د سیوا شی۔

مولانا امان اللہ حقانی: 16 او 15 ورکړے دے۔ د بلوچستان ماسره نوټیفکیشن دے۔ دیکښې دا وائی چې All the present and future Secondary Schools teachers with prescribed qualifications under the rule shall be placed in BPS-16 with one third in selection grade BPS-17.

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شو جی۔

مولانا امان اللہ: دا جی دا ټولو صوبو کښې دا دغه شته او زمونږ په صوبه کښې نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس او شو جی، ټهیک شو جی۔ محترمه نعیمه اختر صاحبه۔

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکرا ځنګه چې زمونږه ممبرانو صاحبانو اوو‌ئیل چې د کوئسچنو جوابونه غلط دی، نو واقعی ده چې دا ټول جوابونه غلط دی ځکه چې دیکښې مونږه سره د سندھ، بلوچستان، پنجاب او د اسلام آباد ټریبونل فیصلے کاپی دا دے شته او دے جز (ج) کښې دوئ وئیلی دی چې دوئ یو قرارداد په 1987 کښې جمع کړے وو، هغه دوئ وائی چې مونږ سره هیڅ د هغې دغه نشته۔ نو دا دے په 23 اکتوبر باندې په مشرق اخبار کښې راغلې دی۔ په 1987 کښې ملک صلاح الدین خان صاحب دا قرارداد جمع کړے وو او دا پاس شوے وو او بل دیکښې دویم قرارداد په 1992 کښې په 11 دسمبر باندې هم په دې مشرق اخبار کښې راغلی دی، غفور خان جدون صاحب جمع کړے وو او دا هم پاس شوې دے۔ نو دا د ټولو کوئسچنو جوابونه غلط دی۔

قاری محمد عبداللہ: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر بلور صاحب جی۔ مولانا صاحب، یو منټ۔

جناب بشیر احمد بلور: جناب سپیکرا ځنګه چې مفتی صاحب خبره اوکړه، دغه شانتے ما سره هم د مشرق اخبار کټنګ هغوې سحر راته راکړے وو۔ صوبائی حکومت سے سفارش کی گئی ہے کہ آئندہ ناظرہ قرآن کا امتحان بورڈ کی سطح پر لینے کے احکامات صادر کئے جائیں۔ او ورسره دا دی چې "ایک قرارداد اسلامیات کے ٹیچروں کے سکیل کے دوسرے اساتذہ کے سکیل کے برابر کرنے سے متعلق تھی جو ایوان نے متفقہ طور پر منظور کی تھی" چې دوئ دا لیکی چې مونږ ته هغوې نه جواب نه دے راغلے، مونږ ټیلیفون کړے دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او جی، دا بالکل جی۔

جناب بشیر احمد بلور: آیا دا د منلو خبره ده؟ نن د فیکس دنیا ده، نن دنیا کښې، دلته Fax اوکړئ، امریکه نه جواب راتلے شی چې د دوئ Interest وی، که د

حکومت Interest وی نو جواب په یو ورځے کښې راتلے شی۔ نو زما ضمنی کوئسچن دا دے چې آیا حکومت دے باندې څه غور کوی او که نه؟ دوئ خو وائی چې مونږ بالکل هغوې ته اولیکل او هغوې نه منی، فنانس ډیپارټمنټ نه منی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه منی جی۔

جناب بشیر احمد بلور: نو دا د دوئ دا فنانس ډیپارټمنټ څه آسمان نه خو نه دے راغلے۔ د دوئ حکومت دے او دا د دوئ د علاقے خلق دی۔ یو قرارداد سن 1992 کښې زمونږ حکومت هغه وخت نه پاس شوې دے او مونږه هم پرے عمل نه دے کړے۔ پکار دا ده چې دوئ دے پرے عمل اوکړی او هغوې Already دا وائی چې دا بلوچستان کښې شوې دے، سندھ کښې شته۔ دا ماسره هم دا ریکارډ هغوې سحر راکړے وو۔ بلوچستان، سندھ او پنجاب کښې ورکړے شوې دے۔ نو پکار دا ده چې دلته غریب علماء دی او دوئ ته خو دا حق پکار دے چې 16 گریډ ورته ملاؤ شی۔ چې هغوې ته خپل حقوق ملاؤ شی او بیا مونږ چې د حقوقو خبرې کوؤ او بیا اسلامی حکومت هم دے او شریعت هم دے (تالیاں) د خدائے فضل دے چې شریعت کښې داسې اوشی، Open وائی چې نه مونږ نه کوؤ۔ دا خو جی غلطه خبره ده۔ یا خو به ئے دا لیکلی وو چې مونږ کوشش کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوشش کوؤ۔

جناب بشیر احمد بلور: فنانس ډیپارټمنټ به کوشش کوی ،ان شاءاللّٰه دا به Accommodate کړی۔ دوئ خو Straight away خبره Reject کړه۔ نو دا Rejection پکار نه وو چې دوئ اوکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد سعید خان صاحب۔

جناب سعید خان: تهینک یو مسټر سپیکر، ما جی بس دا وئیل غوښتل۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه جی۔

جناب سعید خان: چې د مفتی صاحب د خبرو نه دا واضحه شوه چې حکومت عالمانو له 16 گریډ ورکولو ته تیار نه دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی سوال او کړئ جی۔

جناب سعید خان: آؤ جی، هغې له راځم۔ د قرآن شریف په تعلیم باندې دوئ بنه گریډ ته تیار نه دی او انګریزی تعلیم باندې دوئ بنه گریډ ته تیار دی۔ نو زما پرے ضمنی سوال دا دے چې آیا دا تاسو د دې د پاره کوئ چې تاسو اسلامی تعلیم دلته Discourage کوئ۔ وائی خو په خلے چې مونږ ئے Encourage کوؤ خو د دې عمل نه خو دا ظاهره ده چې تاسو اسلامی تعلیم Discourage کوئ نو ماته دے دوئ Clarify کړی چې آیا دا Step خاص په دې نیت دے چې اسلام دے Discourage شی او په Face value باندې به غټے غټے خبرې دا اسلام کوؤ۔ تهینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جناب مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: شکریہ جناب سپیکر۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بڑا Important مسئلہ ہے۔ جو انہوں نے سوال کیا ہے اور یہ بڑے عرصے سے یہ لوگ معلمین اسلامیات اس میں خوار ہو رہے ہیں۔ ان کی کوئی شنوائی نہیں ہوئی اور ابھی اسلامی حکومت کے اندر بھی اگر ان کا مسئلہ حل نہ ہوا تو یہ بڑی ناانصافی ہوگی۔ اس میں اب جیسے انہوں نے لکھا ہے کہ فنانس نے اسی 17-3-2003 میں اور پھر 23-4-2003 میں Refuse کر دیا ہے، معذرت کر لی ہے کہ ہم یہ نہیں کر سکتے۔ جب کہ جناب اس میں اگر آپ دیکھیں تو لاہور سروس ٹریبونل کا فیصلہ ہے اسلام آباد سروس ٹریبونل کا فیصلہ ہے، چاروں صوبوں میں بشمول آزاد کشمیر ان لوگوں کو یہ سکیل مل رہا ہے تو میری یہ گزارش ہوگی پراونشل گورنمنٹ سے کہ اگر اس دور میں معلمین اسلامیات کو انصاف نہ مل سکا تو پھر کبھی بھی نہیں مل سکے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جناب قاری عبداللہ صاحب۔ جناب قاری عبداللہ صاحب۔ ایک منٹ، مخدوم صاحب۔ محترم جناب قاری عبداللہ صاحب۔

قاری محمد عبداللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ یہ آخری سوال کے جواب میں انہوں نے کچھ معذرت پیش کی ہے کہ محکمہ تعلیم نے بذریعہ چھٹی فلاں محکمہ خزانہ سے گزارش کی تھی کہ معلمین اسلامیات وقرآت کو گریڈ 16 دیا جائے لیکن محکمہ خزانہ نے بذریعہ چھٹی نمبر فلاں اس سلسلے میں معذرت کر لی ہے۔ تو کوسچن تو یہ ہے کہ محکمہ خزانہ تعلیم جیسے اہم مسئلوں کو بھی اگر نظر انداز کر رہا ہے تو ان کے خیال میں ملک کا اور صوبے کا

سب سے بڑااہم مسئلہ ہے کونسا؟ پہلے تو یہ وضاحت کی جائے۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس لئے محکمہ تعلیم معلیمین اسلامیات وقرآت کو مذکورہ گریڈ دینے سے قاصر ہے تو میں محکمہ تعلیم کے بزرگوں سے پوچھنا چاہوں گا کہ آپ اتنی جلدی ہتھیار ڈال دیتے ہیں؟ محکمہ خزانہ سے اس سلسلے میں کیا پیش رفت کی ہے؟ اپنے دلائل آپ نے ان کے سامنے پیش کئے ہیں یا نہیں؟ اگر آپ محکمہ ایجوکیشن کو اتنا ہی غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ محکمہ خزانہ معذرت کرلیتا ہے تو آپ آرام سے ہتھیار ڈال دیتے ہیں تو ان تعلیمی اداروں کا کیا بنے گا؟ اس لئے ان دو کوئسچنو کا جواب اور تیسرے نمبر پر باقاعدگی کے ساتھ فیصلہ ہونا چاہیئے اور یہ جو اساتذہ کا مسئلہ ہے یہ اسی فلور پر حل ہونا چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جناب مخدوم کاظم صاحب۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر صاحب! یہ ایک اہم مسئلہ ہے اور پتہ نہیں مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ یہ محکمہ خزانہ جو ہے کیا ایم ایم اے حکومت سے باہر ہے یا اس کے ماتحت ہے؟ کیونکہ اس حکومت کا ایک منشور بھی ہے اسلامی تعلیمات کے متعلق اور اسلامی تعلیمات کے متعلق اگر یہ جواب آتے ہیں کہ محکمہ خزانہ ان کو یہ گریڈ نہیں دیتا جو ان کا حق بنتا ہے۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ کیا ہے اور جس طرح ہمارے بھائیوں نے کہا ہے کہ یہ ہر صوبے میں رائج ہو چکا ہے اور میرے خیال میں یہ سوال منسٹر صاحب کو دکھایا بھی نہیں کیونکہ اگر یہ منسٹر صاحب پہلے دیکھ لیتے، کیونکہ ان کے پاس سوال آتے رہتے ہیں۔ منسٹر صاحب کے پاس، اگر یہ دیکھتے تو یقینی بات ہے ایسا جواب نہ آتا۔ تو میں یہ ریکویسٹ کرتا ہوں کہ جس طرح میرے بھائی نے کہا ہے، اس کو ضرور کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی تو یہ ڈسکشن میں ہے اور کوئسچن ہے تو اس سلسلے میں میں۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

سید مرید کاظم: جناب یہ تو اہمیت والی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا امانت شاہ صاحب۔ امانت شاہ صاحب۔

جناب امانت شاہ: دا ځومره اندازه دے سوال باندې د ډسکشن تقریباً چې اوشو نو اپوزیشن او حکومت دواړه په دې حق کښې دی چې زمونږ دغه رونړو ته دے 16 گریډ ورکړلے شي (تالیاں) که یو بالااتفاق یا خو دا مونږ کمیټۍ ته

حواله کړو یا د یو قرارداد په شکل باندې دا راشی او مونږه دا ټول بالاتفاق منظور کړو نو انشاءالله د دواړو د پاره به بهتر وی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: دا منسټر صاحب وضاحت کوی بیا به تاته د رکړو۔

جناب مظفر سید: نه جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر صاحب جی۔

جناب حسین احمد (وزیر فنی تعلیم): دا واقعی ډیره اهم ایشو ده په کوم باندې چې زما معزز ممبرانو بحث اوکړو او په دیکښې یو بنیادی خبره دا ده چې په نورو صوبو کښې څه طریقه کار دے لکه څنګه چې دوئ دا خبره اوکړه، محکمه تعلیم سره د دې مکمل انفارمیشن پکار وو خو په دیکښې اصلی خبره دا ده چې لکه څنګه چې زما خور اووئیل، د Prescribed qualifications خبره، نو په دیکښې دا اهمه خبره ده چې د ده Prescribed qualifications څه دی؟ یو خو دا ده چې لکه دوئ هغه خپل Qualifications راجمع کړی، دوئ دے هغه راجمع کړے شی ځکه چې دوئ دا وئیلی دی چې لکه مونږه ته هغه نه فراهم کوی کنه۔ خو زما دا خیال دے او زما هم د دې خبرې سره اتفاق دے۔ بل دا دے جی چې 16 گریډ چې دے جی، 16 گریډ خو Departmental Selection Committee کوی چې هغې ته باقاعده درخواستونه راځی او په هغې باندې هغه غور کوی۔ لکه څنګه چې ایس ای ټی پوسټ دے په ایجوکیشن کښې او یا هغه Through Public Service Commission کیږی۔ نو د مخکښې نه په ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښې 7 سکیل کښې کارکونکی خلقو د پاره د 16 سکیل د پاره څه Procedure نشته چې هغه د 7سکیل نا بی پی ایس 16 سکیل ته لاړ شی۔ خو اوس دا خبره چې د دې مثال په بلوچستان او په پنجاب او چې سندھ کښې موجود وی او ہائی کورټ او سپریم کورټ اووئیل نو په دیکښې یو ډیر لوئے Financial matter هم ملوث وی چې په ټوله صوبه کښې په دې باندې به خرچ څومره راځی؟ څنګه چل دے؟ او که بل ځائے موجود دې نو دلته هم پکار دے او په څه شکل کښې موجود دې؟

هغه کتل غواړی۔ نو زما دا خیال دے، زما د دوئ سره اتفاق دے چې دا تعلیمی کمیټۍ ته دے حواله شی، هغه پرے مکمل غور او فکر اوکړی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شو، کمیټۍ ته ئے حواله کړو جی؟ ټهیک شو جی، صحیح شو جی۔ اوشو جی (تالیاں) جی مولانا مجاہد صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: ګوره جی، زه دا عرض کوم چې په یو پاکستان کښې د دغې یو معلمینو د پاره مختلف قسم پیمانے دی۔ 20 جولائی 1991 کو حکومت بلوچستان کښې 16 ګریډ ورکړے شوې دے-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه د دې وضاحت اوکړو جی، بس کمیټۍ ته ئے حواله کوؤ کنه۔ بس ټهیک ده، ان شاءالله حل به شی۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! خو یوه خبره ده په دیکښې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: کمیټۍ ته ټهیک ده، بیشکه حواله کړه خو دلته کښې لکه مولانا صاحب پکښې د سپریم کورټ فیصله ښکاره کړه چې سپریم کورټ فیصله کړې ده۔ هغه هم محکمه نه منی۔ دا خو څه عجیبه غونډې چل دے چې کورټ فیصله اوکړه او هغه وائی چې دوو میاشتو کښې دننه دننه تاسو د دې د پاره دغه اوکړئ۔ دوئ په جواب کښې خپله هم اقرار کړے دے۔ مزید براں سپریم کورٹ کی جانب سے ہدایت کی گئی ہے کہ فیصلہ دو مہینوں کے اندر اندر ہو جائے-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا یو ټپوس کوؤ کنه۔

جناب پیر محمد خان: اوس یوه خبره دا ده جی چې د سپریم کورټ فیصله دوئ منی او که نه منی؟ دویمه خبره، دویم سوال زما دا دے چې دوئ دا کاغذات چې بره غوښتلی دی، چې دوئ سره کاغذات نه وو نو دوئ دا Appointments څنګه

کړی دی؟ مطلب دا دے چې کاغذات ورسره وو۔ کاغذات غلط وو که نه کاغذات ټھیک وو؟ خو دوئ د سپریم کورټ فیصله اوس نه منی۔ د دې وضاحت دے اوکړی۔ که د سپریم کورټ فیصله منی هغه ئے فیصله کړے دے۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر سر۔ جناب سپیکر صاحب مونږه د ایجنډے----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا یو دغه کوؤ جی۔

Is it the desire of the House that the matter may be referred to the concerned committee?

(The motion was carried.)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر بارہ بج گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټائم نه دے ختم، خیر دے جی۔ دا یو دغه کوؤ۔ دا دلته-----

مولانا نظام الدین: شکریہ۔

جناب بشیر احمد بلور: تاسو دا اووائ کنه جی چې -

Mr. Deputy Speaker: The matter is referred to the concerned standing committee. Thank you .Question No 176 Mr. Basheer Ahmad Bilour Sahib.

(Applause)

*176۔جناب بشیر احمد بلور: کیاوزیر تعلیم ازارہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف تھری کاکشال پشاور میں گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول میں بہت زیادہ کمرے ہیں;

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو حکومت کاکشال پرائمری سکول کو کب تک مڈل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے;

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) اس بلڈنگ میں پندرہ عدد کلاس رومز ہیں اور پرائمری سکول طالبات کی تعداد 726 ہے جو کہ صرف پرائمری سکول کی طالبات کے لئے مناسب ہے نیز مزید تعمیر کی گنجائش نہیں ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کاکشال میں پندرہ عدد کلاس رومز ہیں اور طالبات کی تعداد726 ہے۔ یہ کلاس رومز صرف پرائمری کی طالبات کی ضرورت کو پوری کرتے ہیں۔ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول کاکشال میں مزید تعمیر کی گنجائش نہیں اس لئے Up gradation ممکن نہیں۔

جناب بشیر احمد بلور: سپیکرصاحب! ستاسو ډیر مشکور یمه، ډیره مننه۔ د سوال 176 په جواب کښې دوئ دا اوفرمائیل چې-----

(قطع کلامی)

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب مظفر سید: دا د کوم رولز مطابق تاسو واپس-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه بهر وو جی، غیرحاضر نه وو، مطلب دا دے-----

(قطع کلامی)

جناب مظفر سید: هسې د رول تپوس درنه کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غیرحاضر نه وو، جی خیر دے۔

جناب مظفر سید: سپیکرصاحب! تاسو دا رول لږ Quote کړئ۔ د کوم رول مطابق تاسو اجازت ورکړو؟ لږ صبر اوکړئ چې دا رولز ماته اووائی-----

(شور)

جناب پیر محمد خان: رولز کښې نشته-----

(شور)

Mr. Deputy Speaker: Don't pose nose into the chairs affairs.

جناب بشیر احمد بلور: سپیکرصاحب! زه معافی غواړم، زما رور به خبر نه وی، رول کښې شته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ جی۔ خیر دے ، بس تھیک دہ۔ آپ اپنا سوال جاری رکھیں۔ ضمنی سوال اوکړئ، ضمنی سوال۔

جناب پیر محمد خان: Rule 12 sub rule 5 لاندې تاسو Withdraw کولے شئ۔ هغه زوړ رول کښې شته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر محمد خان صاحب تھیک دہ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زه بغیر رول خبره نه کوم۔ رول کښې وو نو ما تاسو ته ریکویسټ اوکړو گنی ما به ریکویسټ نه وو کړے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه ما Allow کړو کنه جی۔ هغه تاسو چونکه بهر ووتی وئ، غیرحاضر خو نه وئ کنه۔

جناب بشیر احمد بلور: په دې رولز کښې شته۔ په دې وجه باندې ما ریکویسټ اوکړو۔ زه مشکور یمه۔ منسټرصاحب چې اووئیل چې هلته کلاس رومز کم دی او سټوډنټس زیات دی، په دې وجه مونږه هلته مډل سکول نه شو جوړولے۔ زما انفارمیشن دا دے چې مډل سکول د پاره دوه درے کمرے نورے پکار دی او د دوه دریو کمرو هلته ځائے شته چې نورے جوړے شی هلته۔ دا کاکشال ډیره لویه علاقه ده او زما خیال دے چې دلته دے ښار کښې اوسیدونکی ټولو ایم پی ایز صاحبانو ته به پته وی چې هلته دا سکول نشته نو د مډل سکول په نه وجه باندې خلقو ته ډیر زیات تکلیف دے۔ زما به دا خواست وی چې د دوئ د ډیپارټمنټ سرے دے ماته راشی، زه به ورته ځائے اوښایم که هلته د کمرو ځائے وی نو پکار دی چې هلته کمرے جوړے شی او دا مسئله دے حل کړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب، حسین خان کانجو صاحب۔

جناب حسین احمد (وزیر فنی تعلیم): که واقعی د سکول سره د کمرو ځائے وی او ضرورت خو ډیر زیات دے ځکه چې تقریباً اوس هم پچاس واړه په یو کمره کښې کیښنی نو دا ډیر زیاتے دے ، نو که ځائے ورسره وی د دوه دریو کمرو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو خپل Mutual کښې دغه اوکړئ کنه۔ تھیک شو۔

وزیر فنی تعلیم: زه به د دوئ سره تعاون او کړم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا سوال نمبر 177، جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

*177۔جناب بشیر احمد بلور: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛

(الف)آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول بیرون ڈبگری گیٹ (پرانا قصاب خانہ) بہت وسیع جگہ پر موجود ہے؛

(ب) اگر جواب اثبات میں ہو تو حکومت اس کو کب تک مڈل کا درجہ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؛

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں اس بلڈنگ میں 20 کمرے ہیں اور طالبات کی تعداد 619 ہے۔اس میں مزید کمروں کی تعمیر کی گنجائش موجود ہے۔

(ب) آئندہ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جارہا ہے۔

جناب شاد محمد خان: جناب ڈپٹی سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ملک شاد محمد خان صاحب، محترم جناب۔

جناب شاد محمد خان: دا عرض کوؤ جی ډیر خوند د رسره کرسئ کوی جی، مزیدار خو ته خلقو جذبه کښې راوستے، د ممبرانو د چائے ټائم مو تیر کړو۔

(قہقہے)

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه جی۔ آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا۔ان شاءاللہ یو پنځه منټه پس کوؤ جی۔ باره پچیس باندې کوؤ جی۔

جناب بشیر احمد بلور: زه مشکور یمه د منسټر صاحب خو دومره درخواست کوم چې په فلور آف دی هاؤس دا دوئ اووائی چې دا۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اے ډی پی کښې به شاملوی۔

جناب بشیر احمد بلور: آؤ، اے ډی پی کښې به شاملیږی۔ دا دے ماته په فلور آف دی هاؤس اووائی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسټر صاحب جی، وائی چې تاسو فلور باندې دا اووائیی۔

وزیر فنی تعلیم: دا به اے ډی پی کښې شاملوی ان شاءاللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان شاءاللہ، تهینک یو۔ جی دا یو سوال ما خو وجیہہ الزمان صاحب ته هم موقع ورکړې وه خو بهر اوو تو بیا، هغه دے راغے جی۔

جناب بشیر احمد بلور: هغه راغلو۔

جناب مشتاق احمد غنی: آگئے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آگئے جی۔

سید مظہر علی قاسم: جناب سپیکر! یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مظہر علی شاہ صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: یہاں پر جب Question hour ہوتا ہے تو کوئسچن کے ساتھ صرف ایک ضمنی سپیلیمنٹری کوئسچن کرنا چاہیئے۔ یہاں پر ہمارے سارے معزز ممبران جو ہیں، لمبی لمبی تقریر کرتے ہیں اور آپ انکو Permit کرتے ہیں۔ آخر میں جب ہمارے سوال جو کہ ہمیشہ آخر میں ہوتے ہیں اور وہ ہمیشہ Lapse ہو جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں آپ کے سوال Lapse نہیں ہوگئے، آئیں گے۔

سید مظہر علی قاسم: سر! آپ صرف ضمنی سوال کرنے کے لئے لوگوں کو چھوڑا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ جناب وجیہہ الزمان خان صاحب۔ Mr. Wajih-uz-zaman Khan to move his question No 219.

*219۔جناب وجیہہ الزمان خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ہائی سکول چنار کوٹ ضلع مانسہرہ کو فرنیچر اور سائنس لیبارٹری کا سامان مہیا کیا گیا ہے ;

(ب) اگر الف کا جواب نفی میں ہو تو 1998 سے لیکر تاحال مذکورہ سکول کو فرنیچر اور سائنس لیبارٹری کا سامان فراہم نہ کرنے کی وجوہات بتائی جائیں ؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) نہیں گورنمنٹ ہائی سکول چنار کوٹ ضلع مانسہرہ کو فرنیچر اور سائنس لیبارٹری کا سامان مہیا نہیں کیا گیا;

(ب) سولہ سال بعد ضلع مانسہرہ کے ہائر سیکنڈری /ہائی/مڈل (مردانہ/زنانہ) سکولوں کے لئے سال2002 میں فرنیچر اور سائنس کا سامان خریدا گیا۔ مذکورہ سامان تمام سکولوں کو مہیانہ کرنے کی وجہ صرف 125 سکولوں کو جنہوں نے فرنیچر اور سائنس کے سامان کے لئے ڈیمانڈ کی تھی،انہیں سامان مہیا کیا گیا۔ نیز زیادہ انرولمنٹ والے سکولوں کو ترجیح دی گئی۔ گورنمنٹ ہائی سکول چنار کوٹ کی تعداد طلباء انرولمنٹ مطلوبہ معیار پر نہیں تھی اور نہ ہی اس سکول کے ہیڈ ماسٹر نے فرنیچر اور سائنس کے سامان کی ڈیمانڈ کی،اس لئے اسے سامان مہیا نہیں گیا البتہ اس سال گورنمنٹ ہائی سکول چنار کوٹ کو فرنیچر فراہم کیا جائے گا۔

جناب وجیہہ الزمان خان: شکریہ جناب سپیکر۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ میرے لیٹ آنے کے باوجود آپ نے مجھے موقع دیا۔ یہ سر، میں نے جواب پڑھا ہے۔اس سے میں کسی حد تک مطمئن ہوں لیکن اس میں یقین دہانی کرائی گئی ہے کہ اس سال فرنیچر اور باقی سامان دیا جائے گا سکول کو،جوMentioned سکول ہے لیکن یقین دہانیاں پہلے دو تین ایشوز پر مجھے کرائی گئی ہیں،ان پر بھی کوئی عمل درآمد ابھی تک نہیں ہوا تو یہ ذرا Kindly clarify کرلیں کہ آیا یہ یقین دہانی صحیح ہے یا ویسے ہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب، حسین خان کانجو صاحب۔

وزیر فنی تعلیم: یہ یقین دہانی میں کراتا ہوں،اس لئے یہ صحیح ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔ تھینک یو،بہت خوب۔

جناب وجیہہ الزمان خان: میں شکریہ ادا کرتا ہوں آنریبل منسٹر صاحب کا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 240، منجانب جناب عبدالماجد خان صاحب اور جناب ڈاکٹر محمد سلیم خان صاحب۔

*240۔جناب عبدالماجد وڈاکٹر محمد سلیم: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع صوابی میں گورنمنٹ ڈگری کالج کو قائم ہوئے تقریباً تیس سال سے زائد کا عرصہ گزر چکا ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں آج تک پوسٹ گریجویٹ کلاسوں کا اجراء نہیں کیا گیا ہے;

(ج) اگرالف وب کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت صوابی کے عوام کے ساتھ کی گئی زیادتی کے ازالہ کے لئے مذکورہ کالج میں پوسٹ گریجویٹ کلاسوں کے اجراء کے لئے اقدامات کرنے کاارادہ رکھتی ہے؟

مولانافضل علی(وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جناب وزیراعلیٰ صوبہ سرحد نے مذکورہ کالج میں دو شعبوں یعنی اکنامکس اور پولیٹکل سائنس میں پوسٹ گریجویٹ کلاسز کے اجراء کی منظوری دے دی ہے۔ اس ڈائریکٹریٹ نے مذکورہ شعبوں میں کلاسوں کے اجراء کے لئے سٹاف کی منظوری کے لئے ایس این ای کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو بھیج دیا ہے۔ سٹاف کی منظوری کے بعد آئندہ تعلیمی سال2003-04 سے مذکورہ کلاسیں شروع ہو جائیں گی۔

جناب عبدالماجد: جناب سپیکرصاحب! د دې جواباتو نه بالکل مکمل طور سره مطمئن یم۔ یو ضمني سوال کوم چې آیا محکمه د سائنس پوسټ ګریجویټ کولو د پاره څه اراده لري او که نه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چې دا کالج اپ ګریډ کړی پوسټ ګریجویټ ته؟

جناب عبدالماجد: آؤ جی پوسټ ګریجویټ ته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډاکټرصاحب، ډاکټر محمد سلیم خان صاحب۔

ڈاکٹر محمد سلیم: د سوال نمبر 240 د جواب نه نور مونږ مطمئن یو خو یوه خبره پکښې کوؤ۔ دیکښې ئے لیکلی دی چې یره 2003-04 نوے کال شروع کیږی نو د دې نه به مونږ کلاسسز شروع کوؤ خو یوه خبره چې تر اوسه پورے لا د سټاف منظوری هم نه ده شوے او د ایجوکیشن ډیپارټمنټ او د فنانس ډیپارټمنټ رفتار ډیر زیات Slow دے۔ نو آیا هسې داسې خبره اونشی چې سټاف نه وی منظور، د سټاف نه علاوه هلته نه بلډنګ شته دے۔ زمونږ منسټر صاحب راغلې و، ایجوکیشن منسټرصاحب ته مو دا خبره کړې وه چې که چرے نوے کمرے نشی جوړولے نو دا د پروفیسرانو بنګلے دی، دیکښې څه لږ کار اوکړی او هغه به د دې قابل شی۔ زمونږ خیال خو دا وو، چې منسټرصاحب راغلې دے دا ایجوکیشن او په هفته لس ورځو کښې به کلاسسز شروع شی۔ خو بهرحال د

ایجوکیشن ډیپارټمنټ رفتار ډیر Slow دے۔ زه د هغه یو شاعر دا شعر راته یاد شوے دے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آؤ دا شعر خو ضروری پکار دے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: آه کو چاہیئے ایک عمر اثر ہونے تک

کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک۔

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن

خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

(تالیاں)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ڈاکٹر صاحب، مکرر کریں، ذرا یہ شعر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائی سر دا دوباره اووایه۔ دا شعر اووایه۔ زما خیال دے دا شاعره ده۔

ڈاکٹر محمد سلیم: آه کو چاہیئے اک عمر اثر ہونے تک۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سعید خان: جناب سپیکر! یہ اسمبلی ہے بیت بازی؟ ہمیں سمجھایا جائے۔

ڈاکٹر محمد سلیم: کون جیتا ہے تیری زلف کے سر ہونے تک

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن

خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انکو خبر ہونے تک، جی منسٹر صاحب۔

وزیر فنی تعلیم: ښه جی۔ ډاکټر سلیم صاحب خو د سوال د جواب نه مطمئن دے البته د دوئ پکښې دا ضمنی سوال چې دے، ماته خو شعرونه نه راځی خو دوئ وائی (شور) وائی چې د محکمه تعلیم ډیر Slow رفتار دے جی۔ نو بس د دې جواب خو دا دے چې په ټوله صوبه، په ټول ډیپارټمنټس کښې یو درنه محکمه ده، نو میخه په رو روځی او پیشو ډیره تیزه ځی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاءاللہ، تهیک ده جی۔ بنه جی Next جی سوال نمبر241، عبدالاکبرخان صاحب۔ هغه نشته (Absent, it lapses)۔ خیر دے وخت به پکښې لږ اولگی۔ سوال نمبر 252، جناب مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔

*252۔ مولانا امان اللہ: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ سرحد میں ہزاروں رجسٹرڈ اور غیر رجسٹرڈ پرائیویٹ سکولز کام کر رہے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز اپنی صوابدید پر بچوں سے فیس اور دیگر اخراجات وصول کرتے ہیں اور اساتذہ اور استانیاں تعلیمی قابلیت پر پورا اترے بغیر تعینات کئے جاتے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولز ماہانہ ٹیوشن فیس کے علاوہ سالانہ Annual charges پروموشن فیس، بچوں سے امتحان کے لئے پیپر منی بھی وصول کرتے ہیں جب کہ اساتذہ کی تنخواہیں نہایت قلیل ہوتی ہیں;

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام اخراجات محکمہ تعلیم کے قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھ کر لئے جاتے ہیں;

(ہ) اگر الف تا د کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ پرائیویٹ سکولز کو قواعد وضوابط کا پابند کرنے ٹیوشن فیس کے علاوہ غیر قانونی چارجز کو ختم کرنے کے لئے اقدامات کا ارادہ رکھتی ہے۔ نیز ضلع پشاور میں قائم تمام پرائیویٹ سکولز کے اخراجات، اساتذہ کی تعلیمی قابلیت اور مختلف مدوں میں وصولیوں کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) جی ہاں۔

(د) جی ہاں۔

(ہ) حکومت نے تمام بورڈز آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو اپنے اپنے دائرہ اختیار میں ریگولیٹری اتھارٹی قائم کرنے کا حکم دیا ہے جو پرائیویٹ سکولز کے تمام امور کا جائزہ لیں گی۔ محکمہ تعلیم اس سلسلے میں

تمام پرائیویٹ سکولز کے کوائف جمع کر رہا ہے۔ یہ ایک وقت طلب مسئلہ ہے جونہی کوائف جمع ہو جائیں گے، معزز ممران اسمبلی کو معلومات فراہم کر دی جائیں گی۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمني اوکړئ، وخت لږ دے جي۔

مولانا امان اللہ: زما دیکښې ضمني سوال دا دے چې جي په دې جز د کښې ما سوال کړے دے چې "آیا یہ بھی درست ہے کہ تمام اخراجات محکمہ تعلیم کے قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھ کر لئے جاتے ہیں"۔دا جي پرائیویټ سکولونو باره کښې زما سوال دے۔ دوئ وائي " جی ہاں، جی ہاں" ئے وئیلي دي او بیا روستو چې کومه خبره ئے کړې ده جناب سپیکرصاحب چې په پرائیویټ سکولونو کښې چې کوم ظلم کیږي او کوم دا یعني تجارتي ادارے د دې نه جوړے شوې دي، یقیناً حکومت له د دې کنټرول د پاره اقدامات پکار دي۔ یعني داسې سکولونه هم شته چې هغه ماهانه ایک ایک لاکھ روپئ او یو نیم لاکھ روپئ د هغې ماهانه آمدن دے، ګنه ئے ده نو دا خو جي زمونږ په ملک کښې د تعلیم چې کومه مسئله ده، دا خو به نوره هم مسئله پیچیده کیږي۔ نو ماله دا یقین دهانې دلته څوک راکړي چې دا چې کومه دوئ اتهارټي وئیلے ده آیا په دې باندې به عمل اوشي او که به اونشي؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب، حسین خان کانجو صاحب۔

وزیر فنی تعلیم: تر څو پورے چې د مولانا صاحب د دې سوال تعلق دے چې دا پرائیویټ تعلیمي اداره کښې دا کوم کارونه کیږي، د هغې جواب مونږ په "ہاں" کښې ورکړے دے۔ په دیکښې یو اهمه خبره دا ده جي چې پرائیویټ تعلیمي ادارے ته دے حد پورے خود مختاري ده چې هغه څومره فیس اخلي، څنګه فیس اخلي، څه چل کوي، ځکه چې هغه خو د والدینو کار دے چې ډیر ورکوي او که لږ ورکوي۔ تر څو پورے چې د هغې د رجسټریشن، د قوانینو تعلق دے، نو هغه د دې فیسونو نه علاوه خبره ده۔ د هغې څوک دا نه ګوري چې ته څومره فیس اخلے، هغه دا ګوري چې د دوئ بلډنګ موجود دې که نه، سټاف ورسره شته او که نه او Instruments او ټول سامان وغیره، چې کوم د یو پرائمري سکول د

پاره، د هائی سکول د پاره، د کالج د پاره پکار وی، هغه شئ ورله گوری۔ بیا د بورډ د طرفه چې کوم رجسټریشن کیږی، د بورډ خپل ضروریات دی۔ هغه Deficiency چې ختم شی او هغه Requirements پوره شی نو بورډ رجسټریشن کوی۔ اوس دا خبره ده چې یو سکول زیات فیس او یو سکول کم فیس اخلی نو زمونږ والدینو له پکار دی چې زیات نه شو ورکولے نو کم کښې دے داخل کړو۔

مولانا امان اللہ: ډیره عجیبه جواب زمونږ منسټرصاحب اوکړو۔ وائی چې دا خو د والدینو خوښه ده چې ورکوی۔ دا سود چې خلق مجبورئ باندې ورکوی، نو ځوک چې ورله سود باندې پیسے ورکوی نو هغه هم دواړه خپلو کښې راضی وی خو د مجبورئ نه یو سړے دغه کوی۔ یا دا رشوت چې څوک ورکوی، دا هم مجبورئ نه هغه سړے ورکوی نو دا خو عجیبه خبره ده چې والدین په دې باندې راضی وی او مونږ ته دومره واضح شکایات دی، د هغې په څه حل وی؟ نو پکار ده چې د دې حکومت پوره مخ نیوے اوکړی۔

جناب جمشید خان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جمشید خان صاحب څه ضمنی سوال دے جی؟ هغوې خو وضاحت اوکړو نو تاسو۔۔۔۔

جناب جمشید خان: ضمنی سوال دے جی زما۔ زه ترے مطمئن نه یم جی د دې وضاحت نه۔ دوئ چې څنګه اوفرمائیل چې دا خو د والدینو او د استاذانو خپلو مینځ کښې خبره ده، نو داسې خو به ډیر Quakes هم وی، په صحت کښې به هم تاسو بیا دا وائے چې خیر دے دا خو د یو مریض او د ډاکټر خپل جوړښت دے چې لاړو علاج ئے اوکړو نو مړ شو۔ حکومت په دې باندې څه چیک سا تل غواړی او که نه غواړی؟ او پکار ده ورله او که نه ده، چې دا ډیر فیس اخلی، ولے ډیر اخلی، قوم سره ولے زیاتے کیږی؟

جناب عبدالماجد: زه جی یو ضمنی سوال کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالماجد خان صاحب۔

جناب عبدالماجد: آیا دا محکمه به دا تحقیقات اوکړے شی چې دا خلق ولے دے پرائیویټ سکولونو ته ځی او دومره لوئے خرچے برداشت کوی؟ آیا دوئ دومره

ارزاں سکولونو ته ولے نه ځی او په کم پیسو باندې دا تعلیم ولے نه حاصلوی؟ بس صرف دا تپوس دے۔

جناب شاه راز خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب ډپټی سپیکر: شاه راز خان۔ جناب شاه راز خان۔

جناب شاه راز خان: زه جی د عبدالماجد خان صاحب دا خبره لږ مخکښې کول غواړم جی چې کوم پرائیویټ سکولونه دی نو د هغه پرائیویټ سکولونو بلډنگونه هم هغه کس کرایه ورکوی، څوک چې د دغے سکول مالک دے؟ استاذانو له /1500او /1000او د /800 روپو پورے هغوې تنخواګانے ورکوی۔ خلق هم د هغوې Unskilled او Non trained خلق وی، Trained خلق نه وی۔ د هغې باوجود ماشومان خلق دغه سکولونو ته بوځی او کوم سکولونو کښې چې Trained خلق دی، چا پی ټی سی کړې ده او چا سی ټی کړې ده او چا بی ایډ او چا ایم ایډ کړے دے۔

جناب ډپټی سپیکر: مختصر، مختصر جی۔

جناب شاه راز خان: زما ګزارش دے کنه جی او د دنیا وسائل پرے خرچ کړی او هغې باندې د خلقو اعتماد ختم شوې دے۔ بچی هغه سکول ته څوک نه لیږی۔ زه وایم چې دے اسمبلئ کښې به یو کس هم داسې نه وی چې هغه خپل بچے سرکاری سکول ته اولیږی، نو زه وایم چې دلته کښې دا زمونږ منسټران صاحبان ناست دی، هغه متعلقه منسټرصاحب خو نشته نو پکار دی چې د دې څیز څه غم اوکړی۔

جناب ډپټی سپیکر: جناب منسټر صاحب جی۔

وزیر فنی تعلیم: واقعی د شاه راز خان خبره ډیره اهمه ده چې په سرکاری سکولونو باندې د خلقو اعتماد ولے ختم شوے دے؟ د هغې غټه وجه دا ده جی چې په سرکاری سکول کښې سزا نشته او که ته چرے سزا ورکړے نو دا ممبران صاحبان ټول راځی او هغه سړے بیا په ځائے باندې پاتے کوی۔ نو دوئ دے د دې کار نه قلار شی او دوئ چې څوک سبق نه وائی او بچو ته تعلیم نه ورکوی، د بلډنګ هم کمے نشته، د استاذ هم کمے نشته خو اصل کښې شئ چې دے، هغه

د ډسپلن دے۔ چا له څوک ګوتے نشی اوړلے۔ که ورځی نو دا ممبران صاحبان ټول د هغې سفارش کوی بیا۔

جناب شاہ راز خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 253، م امیر رحمان خان۔ جناب امیر رحمان خان۔

جناب شاہ راز خان: زه وایم چې دا ډیره اهمه ایشو ده او که فرض کړه دوئ ته Surety پکار وی نو پکار دی چې د دې ممبرانو صاحبانو سره دوئ کیبننی او مونږ دوئ ته Written ورکړو چې مونږ به د داسې خلقو ملګرتیا نه کوؤ۔ پکار ده چې په دې باندې خبره اوشی کنه۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: د دې علاج دا دے چې په سرکاری سکولونو کښې هم کورس دغه کړی او پرتوګونه لړے کړی خلق به پخپله راځی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امیر رحمان صاحب، سوال نمبر 253۔

*253۔ جناب امیر رحمان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اے ڈی پی 98-1997 بمقام روشن پورہ (کرنل شیر کلے) صوابی میں مڈل سکول کی منظوری دی گئی تھی;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کی عمارت 2000-3-19 کو مکمل کر کے محکمہ تعلیم کے حوالے کی گئی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ ای ڈی او اور محکمہ تعلیم صوابی نے بذریعہ چھٹی نمبر 1658-F.D-3/PC-1V مورخہ 2002-3-4 کو مذکورہ سکول کے لئے سٹاف کی منظوری مانگی تھی;

(د) اگر الف تا ج کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ سکول کو کب تک سٹاف مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) ہاں یہ درست ہے۔

(ب) ہاں یہ درست ہے۔

(ج) ہاں یہ درست ہے۔

(د) گورنمنٹ مڈل سکول روشن پورہ (کرنل شیر کلے) کے لئے سٹاف کی منظوری بحوالہ بجٹ آفیسر فنانس ڈیپارٹمنٹ چھٹی نمبر U.O/No.Bov/FD/2-6/2002-2003 مڈل سکول اپگریڈیشن صوابی مورخہ 26-4-03 ہو چکی ہے۔ سٹاف کی تعیناتی مقررہ تاریخ 01-07-2003 آنے پر کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی، ضمنی۔

جناب امیر رحمان: ضمنی کوم جی۔ دیکبنې جی د دې مډل سکول Sanction راغلے دے خو دیکبنې د پی ای ټی ټیچر، د ټی ټی او د چوکیدار، د دې Sanction پکبنې نشته۔ نو مهربانی دے اوکړی چې دا د دې سره شامل شی، چې د دې Sanction راشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسټر صاحب۔ جی دوئ وائی چې پی ای ټی، ټی ټی-----

جناب امیر رحمان: او چوکیدار۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چوکیدار، دا پوسټونه پکبنې نشته دے۔

جناب امیر رحمان: دا درے پکبنې نه دی راغلی۔ مهربانی دے اوشی چې د دې Sanction اوشی۔

جناب فیصل زمان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب فیصل زمان خان۔

جناب فیصل زمان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے-----

(قطع کلامی)

جناب حبیب الرحمان: په دیکبنې زما ضمنی سوال دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی، فیصل صاحب جی۔

جناب فیصل زمان: جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ کانجو صاحب تھک گئے ہیں تو ظفر اعظم صاحب سے کہیں کہ وہ ذرا جوابات دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ذرا جواب دیدیں (قہقہہ) آپ کیسے کہتے ہیں کہ وہ تھک گئے ہیں؟ جی منسٹر صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب حبیب الرحمان صاحب، جناب محترم حبیب الرحمان صاحب۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): اصل میں یہ خود تھک چکے ہیں۔

جناب حبیب الرحمان: دا جی دوئ چې په نوی سکولونو کښې Creation of posts کړے دی نو دا جی، Throughout the provinceچې دوئ د معلم دینیات، د پی ای ټی او دا بل، دا درے پوسټونه دوئ نه ورکوی۔ Primary up graded to middle چې کوم System دے Throughout the provinceدوئ چې کوم پوسټونه ورکوی نو دوئ دا دوه درے پوسټونه نه ورکوی نو دا ډیره لویه بے انصافی ده۔ نو سپیکر صاحب، دا خو ضروری خبره ده۔ نو منسټر صاحب دے د دې وضاحت اوکړی چې دوئ دا پوسټونه ولے نه ورکوی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترم وزیر صاحب۔ مولوی نظام الدین صاحب جی۔

مولانا نظام الدین: زما دا گزارش دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی سوال به کوئ؟

مولانا نظام الدین: ضمنی سوال جی۔ د پرائمری سکول نه خو ټی ټی ختم شوی وو، اوس د مډل نه ئے ختموی او بیا به ئے د ہائی نه هم ختموی نو دا کوم طرف ته مونږه روان یو؟ دوئ دے مونږ ته وضاحت اوکړی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

وزیر فنی تعلیم: زما خو ورسره اتفاق دے جی۔ ټی ټی، پی ای ټی او اے ټی او ډرئنگ ماسټر، د مخکښې نه چې کوم طریقه کار وو، دا ټول پوسټونه ضروری دی او دا خبره د دوئ بالکل صحیح ده چې نن به ترینه اسلامیات ختم کړی۔ بیا به سبا وائی چې پریږده ته ضرورت نشته نو دا شئ به ختم شی۔ پی ای ټی او زما دوئ سره اتفاق دے چې دا پوسټونه په دیکښې پکار دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک شولو، تھینک یو۔

وزیر فنی تعلیم: دا به معلوم کړو چې دا پوستونه ولے پاتے شوی دی؟ څه چل دے؟

جناب مختیار علی: جناب ساړھے بارہ بجے شوے۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب، دا حل ئے خو را او نو تلو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا وخت لږ دے جی بس۔

جناب مختیار علی: ساړھے بارہ بجے شوے او شاد محمد خان صاحب غلے ناست دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 273، منجانب ملک حیات خان۔

*273۔ جناب حیات خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) ک یا یہ درست ہے کہ ضلع دیر بالا میں ایس ایس، ایس ای ٹی، سی ٹی، ڈی ایم، ٹی ٹی، اور پی ٹی سی کی آسامیاں خالی ہیں;

(ب) اگر الف کا جواب اثبات میں ہو تو:

(۱) کن کن سکولوں میں مذکورہ آسامیاں خالی ہیں، نام بتائے جائیں;

(۲) حکومت کب تک مذکورہ آسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) 1۔ سکولوں اور ان میں خالی آسامیوں کی فہرست اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(2) حکومت کا ارادہ ہے کہ جلد از جلد تمام آسامیاں پر کی جائے اور ان پر کارروائی جاری ہے۔

ملک حیات خان: په دیکبنې ئے ماله جوابونه پوره راکړی دی خو زما د انفارمیشن مطابق دوئ چې کوم خالی پوستونه وئیلی دی نو په هغې کبنې دوئ کم کم ښودلے دی خو زما د دې سوال نه مطلب دا نه وو چې دوئ دے ماته صرف خالی پوستونه اوښائی۔ ما ورته بیا په آخر کبنې لیکلی دی چې " حکومت کب تک مذکورہ آسامیاں پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے" نو هغوې لیکلی دی چې "حکومت کا ارادہ ہے" نو په اراده خو هغه دا تبلیغی حضرات وائی چې سل نیکئ ورته به ملاویږی نو سل نیکئ خو ورته ملاؤ شوې او تمام آسامیاں جلد از جلد پر کی جائیں گی اور ان پر کارروائی جاری ہے۔

نو دوئ دے Specific اوبنائی چې ترکوم ټائم پورے به چې دا ځومره آسامئ دی، دا به ډک کړے شی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب؟

وزیر فنی تعلیم: د حکومت د پالیسئ مطابق د ډیر وخت نه په دې پوسټونو او Appointments باندې Ban دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Ban دے جی او۔

وزیر فنی تعلیم: او په دې دوران کښې مونږه هغه انټرویو او هغه ټول څیزونه مکمل کړی دی او د ټرینډ خلقو لسټونه هم تیار دی او غالباً د ګرمئ د چهټیانو نه بعد مکمل طور په دیکښې ټرانسفرز به هم اوشی، Appointments به هم اوشی او پروموشنز به هم اوشی او دا سکولونه به ډک شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک شو جی۔ سوال نمبر 278، منجانب خالد وقار چمکنی۔

*278۔جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشادفرمائیں گے کہ;

(الف) آیایہ درست ہے کہ صوبے میں 1988 کے دوران لرننگ کوآرڈینیٹر بی پی ایس 11 کی نئ آسامیاں منظور کی گئی تھی جو1990 میں بڑھ کر500 اور پھر772 کردی گئی تھی;

(ب) آیایہ درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کواخبار میں مشتہر کرکے باقاعدہ ٹسٹ وانٹرویوکے ذریعے پر کی گئی تھیں;

(ج) آیایہ بھی درست ہے کہ مذکورہ آسامیوں کو ختم کرکے لرننگ کوارڈینیٹرز کوڈی گریڈ کرکے سکیل 11سے7میں کردیاگیاہے;

(د) آیایہ بھی درست ہے کہ دیگر صوبوں میں تاحال مذکورہ آسامیاں بدستور موجودہیں;

(ر) اگر(الف)تا(د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ملک و قوم کے مفاد میں مذکورہ لرننگ کوآرڈینیٹرز کی آسامیوں کو بحال کرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں توو جوہات بتائی جائیں؟

مولانا فضل(وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں،یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں،یہ درست ہے۔

(ج) پچھلی صوبائی حکومت لرننگ کوآرڈینیٹر کے کام سے مطمئن نہیں تھی اس لئے ان پوسٹوں کو یکم جولائی 2001 میں ختم کر دیا گیا۔ تاہم ایسے تمام ٹیچرز جو بحثیت لرننگ کوآرڈینیٹرز کام کر رہے تھے، ان کو Pay protection کے ساتھ ساتھ اپنی اصل پوسٹوں پر واپس بھیج دیا گیا۔

(د) باقی تمام صوبوں سے صورتحال معلوم کرنے کے لئے رابطہ کیا گیا ہے لیکن تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

(ر) صوبائی حکومت مذکورہ لرننگ کوآرڈینیٹرز کو بحال کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ ان کا کام مقامی سطح پر اے ڈی اوز سرکل انچارج سے لیا جاتا ہے۔ شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: د دوئ د دې جوابونه نه سر، زه مطمئن نه یم۔ دیکښې سر تاسو اوګورئ چې دوئ وئیلی دی چې "باقی تمام صوبوں سے صورتحال معلوم کرنے کے لئے رابطہ کیا گیا ہے لیکن تاحال کوئی جواب موصول نہیں ہوا" دا جی بالکل دوئ یوه بہانه ده جی او څلور میاشتے اوشوے چې دا کوئسچن مے جمع کړے دے۔ ما خپل ذاتی طور سره د سندھ نه معلومات کړی دی، هغې مے راوړی دی جی، سندھ، پنجاب او بلوچستان کښې سر، د دې صوبه سرحد تقلید هغوې کړے دے او د دوئ پیروی هغوې کړې ده او دا لرننګ کوآرډینیټرز په صوبه سرحد کښې شروع شوی دی، د هغې نه پس هغوې شروع کړی دی۔ هلته کښې سر، دا پراوګرام په کامیابئ سره جاری دے او لرننګ کوآرډینیټرز کار کوی او په صوبه سرحد کښې ئے جی صرف دا ختم کړی دی۔ دا ستاسو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نگہت اورکزئی صاحبہ۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: دا جی سات سو بائیس کسان وو جی او دوئ هیڅ بے هیڅه ختم کړی دی۔ دوئ استاذان ټرینډ کول، د سکولونو او د استاذانو خپلو کښې رابطه وه او بلاوجه دوئ دا ختم کړی دی۔ دوئ ته خو Letter of appreciation ملاؤ شوے دے، د دوئ جی ستائنه شوې ده چې دوئ ښه کار کوی، ټهیک کار کوی او موجوده نظام تعلیم چې کوم دے، د هغېد پرمختګ د پاره د دې لرننګ

کوآرډینیټرز موجود ګی ضروری ده۔ او دوئ بلاوجه ختم کړی دی نو زه جی د دې سوال د جواب نه مطمئن نه یم او زما دا ریکویسټ دے جی چې دا سوال دے کمیټئ ته حواله شی ولے چې ډیره ضروری خبره ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عبدالاکبر خان صاحب۔ جناب عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! د خالدوقار خان خو خپل سوال دے او منسټر صاحب به جواب ورکوی زما سپیلیمنټری دا دے چې دوئ دا پوسټونه د ګیاره ګریډ نه ختم کړلو او هغوې ئے واپس سات ګریډ ته بوتلل، دا خو تاسو د دوئ Appointment په ګیاره ګریډ باندې کړے وو او دوئ څلور شپږ کاله په دې ګیاره ګریډ باندې پاتے هم شو او د هغې نه پس تاسو چې دا پوسټونه ختم کړل نو واپس ئے استاذان کړل، سات ګریډ ته لاړل۔ د دوئ چې کوم ملګری هغه وخت کښې په سات ګریډ کښې وو، هغوې سوله، ستره ګریډ ته اورسیدل نو آیا چې حکومت که ګیاره ګریډ کښې پوسټ ختم کړلو، پخپل ګریډ کښې به ئے ساتی او که نه بیا به ئے سات ګریډ ته واپس بوځی؟

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کاشف اعظم صاحب۔ کاشف اعظم صاحب څه وائے جی؟

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب! څنګه چې خالدوقار خان اووئیل نو واقعی دا د لرننګ کوآرډینیټر تجربه چې کومه وه، دا یوه ډیره ښه او خوشګواره تجربه وه او په تعلیمی معیار کښې ئے یوه ډیره ښه تبدیلی راوسته خو ماته خو داسې ښکاری د دې ټولو سوالات و جوابات نه چې زمونږه دا محکمه تعلیم چې کوم دے، دا د تعلیم دترقئ د پاره نه بلکه د تعلیم خلاف کار کوی او هر هغه اقدام کوی په کومے چې تعلیمی نظام ته تاوان رسی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب جی، جاری ہے بڑی دیر سے اندھیروں پہ تنقید

(قہقہ)

وزیر فنی تعلیم: دا دوائیانے چې خرخوی کنه جی، هغه په اردو کښې هغه سړے خبره کوی نو هغه ترجمان ئے په پښتو کښې وائی چې دا دے داسې وائی۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: ښه ښه جي۔ ٹھیک دہ جي۔

وزیر فنی تعلیم: زه به درته دا اووایمه چې دوئ دا سې وائی چې مونږ د دوئ د کار نه مطمئن نه وو لهذا دا یو کومه پالیسی د لرننگ کوآرډینیټر چې مونږه شروع کړې وه، په هغې کښې د محکمه تعلیم تسلی نه وه نو د دې وجې نه ئې هغه پوسټونه ختم کړل۔ د هغوې په ځائې باندې ئې اې ډی اوز هغوې په دې نوې ډسټرکټ گورنمنټس کښې راویستی دی او دا Supervision هم ټیچرز ته، د هغوې بنیادی کار دا وو چې هغوې به ټیچرز ته د دغه ټریننگ ورکولو، کلاس ته به لاړل او Teaching methods به ئې ورته ښودل نو دوئ وائی چې دا کار هغه سړې کولې شی لهذا مزید د دې کسانو ضرورت نه وو۔ البته د هغې خلقو تنخواګانې چې دی نو هغې ته ئې Protection ورکړې دې۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: سپیکر صاحب! زما سوال دا دې چې هغوې په گیاره گریډ کښې وو نو که واپس دوئ پوسټ ختم کړلو نو اوس هم په گیاره گریډ کښې دی؟

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! په دیکښې زما هم ضمنی کوئسچن دې د منسټر صاحب نه۔ زه دا-----

جناب ڈپٹی سپیکر: مظفر سید صاحب څه وائی؟

جناب مظفر سید: زما ضمنی کوئسچن دا دې------

وزیر فنی تعلیم: زما د علم مطابق دوئ اوس په سات گریډ کښې دی۔ هغه سات به ئې ورکړی دی او تنخواګانې ئې ورله Protect کړې دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زما خیال دا دې چې منسټر صاحب-----

جناب مظفر سید: زما هم ضمنی کوئسچن دا دې چې څنګه منسټر صاحب اشارةً کنایتاً اووئیل نو هغوې پخپله د دې جواب نه مطمئن نه دی۔ حقیقت دا دې چې دور دراز علاقو ته هغه ایل سیز به تلل، هغوې به د سکولونو زبردست

Supervision کولو بلکه ټیچرز ته به ئے ټریننګ هم ورکولو۔ اوس خو دا اے ډی اوز په دفترو کښې ناست وی تش به مهرونو، خو ماته افسوس دا دے چې بیوروکریسی دوئ ته داسې جواب ورکړی چې لګابندها جواب ورکړی او دوئ ئے اولولی۔ او حقیقت دا دے چې۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: حبیب الرحمان تاسو کوم ځائے کښې ناست ئے جی؟

جناب مظفر سید: نو بیوروکریسی دے داسې جواب نه ورکوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جبل صاحب اشاره اوکړله نو۔۔۔۔

جناب مظفر سید: نو زه بیا درخواست کومه چې دوئ دے داسې لګابندها جواب نه ورکوی او د منسټر صاحب خو بهرحال مونږه شکریه ادا کوؤ چې هغوې د دې جواب نه پخپله مطمئن نه دی۔ نو مونږه هم دا مطالبه کوؤ چې ایل سیز دے بحال شی بلکه دا دے کمیټۍ ته حواله شی چې هغوې صحیح جائزه واخلی چې آیا واقعی د دې ضرورت شته دے که نه؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر محمد خان صاحب۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب! زما خو دا خیال دے چې دے تیر حکومت کښې که یوه بنه فیصله شوې ده نو هم دا ئے کړې ده ځکه چې دے کسانو د استاذانو نه بهتے اغستې، د سره ئے ډیوټۍ نه کوله۔ مخصوص ځایونو ته به تلل او چائے روټۍ به ئے کولے او دوئ غالباً چې په ګیاره ګریډ کښې بهرتی شوی نه وو ډائریکټ۔ دا فیصله ئے بنه کړې ده۔ زه د دوئ نه دا تپوس کومه چې آیا دا فیصله به دوئ بحال ساتی؟ یعنی بحال دے اوساتی دا چې کومه فیصله شوې ده او دا لرننګ کوآرډینیټرز ئے لری کړی دی، دا بالکل بیا هډو بحال کول پکار نه دی ځکه چې دوئ خنګه اووئیل، د دوئ په ځائے اے ډی اوز شته دے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ټائم ختم دے۔

جناب پیر محمد خان: او دوئ هیڅ ټریننګ نه ورکولو، دوئ به بهتے اغستې۔

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: دیکښې سپیکر صاحب-----

جناب ڈپٹی سپیکر: پیر محمد خان صاحب ګورے ځې بهر-

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! دیکښې Letter of appreciation تاسو

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی خالد وقار خان څه وائی؟

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: دیکښې سر Letter of appreciation دے ګورنمنټ ورکړے دے چې ستاسو کارکردګی ښه ده او مونږ ستاسو نه مطمئن یو او تاسو د تعلیم معیار ښه کړے دے او زما عرض دا دے چې په دریو واړو صوبو کښې دا کار شروع دے لګیا دے او هغوې صوبه سرحد ته کتلی دی او په دریو واړو صوبو کښې ئے دا کار شروع کړے دے نو چې دریو واړو صوبو کښې په کامیابئ سره دا کار جاری دے او د صوبه سرحد تقلید ئے کړے دے نو په صوبه سرحد کښې دا ولے ختم شو؟ پکار ده چې د دوئ دے Appreciation اوشی لکه څنګه چې مخکښې ګورنمنټ کړے دے- دوئ وائی چې مخکښې ګورنمنټ مطمئن نه وو-

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسټر صاحب، تاسو د دې وضاحت کوئ؟

جناب خالد وقار ایڈوکیٹ: دا عرض دے جی چې دا ډیره ضروری خبره ده او د قوم د ماشومانو د مستقبل خبره ده-

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب جی- منسټر صاحب جی- منسټر صاحب شته دے جی؟

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر صاحب! غټه فائده ئے دا شوې ده چې دا سات سو کسان چې لرے شو نو سکولونو ته واپس تلی دی، وړو ته پړهائی کوی- دوئ به هسې ګرځیدل په هوا کښې، ډیوټی به ئے هډو کوله نه-

جناب ڈپٹی سپیکر: منسټر صاحب له موقع ورکړئ تاسو جی- منسټر صاحب-

وزیر فنی تعلیم: زہ خو، دا پیر محمد خان صاحب چې څه وائی، د دې سره مے اتفاق دے۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر 288، منجانب مظہر علی شاہ صاحب

(شور)

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: دا سوال دے کمیټۍ ته حواله شی

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر، آرڈر۔ جی خالد وقار صاحب تاسو څه وائی؟

سید مظہر علی قاسم: سوال نمبر 288۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: ما وئیل سر، کمیټۍ ته ئے حواله کړئ جی

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: خالد وقار آپ کو یہ جواب دیں گے، ایک منٹ۔ جی مظہر علی شاہ صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: سوال نمبر 288۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا آخری دے جی بس۔

جناب شاد محمد خان: زہ تاسو ته ریکویسټ کومه چې د چائے وخت دے او تاسو وقفه نه کوئ نو زہ واک آوټ کومه۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ایوان سے باہر چلے گئے۔)

(قہقہے/تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا آخری دے۔ بیا مظہر صاحب به خفه کیږی کنه۔ سوال نمبر 288، منجانب مظہر علی قاسم صاحب۔ Lapse کیږی کنه جی

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: مظہر علی شاہ صاحب۔ (خالد وقار سے مخاطب ہوتے ہوئے) تاسو له به جواب درکړی کنه۔ مظہر علی شاہ صاحب سوال نمبر 288۔

*288۔سید مظہر علی قاسم: کیاوزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ ;

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل بالا کوٹ جس کی آبادی تقریباً دو لاکھ، پچاس ہزار افراد پر مشتمل ہے، میں تاحال گرلز ڈگری کالج موجود نہیں ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج کو قائم کرنے کی منظوری بھی دی گئی تھی;

(ج) اگر الف و ب کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت مذکورہ کالج قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی(وزیر تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) گورنر صوبہ سرحد نے اپنے دورہ مانسہرہ کے دوران گرلز ڈگری کالج قائم کرنے کے احکامات جاری کئے تھے، جس کے لئے عمارت ضلعی حکومت کی جانب سے مہیا کی جانی تھی۔ موزوں عمارت کی دستیابی میں تاخیر کی وجہ سے متذکرہ کالج کا قیام عمل میں نہ لایا جاسکا۔ ضلعی حکومت کی جانب سے کچھ عرصہ پہلے ایک عمارت کی نشاندہی بھی کی گئی اور ناظم تعلیمات صوبہ سرحد نے بھی اسے عارضی بنیادوں پر کالج قائم کرنے کے لئے موزوں قرار دیا مگر ضلعی حکومت کے پاس کرائے کے لئے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مزید پیش رفت نہ ہو سکی۔ حال ہی میں ضلعی ناظم اور پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج مانسہرہ نے بالاکوٹ اور گڑھی حبیب اللہ کے درمیان کشرہ گلفام کے مقام پر واقع خالی لیبر کالونی جو کہ چورانوے کوارٹرز پر مشتمل ہے، کو مذکورہ کالج کے لئے موزوں قرار دیا ہے، جس کا رقبہ دو سو پچاس کنال ہے۔ کواٹروں میں موجود کمروں کی صحیح پیمائش اوران میں مناسب ردوبدل (اگر ممکن ہو) کے بعد متذکرہ کالونی میں کالج کھولنے کے انتظامات کئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی مظہر علی شاہ صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: جناب والا! بالا کوٹ کے اندر گرلز ڈگری کالج کی عمارت کی بات ہے اور اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ یہ مذکورہ بلڈنگ جو تھی یہ ضلعی حکومت۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: مائیک جی ذرا آن کر لیں۔

سید مظہر علی قاسم: یہ "آن" ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی۔

سید مظہر علی قاسم: مذکورہ بلڈنگ جو ہے، یہ ضلعی حکومت نے مہیا کرنی تھی اور بعد میں ایک بلڈنگ کے لئے کرائے کی بات کی گئی تو انہوں نے کہا ہے کہ ضلعی حکومت کے پاس کرایہ ادا کرنے کے لئے پیسے نہیں ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اگر ان کے پاس کرائے کے پیسے نہیں ہیں تو پھر کیا ہوگا؟ کیا کالج نہیں چلے گا؟ کیا کالج نہیں بنایا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹرصاحب د دې جواب ورکړئ او خالدوقار صاحب له به هم مختصر غوندې جواب ورکړئ۔

جناب حبیب الرحمان: سر! دیکښې مے ضمنی سوال دے مختصر غوندے۔ مختصر غوندے ضمنی سوال مے دے جی۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: سپیکرصاحب! دا ما ریکویسټ کړے وو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: هغې له راځو کنه۔

جناب خالد وقار ایڈووکیٹ: کمیټۍ ته ئے په حواله کړئ کنه، څه جرم خو نه دے کنه جی۔

سید مظہر علی قاسم: جناب والا، جناب والا، جواب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا وخت لږ دے جی، بس جی۔ منسٹر صاحب جواب دے رہے ہیں۔

سید مظہر علی قاسم: نہیں دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب، حسین احمد کانجو صاحب۔

سید مظہر علی قاسم: سنا ہی نہیں ہے، انہوں نے سوال ہی نہیں سنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو یہ سوال میں بھیج دوں؟ هلته دا منسټرصاحب له ورکړئ۔ شته ورسره؟ تهیک ده۔ جی سر۔

جناب حسین احمد (وزیر فنی تعلیم): سوال خو زما سره نه وو خو علم ئے راسره شته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا ورکړئ، دا دوئ له ورکړئ۔ واخلئ جی، دا اوګورئ جی۔

وزیرفنی تعلیم: گورنر صاحب هم د یو کالج منظوری ورکړې ده او وزیراعلیٰ صاحب هم د یو کالج منظوری غالباً په ګړهی حبیب الله کښې ورکړې ده او محکمه تعلیم د هغې د پاره مخکښې د هغې زوړ چې کومه منظوری ئے ورکړې وه، د هغې د پاره ئے بلډنګ کتلو چې بلډنګ ورته نه ملاویدو چې د ګړهی حبیب الله او بالاکوټ په مینځ کښې یو لیبر کالونی د هغې د پاره Trace کړه چې په هغې کښې څه ډیرے کمرے وے خو بیا ډسټرکټ ګورنمنټ د هغې کرایه نه شوه ورکولے-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نه شوه ورکولے ؟

وزیرفنی تعلیم: د دې وجے نه اوس محکمه تعلیم د دواړو کالجونو په جوړولو فیزیبلټی رپورټ تیاروی چې دا به کوم ځائے وی؟ نو ان شاءالله مونږ دوئ ته یقین دهانی ورکوؤ چې دا به اوشی۔

سید مظہر علی قاسم: جناب والا، جناب والا، میری عرض یہ ہے کہ Feasibility report بالاکوٹ کے لئے بنی ہوئی ہے۔ انہوں نے جو مسئلہ بیان کیا، جو مسئلہ وہاں پر ہے کہ ضلعی حکومت کے پاس کرائے کے لئے پیسے نہیں ہیں، تو میرا سوال یہ ہے کہ اگران کے پاس کرائے کے لئے پیسے نہیں ہیں تو کیا کالج نہیں بنائیں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے تو کہا کہ Feasibility report تیار ہو رہی ہے۔

سید مظہر علی قاسم: Feasibility report تو Already بنی ہوئی ہے، وہ ہوگئی ہے۔ Approve ہوگئی ہے سب کچھ-----

(قطع کلامی)

جناب حبیب الرحمان: په دې باره کښې زما یو عرض دے۔

سید مظہر علی قاسم: میری عرض یہ ہے کہ اگر ضلعی حکومت کے پاس پیسے نہیں ہیں تو کیا یہ کالج نہیں چلائیں گے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب جی۔

جناب حبیب الرحمان: زه جی یو عرض کومه په دې سلسله کښې۔

جناب ډپټی سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمان: په فیمیل ایجوکیشن کښې Throughout the Province یعنی زمونږه چې کوم Rural areas دی، په هغې کښې Criteria به بالکل Relax کیږی چې Criteria نه Relax کیږی نو یو هم نه کالج جوړیدے شی، نه هائی سکول جوړیدے شی۔ دا Specially چې Back ward areas دی، د هغې د پاره Criteria کښې Relaxation پکار دے چې لکه هغه په دغه باندې غور اوکړی۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ډپټی سپیکر: منسټر ئے جواب کوی جی۔

وزیر فنی تعلیم: دوئ چې کومه خبره اوکړله، دا واقعی اهم ده چې د ډسټرکټ گورنمنټ سره پیسے نه وی نو ولے صوبائی حکومت به نه ورکوی؟ د دې ډسټرکټ او صوبائی حکومت په مینځ کښې د مالی امور په باره کښې یوه پالیسی ده او هغې کښې دا ډسټرکټ گورنمنټ هم شامل دے او فنانس کمیشن غوندې دے او هغوې په دیکښې فیصلے کوی او د دوئ یو خاص حصه ده، هغه دوئ ته د صوبے نه ملاویږی او د دې نه علاوه چې کوم ځائے ضرورت شی نو هم صوبه Special grant ورکوی نو زما خو یقین دے چې دا دواړه کالجونه به د پیسو د لاسه نه پاتے کیږی۔

جناب ډپټی سپیکر: ټهیک شو۔ دے خالدوقار صاحب له یو مختصر غوندې جواب ورکړئ۔

جناب خالدوقار ایډوکیټ: سر! دا دے کمیټئ ته حواله کړئ۔ زما ریکویسټ دا دے چې دا کمیټئ ته په حواله کړئ۔

جناب ډپټی سپیکر: خالدوقار صاحب جواب غواړی جی۔

وزیر فنی تعلیم: د ایل سی هغه خبره ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: او، او د ایل سی هغه۔

وزیر فنی تعلیم: دا اوس ایجوکیشن منسٹر صاحب نشته۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زما خیال دے چې دا مونږ Concerned Education Minister ته به پریږدو، فضل علی صاحب ته۔ هغوې به بیا جواب ورکړی۔

سید مظہر علی قاسم: جناب والا! میں اپنے جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہ جو سوال میں نے دیا تھا۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب کاشف اعظم: چائے کے وقفے میں دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب تو آپ کو دے دیا گیا ہے۔

ایک آواز: اطمینان خو د الله ذکر کښې دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، کیا اطمینان آپ چاہتے ہیں؟

سید مظہر علی قاسم: انہوں نے کہا ہے کہ ہم آپ کو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر فنی تعلیم: زما یو تجویز دے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی

(شور)

سید مظہر علی قاسم: تعمیر سرحد پروگرام، جناب والا، ایک منٹ، میں ایک تجویز خود ہی دے دیتا ہوں۔ نہیں ان کو آپ سن لیں۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر فنی تعلیم: میری درخواست ہے کہ یہ دونوں حضرات یہ ایل سی کے معاملے کے لئے وقار صاحب اور میرے یہ دوست وزیر تعلیم کے ساتھ بیٹھ جائیں، محکمہ تعلیم کے ساتھ، اس کو Settle کر لیں۔

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

74۔ جناب ظفر اللہ خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ ڈگری کالج لکی مروت صوبے کا واحد پرانا کالج ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کالج میں تاحال پوسٹ گریجویٹ کلاسسز کا اجراء نہیں ہوا؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت مذکورہ کالج میں پوسٹ گریجویٹ کلاسسز شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) مختلف مضامین میں پوسٹ گریجویٹ کلاسسز کے لئے مطلوب طلباء کی قلیل تعداد کے پیش نظر فی الوقت کالج میں مذکورہ کلاسسز کا اجراء قابل عمل نہیں۔ (موجوہ طلباء کی تعداد پاس ہونے والوں کی تعداد درج ذیل ہے۔

گورنمنٹ کالج لکی مروت

سال سوئم و چہارم میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد اور سال 2002 میں پاس ہونے والوں کی تعداد۔

کلاس	تعداد	پاس ہونے والوں کی تعداد سال چہارم
	سائنس	فنون
سال سوئم	115۔	214۔
سال چہارم	139۔	102۔

	شامل ہوئے	پاس ہوئے	نتیجہ %۔
سائنس	139۔	85۔	61%۔
فنون	102۔	17۔	17%۔

92۔ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛

(الف) آیا یہ درست ہے کہ تحصیل ادیزئی ضلع دیر (لوئر) میں گل آباد کے مقام پر ایک ڈگری کالج موجود ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ کالج اور ہاسٹل میں پانی کی فراہمی کے لئے پائپ لائن اور ٹینک کا کام مکمل ہو گیا ہے، نیز پانی کے حصول کے لئے ٹیوب ویل کا ٹھیکہ دیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ نہ صرف کالج میں پانی کی عدم فراہمی سے طلباء کو بے حد مشکلات ہیں بلکہ پانی نہ ہونے کی وجہ سے ہاسٹل بھی بند ہے؛

اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو؛

(1) حکومت مذکورہ کالج اور ہاسٹل کو پانی کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات کر رہی ہے؛

(2) ٹیوب ویل کی بجائے اوپن ویل کی منظوری کس کے حکم سے ہوئی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؛

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) کالج کے اندر فراہمی آب کے لئے مبلغ =/363921 روپے کی رقم موجودہ ترقیاتی پروگرام میں خصوصی مرمت کے منصوبے کے تحت فراہم کی جا چکی ہے، جس پر کام جاری ہے جب کہ نئے ٹیوب ویل کی تنصیب کے لئے آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں ایک ملین روپے تجویز کر دیئے گئے ہیں۔

(ج) کالج کی آبنوشی کی ضرورت قریبی ٹیوب ویل سے پوری کی جا رہی ہے جب کہ کالج میں زیر تعلیم مقامی طلبہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی طالب علم نے ہاسٹل میں رہائش کے لئے کوئی درخواست نہیں کی۔

(1) کالج کو مستقل بنیادوں پر فراہمی آب کے لئے ایک منصوبہ آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں تجویز کر دیا گیا ہے۔

(2) کالج کی تعمیر کے وقت سال 1995 میں محکمہ ورکس اینڈ سروسز میں مجاز کمیٹی (پراونشل ڈیویلپمنٹ ورکنگ پارٹی) کی منظوری کے بعد اوپن ویل، پمپنگ مشین اور اوور ہیڈ ٹینک مبلغ =/838700 روپے کی لاگت سے تعمیر کیا گیا مگر گزشتہ سالوں میں خشک سالی کی وجہ سے کنویں میں پانی کی سطح کافی حد تک گر گئی جس کی وجہ سے پانی کی فراہمی متاثر ہوئی، محکمہ تعمیرات کے مطابق ٹیوب ویل کی تنصیب کے لئے مبلغ 1.200 ملین روپے تخمینہ جات تیار کئے گئے ہیں، مجاز کمیٹی سے منصوبے کی منظوری کے بعد ٹیوب ویل کی تنصیب کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

124۔جناب فرید خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے ہر ضلع میں ایک سکول کو ماڈل سکول قرار دیا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہائی سکول دیر کو ماڈل سکول قرار دیا گیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکول کا درس و تدریس انگریزی میں ہے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق اس سکول کو کمپیوٹر فراہم کی جاتی ہے؛

(ر) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ماڈل سکول دیر کو مطلوبہ سہولتیں فراہم کی گئی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔ ہائی سکول دیر کا نام اب Centennial Model School Dir ہے۔

(ج) شروع میں 6^{th} اور 8^{th} کلاس کا درس و تدریس انگریزی میں رکھا گیا ہے آئندہ تعلیمی سال سے انگریزی ذریعہ تعلیم دوسری جماعتوں تک بڑھا دیا جائے گا۔

(د) ان ماڈل سکولوں کو کمپیوٹر فراہم کرنا گورنمنٹ کے پلان میں شامل نہیں ہے۔ ضلع دیر بالا کے صرف دو سکولوں یعنی ہائی سیکنڈری سکول خال اور واڑی کو پرائیویٹ فرموں نے کمپیوٹر فراہم کیا ہوا ہے۔

(ر) اے ڈی پی 03-2002 سکول کے لئے مندرجہ ذیل رقم فراہم کی گئی ہیں۔

سکول کی مرمت کا کام۔ =/1106000۔

فرنیچر کی فراہمی۔ =/116000۔

سائنس کا سامان۔ =/300000۔

کل رقم۔ =/1522000۔

سکول کی مرمت کے لئے محکمہ ورکس اینڈ سروسز نے ٹینڈر کیا ہوا ہے۔ فرنیچر اور سائنس سامان کی فراہمی کے لئے ڈسٹرکٹ پرچیز کمیٹی نے ٹینڈر دیا ہے اور سپلائی آرڈر بھی جاری ہو چکی ہے۔

230۔ محترمہ یاسمین پیر محمد خان: کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛

(الف) آیا یہ درست ہے کہ مختلف کیڈر کے من پسند اساتذہ کو سکول کے بجائے دفتروں میں تعینات کیا گیا ہے جب کہ تنخواہیں سکول سے وصول کرتے ہیں؛

(ب) آیا بھی درست ہے کہ ایسے منظور نظر اساتذہ کے متبادل متعلقہ سکولوں کو فراہم نہیں کئے گئے؛
(ج) اگر (الف) تا (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا ان بچوں کی پڑھائی بری طرح متاثر نہیں ہوتی جو ان مذکورہ سکولوں میں پڑھتے ہیں؛
(د) اگر (ج) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اس طرز عمل کے خاتمے کے لئے عملی طور پر کیا اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟ تفصیل فراہم کرے۔
مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) جی نہیں، کسی بھی کیڈر کے کسی من پسند استاد کو دفتر میں تعینات نہیں کیا گیا۔ اساتذہ اپنے متعین شدہ سکولوں میں کام کرتے ہیں اور وہیں سے تنخواہیں وصول کرتے ہیں۔
(ب) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا کہ تمام اساتذہ اپنے متعین شدہ سکولوں میں کام کرتے ہیں، اس لئے متبادل اساتذہ کی فراہمی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ کوئی بھی استاد دفتر میں تعینات نہیں اس لئے بچوں کی پڑھائی پر بھی کوئی اثر نہیں پڑتا۔
(د) چونکہ حکومت نے کسی بھی استاد کو دفتر میں کام کرنے کے لئے تعینات نہیں کیا ہے اس لئے بھی کسی بھی عملی اقدام کا ارادہ نہیں رکھتی۔ اگر کہیں بھی کسی ضلع میں اس قسم کے طرز عمل کی نشاندہی کی جائے تو محکمہ اس کے خاتمے کے لئے فوری اقدامات کرے گا۔
241۔ جناب عبدالاکبر خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ؛
(الف) آیا یہ درست ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں لائبریرین، ماسٹر ڈگری ہولڈر اور ڈپلومہ ہولڈر کو ترقی کے مواقع نہ ملنے کی وجہ سے اسی سکیل میں ریٹائرڈ ہو جاتے ہیں؛
(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ 80-1972 کی تعلیمی پالیسی کی شق 12-10 کے مطابق لائبریرین کو دیگر اساتذہ کے برابر سکیل اور مراعات دئے جائیں گے؛
(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ تقریباً تیس سال گزرنے کے باوجود لائبریرین کو ترقی کے مواقع نہیں دیے گئے؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ سکولوں میں اساتذہ ایس ای ٹی سکیل سولہ میں بھرتی ہو کر سترہ میں ترقی پا کر چار درجاتی فارمولے کے تحت سکیل بیس تک ترقی پاتے ہیں;

(ہ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو حکومت لائبریرین کی محرومیوں کا ازالہ کرنے کے لئے چار درجاتی فارمولے کے تحت ترقی دینے کے لئے تیار ہے؟

مولانا فضل علی (وزیر تعلیم): (الف) یہ بات یہاں تک درست ہے کہ لائبریرینز سکیل سولہ میں بھرتی کئے جاتے ہیں اور اگلے سکیل میں ترقی کے لئے کوئی مواقع نہیں ہیں۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ج) 1978 کے پے سکیلز میں جونیئر سکیل لائبریرینز سکیل سولہ اور سنیئر سکیل لائبریرینز کی گنجائش رکھی گئی تھی۔ جونیئر سکیل لائبریرینز کے لئے تعلیمی قابلیت بی ایل ایس سی (سائنس) اور سنیئر سکیل لائبریرینز کے لئے تعلیمی قابلیت ایم ایل ایس سی (ماسٹر) رکھی گئی ہے۔ محکمہ تعلیم میں جن لائبریرینز نے ایم ایل ایس سی کی ڈگری حاصل کی ان کو محکمانہ براہ راست ترقی دی گئی۔ محکمہ خزانہ نے محکمہ تعلیم کے اس طرز عمل پر تنقید کی کہ جونیئر سکیلز لائبریرینز اور سنیئر سکیلز لائبریرینز دو علیحدہ علیحدہ پوسٹیں ہیں جن پر براہ راست بھرتی ہو گی چنانچہ 93-8-24 میں لائبریرینز کو ایم ایل ایس سی کی ڈگری ہونے پر سکیل سترہ دینے کی رعایت کو ختم کر دیا گیا۔

(د) ایس ای ٹی پوسٹ پر جو اساتذہ بھرتی کئے جاتے ہیں، وہ سکیل سولہ میں لئے جاتے ہیں اور سلیکشن گریڈ کے ذریعے بی پی ایس سترہ میں جاتے ہیں۔ چار درجاتی فارمولا سکول اساتذہ کے لئے ہے۔

(ہ) لائبریرینز کو سکیل سترہ اور اس سے اوپر کے سکیلوں میں ترقی دینے کا فی الحال کوئی منصوبہ زیر غور نہیں ہے۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک دہ جی۔ دا خو صحیح شوہ جی۔ اچھا جی Next معزز اراکین اسمبلی کی طرف سے رخصت کی درخواستیں۔ مندرجہ ذیل اراکین اسمبلی کی طرف سے رخصت کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں، جن کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ مولانا محمد ادریس صاحب ایم پی اے، 11 جون کے

لئے۔جناب میاں نثار گل صاحب، ایم پی اے 11 اور 12 جون کے لئے۔ مسماۃ منیبہ منصور الملک صاحبہ، ایم پی اے 10 جون تا 11 جون۔ جناب ڈاکٹر محمد ذاکر صاحب، ایم پی اے 11 جون کے لئے۔ جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ صاحب، ایم پی اے 11 جون کے لئے۔ اختر نواز خان، ایم پی اے 11 جون کے لئے۔ Is it the desire of the House that leave may be granted?

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted. The sitting is adjourned for tea break.

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی چائے کے لئے ملتوی ہو گئی)

(وقفے کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

تحریک استحقاق

Mr. Deputy Speaker: Item No. 5. Privileges motions. Janab Kashif Azam Sahib to move his privilege motion

جناب حبیب الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

جناب حبیب الرحمان: دا خلق بہ هم ورته جی راشی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منٹ د وئ خپل-----

جناب حبیب الرحمان: ٹھیک شو جی۔

جناب کاشف اعظم: خپل سیټ ته به لاړ شم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خپل سیټ ته راشئ۔

جناب کاشف اعظم: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ جناب سپیکر صاحب! "پچھلے دو ماہ سے زائد عرصے سے میرے گاؤں کا ٹیوب ویل خراب ہے، ہم لوگ جو کہ پشاور کے پوش ایریا، یونیورسٹی ٹاؤن میں رہتے ہیں لیکن ہم لوگ بوند بوند پانی کو ترس گئے ہیں۔ ٹاؤن تھری کی انتظامیہ کو بار بار بتانے کے باوجود انہوں نے کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا اور وہاں کے ٹاؤن آفیسر، سراج میر جس کو عرف عام میں ایکسیئن کہتے ہیں اور

سب انجنیئر سعید کے رویے کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ اس پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ لہذا مندرجہ بالا افراد کے خلاف کارروائی کی جائے"۔ زہ پرے یو خبرہ او کرم جی ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی اجازت دے۔

جناب کاشف اعظم: منسٹر صاحب هم نشته خو خیر، پرون چې کوم، کل جو میں نے تھوڑا سا ایک Reaction دکھایا تھا، اسی کے سلسلے میں تھوڑی Explanation بھی کردوں کہ کل میں نے واک آوٹ نہیں کیا تھا بلکہ میں گھر جانا چاہ رہا تھا تاکہ اپنے لئے پانی کا بندوبست کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ماشاءاللہ۔۔۔۔

(قہقہے)

جناب کاشف اعظم: لیکن یہ لوگ۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ احتجاج کا انوکھا طریقہ ہے جی۔

جناب کاشف اعظم: نہیں، جب پانی ہے نہیں پینے کا۔ جناب سپیکر صاحب، آج 86 واں دن ہے کہ ہمارے علاقے میں پانی نہیں ہے۔ کل سپیکر صاحب، جب ہمیں کہیں انصاف نہیں ملتا، نہ اپنی حکومت سے ملتا ہے، نہ وزارتوں سے ملتا ہے، نہ ناظمین اور ٹاؤن انتظامیہ سے ملتا ہے تو دنیاوی لحاظ سے یہ آخری جگہ ہے کہ جہاں ہم آکر انصاف کے طلب گار ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

جناب کاشف اعظم: لیکن سپیکر صاحب نے کل کہا کہ نہیں ایک دن اور۔ میرا تو یہ خیال تھا کہ ٹاؤن تھری کی انتظامیہ نے جو، پانی بند کرنا تو یزیدوں کا کام ہے، میرا تو خیال تھا کہ بخت جہاں خان کل حسین علیہ سلام کا کردار ادا کریں گے اور ٹاؤن تھری انتظامیہ کے یزیدوں کے خلاف کارروائی کا حکم دیں گے اور کل بھی میرا یہی مطالبہ تھا اور آج بھی میرا یہی مطالبہ ہے، اپنی حکومت سے یا گورنمنٹ سے نہیں ہے بلکہ سر میرا چیئر ہی سے ہے کہ وہ مجھے انصاف دلائے گی اور ان لوگوں کے خلاف نہ صرف کارروائی کرے گی چونکہ کسی کے اوپر جیسے میں نے کہا کہ پانی بند کرنا یزیدوں کا کام ہے اور ہمارے علاقے کو انہوں نے کربلا میں تبدیل کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ دو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ پریولیج موشن کیسے ہے جناب؟

جناب مشتاق احمد غنی: پریولیج کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں یہ، میرا مطلب ہے آپ بہر حال وضاحت کریں کہ کس طرح یہ پریولیج بنتا ہے؟

جناب کاشف اعظم: ڈھائی مہینوں سے، اب ہم کدھر جائیں، کہاں پر جائیں اور کس سے انصاف کے طلبگار ہوں؟ جب کوئی بندہ، اپنے وزیر بلدیات سے میں نے کہا اور انہوں نے بار بار فون کیا۔ انکی بھی کوئی نہیں سن رہا۔ ہماری حکومت آپ کو پتہ ہے کہ اللہ والوں کی حکومت ہے۔ جناب سپیکر صاحب، مصلے زمونږ خلقو (شور) وزیر بلدیات صاحب آگئے۔

جناب مشتاق احمد غنی: کیا ان کا تحریک استحقاق وزیر بلدیات کے خلاف ہے؟ اس کا یہ مطلب ہوا۔

جناب کاشف اعظم: نہیں، ان کو میں نے بتایا ہے۔۔۔۔۔

جناب مشتاق احمد غنی: ان سے آپ کہیں کہ Details میں جائیں کہ یہ کس کے خلاف ہے؟

جناب کاشف اعظم: مشتاق غنی صاحب، مجھے کہنے دیں، آپ کے فائدے کی بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: آپ Satisfy ہو جائیں گے۔ جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کاشف اعظم صاحب۔۔۔۔۔

جناب کاشف اعظم: آج حکومت اللہ والوں کی حکومت ہے۔ هغه په پښتنو کښې وائی چې ټولے مصلے ئے زړے کړے په مونځونو، اودسونو او نفلونو باندې، حقوق اللہ کا بہت ہی زیادہ خیال رکھتے ہیں لیکن جہاں تک حقوق العباد کی بات آتی ہے تو ہمیں یقین دہانیاں بہت زیادہ ملتی ہیں۔ میرا پھر یہی مطالبہ آپ سے ہے کہ آپ ان لوگوں کے خلاف کارروائی کریں اور ان لوگوں کے خلاف کارروائی کا حکم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب وزیر بلدیات سردار ادریس صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر صاحب! Just a minute Sir ایک منٹ۔ before the honourable Minister------

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ رفعت اکبر صاحبہ۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ ہمارے محترم ممبر نے یہ "اللہ والوں" کی حکومت Declare کر دی ہے اور اگر یہ "اللہ والوں" کی حکومت ہے تو سر، یہ تو خوشی کی بات ہے لیکن جس انداز میں "اللہ والوں" کی حکومت چل رہی ہے ذرا اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر نظر رکھے ہوئی ہیں۔

جناب ظفر اعظم (وزیر قانون): میں محترمہ کے جذبات کا احترام کرتا ہوں لیکن وہ بتائیں کہ ہم میں کیا کمی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا کمی ہے؟

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب اگر آپ کی اجازت ہو اور میں جان کی آمان پھر سے پاؤں تو امید تو یہ رکھتے ہیں کہ اللہ والے مسجدوں میں بیٹھ جائیں گے۔

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: یہ دنیاداری کے گورکھ میں کیا کر رہے ہیں؟

جناب کاشف اعظم: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کاشف اعظم صاحب۔

جناب کاشف اعظم: آپ دیکھیں، اس چیز کو سیاست کی نذر نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار ادریس صاحب جواب دینگے۔

جناب کاشف اعظم: تو مجھے وہ جواب دینے دیں، میں اپنا جواب خود دے رہا ہوں جی۔

جناب حبیب الرحمان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب کاشف اعظم: اس چیز کو سیاست کی نذر نہیں کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔

جناب کاشف اعظم: یہ لوگ اس چیز کو سیاست کی نذر کر رہے ہیں۔ میں کل ان لوگوں کے جو مربی ہیں اور وہ ہیں، انکی کل جو ٹنل والی تقریر ہے، اس کے احتجاج کے طور پر اپنی تحریک استحقاق واپس لیتا ہوں۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں کسی کو جواب دینے کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں، آپ ان کی بات تو سنیں۔ جواب سن لیں۔

جناب کاشف اعظم: نہیں، حکومت سے کوئی گلہ نہیں ہے (شور) یہ لوگ بار بار اس پر وہ کر رہے ہیں۔ کل انکی بھی تحریک استحقاق آئے گی، ہم بھی۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہ، نہ، بس تھیک شو کنہ۔ تہ د وئ پریږد ہ جواب تہ۔

جناب کاشف اعظم: کل ان لوگوں کی بھی باری آئے گی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب کاشف اعظم: ان لوگوں کو بھی ہم نہیں بولنے دیں گے۔ یہ غیر جمہوری رویہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر کس طرح بنتا ہے؟ (شور) میں نے فلور سردار ادریس کو دیا ہے۔ آپ تشریف دکھیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب کاشف اعظم: آپ درمیان میں Interruption کر رہے ہیں ناں۔ آپ کدھر سپورٹ کر رہے ہیں؟

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: شاہ جی آپ Please address the Chair، آپ تشریف رکھیں جی۔ آپ تشریف رکھیں یہ جواب دے رہے ہیں۔ جناب سردار ادریس صاحب۔

سردار محمد محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): انہوں نے جس مسئلے کو اٹھایا ہے، یہ واقعتاً اہم مسئلہ ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پانی کا۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: اور پانی کا جو مسئلہ ہے یہ Responsibility متعلقہ ٹی ایم ایز کی ہے اور اس ضمن میں میں نے کل بھی ٹی ایم او کو دفتر میں بلایا ہے اور میں نے ان کو سختی سے اس بات کا کہا ہے کہ آج کی

میں نے ان کو ڈیڈ لائن دی ہے اور محترم جناب آنریبل ممبر، کاشف اعظم صاحب کو بھی معلوم ہے اور میں نے ان کو یہ ڈیڈ لائن دی ہے کہ آج سب کو پانی، جو بھی ٹیوب ویل آپریٹر کا مسئلہ ہے، اس کو Sort out کریں۔ وہاں پر کچھ ان کا ضمناً مسئلہ ہے ٹیوب ویل آپریٹرز کا۔ ہم نے ان کو یہ کہا کہ ٹیوب ویل آپریٹرز جس طرح دوسرے مروجہ قانون ہیں، جو لیبر قوانین ہیں، ان کی پابندی کی جائے اور ان کو ایک Day off ہفتہ کے اندر دیا جائے۔ تو انہوں نے وہاں پر صرف دو شفٹ ڈیوٹیز لگا دی ہیں، بارہ بارہ گھنٹے کی۔ تو اس پر انہوں نے اس کو Slow down کر دیا ہے لیکن میں ٹی ایم اے کو اور وہاں کے ٹاؤن ناظم کو بھی کہا ہے کہ This will not be tolerated لوگوں کو جو مسئلہ درپیش ہے، اس مسئلے کو حل کیا جائے، پینے کا پانی فراہم کیا جائے اور اگر یہ نہیں ہوگا تو Then we have no choice except to take ultimate action اور اس کے لئے میں آپ سے گزارش کرونگا کہ اس سلسلے میں ہم بالکل اس بات سے آگاہ ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ پانی کی فراہمی کے لئے وہاں پر جو بھی میں پریشر ان پر رکھ سکا اور یہ میری Responsibility ہے، حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کرے اور اس کے لئے آج میں نے ان کو ڈیڈ لائن دی ہے۔ ہم اتنے بے بس بھی نہیں ہیں جس طرح محترم کاشف اعظم صاحب نے کہا ہے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنائیں گے۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔ دیکھیں کاشف اعظم صاحب تسلی ہو گئی؟

<u>وزیر بلدیات و دیہی ترقی</u>: میں ایک اور، Let me say another thing میں Personal explanation پر بات کر رہا ہوں کہ یہاں پر جو محترمہ نسرین خٹک صاحبہ کی طرف سے اس دن کو اُٹھایا گیا تھا National Commission on the status of Women Development کے سلسلے میں، خواتین صوبہ سرحد کی نمائندگی کے حوالے سے، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں صوبائی حکومت خواتین کی نمائندگی کے سلسلے میں وفاقی حکومت سے رابطہ کر رہی ہے اور اس کو ان شاءاللہ تعالیٰ (تالیاں) آج میں Letter یا کل تک ان شاءاللہ لکھ دونگا۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: صحیح ہے۔ شکریہ ادا کریں آپ ان کا۔

<u>Mrs. Nasreen Khatak</u>: I would like to thank the hon'ble Minister and I am very happy گو کہ یہ بات تھوڑی پرانی تھی، انہوں نے دوبارہ یاددہانی کر دی ہے I am

extremely pleased with the answer and I congratulate particularly the ladies for all the support they gave and their future representation in the National Commission on the Status of Women.

تحریک التواء

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ Item No. 6, Adjournment motion حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان: مہربانی جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی تاسو څه وائی؟ ستاسو څه دغه دے؟

جناب حبیب الرحمان: زه خو جنرل یوه خبره کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه، نه، پوائنټ آف آرډر جوړوئ، ایډجرمنټ موشن دے، څه دی؟

جناب حبیب الرحمان: پوائنټ آف آرډر دے جی۔ ډیر ضروری دے جی۔ شپږ پیرے پاسیدلے یم خو تاسو نه یم پریښے۔ ډیره ضروری خبره ده جی۔ یو منټ اخلم جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب حبیب الرحمان: مہربانی، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر صاحب! گزشتہ ایک عشرے سے ضلعی حکومتوں اور صوبائی حکومت کے مابین اختیارات کی تقسیم اور کرپشن کے خاتمے کے سلسلے میں جو سرد جنگ جاری تھی اس نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو د ایجنډے نه بهر دے کنه حبیب الرحمان صاحب۔ په ایجنډا باندې بحث اوکړو نو بیا به خیر دے تاسو له ټائم درکړو۔ سردار ایوب صاحب آپ کچھ کہہ رہے تھے، کیا ہے؟

سردار ایوب خان: پوائنٹ آف آرڈر ہے۔ میرا تعلق ڈسٹرکٹ کوہستان سے ہے وہاں پر سر Draught Emergency Relief Resistant Programme چل رہا ہے۔ جناب والا وہاں تین ایم پی ایز ہیں، ڈسٹرکٹ کوہستان میں۔ جناب والا وہاں پر باقی جو دو حلقے ہیں، میرا حلقہ چھوڑ کر جو ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر بھی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس طرح کریں سردار صاحب، اس کے بارے میں ہمیں نوٹس دیں تو متعلقہ محکمے سے۔۔۔۔۔

سردار ایوب خان: سر! میں یہ ذرا نوٹس میں لا رہا ہوں پھر بعد میں لائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی صورت تو نہیں بنتی لیکن چلیں آپ بتائیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: جناب سپیکر! آنریبل ممبر کی۔۔۔۔۔

سید مرید کاظم: دیکھیں سر۔۔۔۔۔

سردار ایوب خان: سر! بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی اب ان کو فلور دیا گیا ہے۔

سردار ایوب خان: جو دو حلقے ہیں، ان کو دیے گئے ہیں، جو میرا۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی آپ ذرا اونچا بولیں۔ جی آپ اونچا بولیں۔ ٹھیک ہے بولیں۔

سردار ایوب خان: وہاں کے لوگوں کے ساتھ سراسر زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، آپ بولیں۔

سردار ایوب خان: باقی دو ایم پی ایز کو جو Draught relief programme ہے، اس میں سے دو ایم پی ایز کو دیئے گئے ہیں اور زیادہ تر متاثرہ میرا حلقہ ہے، اسے بالکل، سراسر نظر انداز کیا گیا ہے۔ میرے حلقے کی ایک سکیم بھی اس مین نہیں ڈالی گئی ایریگیشن کے ضمن میں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وجیہہ الزمان صاحب۔

سردار ایوب خان: یہ زیادتی ہے۔ وہاں پر ناانصافی ہے سر۔

جناب وجیہہ الزمان خان: انکا جہاں سے تعلق ہے جناب سپیکر۔۔۔۔۔

سردار ایوب خان: وہاں کے لوگ اس پر احتجاج بھی کرتے ہیں۔

جناب وجیہہ الزمان خان: انکے تین حلقوں میں سے دو کو اس پروگرام میں شامل کیا گیا ہے، انکو باہر رکھا گیا ہے، یہ Kindly وضاحت ہم چاہتے ہیں کیوں باہر رکھا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا جی۔

سید مرید کاظم: جناب سپیکر سر! منسٹر صاحب بھی کھڑے ہوگئے۔ سر یہ بہت بڑی زیادتی ہے چونکہ ایم ایم اے حکومت نے یہ ایک وعدہ کیا ہوا ہے

(قطع کلامی)

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: پہلے مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب وضاحت کریں گے۔

سردار ایوب خان: یہ اللہ والی حکومت ہے اور کام وہ دوسرے والے کرتے ہیں۔

سید مرید کاظم: سر! بات یہ ہے کہ ان سے وعدہ کیا گیا تھا کہ ہر ایک کو برابری پر تقسیم کیا جائے گا اور یہ زیادتی ہے کہ دو ایم پی ایز کے حلقوں میں مل رہا ہے اور اپوزیشن کو نہیں مل رہا تو یہ سراسر زیادتی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس پر مناسب کارروائی کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار ادریس صاحب پلیز، آپ Verify کریں۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: جناب سپیکر! یہ جو Draught emergency کی جو بھی Sanction ہوئی تھی جو بھی Recommendation گئی۔ شروع میں وہ ہوئی تھی۔ وہ ناظمین کی طرف سے Recommendations آئی تھیں۔ میں خود چونکہ The last time-----

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب تشریف رکھیں۔

سردار ایوب خان: آپ جو آئے تھے، اس کو نکالا ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جواب دے رہے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: اور اگر کہیں پر بھی سردار ایوب صاحب کے ساتھ کوئی زیادتی ہے، ہم اس کو دیکھیں گے اور صرف That's not the end of the life کہ ہمارے پاس صرف Draught میں، ہم دوسری سکیموں سے، اگر یہ سمجھتے ہیں کہ وہاں پر پانی کا انکا حلقے میں کوئی Genuine مسئلہ ہے، یہ میرے پاس ایک دفعہ بھی نہیں آئے۔ میں ان سے گزارش کرونگا کہ میرے پاس آئیں ہم ان کو پانی کے لئے-----

سردار ایوب خان: میں نے لکھ کر دیا ہے لیکن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب، آپ منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھیں آفس میں اور یہ Solve کریں گے۔

Mr. Deputy Speaker: Next. Item No. 6. Adjournment motions. Mr. Mushtaq Ghani………

سردار ایوب خان: یہ اللہ والے لوگ ہیں اور اللہ والے کام کریں۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Mushtaq Ahmad Ghani, hon'able MPA is requested to move his adjournment motion. Mushataq Ahmad Ghani Sahib. Adjournment motion No. 186.

Mr. Mushataq Ahmad Ghani: Thank you very much Mr. Speaker.

Minister for Law: I am on point of order Sir.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر قانون: یہ میرے خیال میں ایڈ جرنمنٹ موشن نہیں بنتا ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ ان کو پڑھنے دیں۔

سید مرید کاظم: سر! وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے تھے۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے ہیں۔

وزیر قانون: نہیں، مشتاق غنی کو کال کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آنریبل منسٹر سے ریکویسٹ ہے، آپ ان کو سننے دیں پھر آپ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! ان کو کیسے پتہ چلا ہے کہ یہ ایڈ جرنمنٹ موشن نہیں بنتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کے پاس کاپی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کے پاس کیسے کاپی پہنچ گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب، بسم اللہ۔ بسم اللہ جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی اجازت دی جائے۔۔۔۔۔

سردار ایوب خان: جناب سپیکر! وہ مجھے جواب نہیں دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو جواب دیا گیا ہے۔آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں۔

سردار ایوب خان: سر! جب ہم وہاں سے گزرتے ہیں، سر ایک پل ہے اس دریا کے اوپر، خدا کی قسم پھر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو گا وہاں پر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے آپ ان کے ساتھ بیٹھ جائیں یہ Solve کریں گے نا۔

جناب پیر محمد خان: سپیکر صاحب۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: سمجھ نہیں آرہا، کیا کہہ رہے ہیں یہ لوگ؟

جناب پیر محمد خان: اتنا ظلم ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر، ایک آدمی بولے۔

جناب پیر محمد خان: دو ممبرز کو دے رہے ہیں، ایک ممبر کو نہیں دے رہے، یہ کتنا ظلم ہے۔

سردار ایوب خان: سر! مجھے پیسے نہیں دیے گئے ہیں۔

جناب پیر محمد خان: یہ انصاف ہونا چاہیئے۔وہاں پر لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ انتہا پر جائے گا، یہ نہیں ہونا چاہیئے۔

سردار ایوب خان: ایم ایم اے کی حکومت میں ہم مجبور ہو گئے ہیں اس ظلم سے۔

جناب پیر محمد خان: وہاں کے لوگ مجبور ہو گئے ہیں، بالکل ظلم ہو رہا ہے، ظلم نہ کریں۔انصاف دلایا جائے، یہ کون ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے فلور مشتاق غنی صاحب کو دیا ہے۔آپ Wait کرلیں۔

جناب پیر محمد خان: جناب سپیکر! دا دوئ چی ځه اووئیل اس کے صحیح جواب کے لئے وہ کھڑے ہیں، وہ کھڑے ہیں اور وہ بول رہے ہیں۔اس کا حل نکالیں، اس کا صحیح جواب دیدیں۔بہت ظلم ہو رہا ہے جی۔ایک ممبر کو بالکل محروم کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب اس کی وضاحت کریں۔

جناب پیر محمد خان: ان کے حلقے کے ساتھ آخر ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ یہ تو انصاف نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایسا کریں، مشتاق صاحب کھڑے ہیں۔ محترم مشتاق غنی صاحب کو اپنی ایڈ جرمنٹ موشن پیش کرنے دیں، پھر بعد میں دیکھ لیں گے۔ جی، مشتاق غنی صاحب۔

سردار ایوب خان: بعد میں سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ۔

جناب مشتاق احمد غنی: اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو کہ ایبٹ آباد میں محکمہ اوقاف کی طرف سے کرایوں میں ظالمانہ اضافے سے پیدا ہوئی چونکہ اس فیصلے سے۔۔۔۔۔

وزیر قانون: کہاں پر جی؟

جناب مشتاق احمد غنی: ایبٹ آباد میں جی، "اس فیصلے سے بے چینی پیدا ہو رہی ہے اور ایبٹ آباد میں لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے کارروائی روک کر اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔" جناب سپیکر میں اس میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

وزیر قانون: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، ایک منٹ۔ جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: میں آپ کی وساطت سے محترم مشتاق احمد غنی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کرائے جو بہت عرصے سے بڑھائے گئے ہیں Recent occurrence نہیں ہے۔ اگر ہم اس کو دیکھ لیں، ایڈ جرنمنٹ موشن کی سیکشن 71 سب کلاز (b) جی۔

Mr. Deputy Speaker: "The motion shall relate to a single matter of recent occurrence".

Minister for Law: The motion shall relate to a single matter of recent occurrence.

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں "Recent occurrence"۔

وزیر قانون: جی، Recent occurrence۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو یہ Recent occurrence ہے؟

جناب مشتاق احمد غنی: جی، Recent occurrence ہے کیونکہ لوگ اس میں احتجاج کر رہے ہیں اور انہوں نے شٹر ڈاؤن احتجاج کیا ہے۔

وزیر قانون: ابھی تک تو کوئی بھی یہ ثابت نہیں کرسکے گا کہ ایبٹ آباد میں کرایوں کے خلاف کوئی بھی احتجاج ہوا ہے۔ اگر کوئی ثبوت ان کے پاس ہے تو وہ بتادیں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب، اس کے اوپر انہوں نے۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو میرے خیال میں یہ موشن جو ہے، یہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں Examine ہونے کے بعد یہاں بزنس میں اس کو شامل کیا گیا ہے تو۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب محمد ادریس (وزیر بلدیات و دیہی ترقی): اس کے اندر کچھ امنڈمنٹ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے جی، آپ کر لیں جی۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب اس میں۔۔۔۔

وزیر قانون: آپ نے Already ان کو جواب صحیح دیا ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: نہیں، یہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے۔

وزیر قانون: نہیں، نہیں، یہ ایڈجرمنٹ موشن بنتا نہیں ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: یہ Responsibility ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی ہے اور کرایوں کے سلسلے میں ہم نے ایک شیڈول ایشو کیا ہوا ہے تمام ڈسٹرکٹ گورنمنٹس کو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں سردار صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: نہیں جناب سپیکر میں کرایوں کی بات کر رہا ہوں، ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی بات نہیں کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، میری بات سنیں منسٹر صاحب، ظفر اعظم سے یہ گزارش ہے کہ یہ ایڈ جرمنٹ موشن اسمبلی سیکرٹریٹ میں آئی ہے اور Examine ہونے کے بعد سپیکر صاحب نے اس کی Consent دی ہے کہ اسے پیش کیا جائے تو آپ کو اجازت ہے مشتاق احمد غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب میں اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ 95-1994 میں اوقاف کی جو پراپرٹی ایبٹ آباد میں بہت ساری شاپس ہیں، کوئی سو کے قریب ہیں Almost ان میں 20% اضافہ ہوا ہے اور پھر ساتھ ہی عام جو تاجر ہیں، ان میں 43% اور بڑی دکانیں تھی، 70%، ایک دفعہ اضافہ کرنے کے بعد ہر سال 20% اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ جب کہ جناب گورنمنٹ کے رولز یہ ہیں کہ تین سال بعد، پرائیویٹ مالکان کرائے میں 15% تک اضافہ کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ اربن ریٹ کنڑول ایکٹ میں ہے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جی، After three year's۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، اربن ریٹ کنڑول ایکٹ۔

جناب مشتاق احمد غنی: لیکن محکمہ اوقاف ہر سال، ایبٹ آباد سر، آپ کو معلوم ہے کہ ایک Seasonal شہر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ہر سال کتنا Increase کرتے ہیں؟

جناب مشتاق احمد غنی: وہاں پر ہر سال اتنا بزنس ہوتا ہے۔ جی سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہر سال کتنا Increase کرتے ہیں؟

جناب مشتاق احمد غنی: ہر سال 20% اضافہ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 20%۔

جناب مشتاق احمد غنی: Every year اچھا، یہ میرے پاس کنٹونمنٹ بورڈ کا لیٹر ہے۔ وہاں کنٹونمنٹ کی پراپرٹی ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی پراپرٹی ہے۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بھی اور کنٹونمنٹ بھی 13% تین سال بعد اضافہ کرتے ہیں۔ 13% ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بھی اور کنٹونمنٹ بورڈ بھی، جو انکی شاپس ہیں، ان میں یہ اضافہ کرتے ہیں۔ After every three years جب کہ محکمہ اوقاف جو ہے، ہر سال 20%

اضافہ کرکے اور چونکہ 1994-95 سے اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے، آج کرائے اس حد تک بڑھ چکے ہیں کہ اب لوگوں کی دسترس میں نہیں ہیں۔ جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ Abbott bad is a seasonal cityیہی تین چار مہینے بزنس ہوتا ہے جی، باقی سال کے چھ سات مہینے وہ ویسے بیٹھے رہتے ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس پر غور کیا جائے اور یہ کرائے جو ہیں، ابھی کچھ عرصے کے لئے، پانچ، سات سال کے لئے یہیں پر روک دیے جائیں۔ ان میں اضافہ نہ ہو اور اس کے بعد ہر سال جو گورنمنٹ کا رول ہے 15% یا13% اس ریشو سے بڑھایا جائے تاکہ ان غریب تاجروں کو کچھ ریلیف مہیا ہو سکے۔ یہی میری گزارش ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: Concerned Minister تو موجود نہیں ہیں، میری درخواست ہے کہ اس کوDefer کر دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ، چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ جو ایجنڈے میں ایڈ جرمنٹ موشن مشتاق غنی صاحب کا شامل کیا گیا ہے۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب عبدالاکبر خان: چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ کاپی منسٹر کو فراہم کی جاتی اور میرے خیال میں فراہم کی گئی ہو گی سیکرٹریٹ کی طرف سے تو ان کو یہاں پر موجود ہونا چاہیئے تھا کیونکہ یہ ایک انتہائی اہم ایڈ جرمنٹ موشن ہے اور اس کے ساتھ ہزاروں لوگوں کی روزی وابستہ ہے اور ان کو تکلیف ہے اور مشتاق غنی صاحب نے تفصیل سے اس کو بیان کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ چونکہ انہوں نے بڑے کافی ٹیکنکل پوائنٹس اٹھائے ہیں اس میں۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں جی۔

جناب عبدالاکبر خان: تو اگر آپ اس کو Pending کرلیں تاکہ Minister concerned تیار ہو کر آئیں۔ اب یہاں پر ہمیں جواب آجائے گا کہ جی منسٹر نہیں ہیں اور ہمیں پوری معلومات نہیں ہیں۔ ٹھیک ہے Cabinet is collectively responsible لیکن مطلب ہے کیبنٹ، چونکہ یہ ایک Specific اور ٹیکنکل اور انتہائی اہم ایشو اٹھایا گیا ہے تو میری درخواست ہوگی کہ اگر یہ کل تک، جب منسٹر صاحب موجود ہوں اور وہ آجائیں اور ان کو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منسٹر صاحب۔ آپ، ٹھیک ہے۔

وزیر بلدیات و دیہی ترقی: مجھے ان سے اتفاق ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Deferred for tomorrow، یہ کل تک کے لئے، اس کو کل لے لیں گے۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب افسوسناک بات تو یہ ہے کہ صبح جب منسٹر صاحب کا بزنس نہیں تھا تو وہ بیٹھے رہے، جب ان سے متعلق ایڈجرمنٹ موشن آئی ہے تو وہ یہاں اپنی نشت فرما ہی نہیں ہیں۔ میری گزارش ہے کہ وزراء کرام کو یہ ہدایت کی جائے کہ جن کا جس دن ریزولوشن ٹیبل ہو، وہ ضرور ہاؤس میں موجود رہا کریں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ سب سے Important یہ ہاؤس ہے۔ اور اس سے ہاؤس کا پریولیج جو ہے، وہ متاثر ہوتا ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 7. Call attention notice. Dr. Zakirullah Khan, MPA, to please move his call attention notice no. 361.

هغه خو نشته جی۔ (Absent, it lapses.)۔

Sardar Ayub Khan: Sir! Excuse me.

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

جناب عبدالاکبر خان: میری ایک ریکویسٹ ہے، کہ نہ تو یہ سارے جو رولز ہیں ان میں اور نہ ہی Constitution میں Lapse کا ذکر ہے، میرے خیال میں نہیں ہے۔ اگر ہم کہہ دیں، ہم تو اتنے جانتے نہیں ہیں۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کی طرف سے آرہا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اگر ہم کہہ دیں کہ Lapse، ہم تو اتنا رولز کو نہیں جانتے لیکن چیئر کی طرف سے Word کا Lapse جو ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مناسب نہیں ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ مناسب نہیں ہے۔

سردار ایوب خان: مسٹر سپیکر سر۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ نہ کہیں، Not present کہیں۔ The move is absent ہاں۔

جناب مشتاق احمد غنی: جناب سپیکر! یہ لفظ عبدالاکبر خان نے خود یہاں پر Introduce کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ خود انہوں نے Introduce کیا ہے؟ یہ تو آپ کا Introduce کردہ ہے۔

(قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں تو کہتا ہوں کہ ہم تو نہیں جانتے ہیں، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ بات مناسب نہیں ہے جی۔

وزیر بلدیات ودیہی ترقی: جناب سپیکر! کانوں کو ادھر سے پکڑ لیں یا ادھر سے پکڑ لیں، ایک ہی بات ہے۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: مسٹر سپیکر سر! بات یہ ہے نا جی Introduce جو کچھ یہ کرتے ہیں، ان کے پیچھے ہم چل رہے ہوتے ہیں۔ یہ درخت پر چڑھنا تو سکھاتے ہیں اترنا نہیں سکھاتے۔

(قہقہہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ وہ شیر اور بلی والی بات ہے۔ اچھا جی۔

سردار ایوب خان: سر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا جی۔ Call attention notice No. 362, Muhtarame Naeema Akhtar Sahiba to please move her call attention notice. Muhtarama Naeema Akhtar Sahiba.

محترمہ نعیمہ اختر: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ "میں اس اسمبلی کی توجہ ایک اہم نوعیت کے مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ آج کل سکول میں چھٹیاں شروع ہونے والی ہیں اور پرائیویٹ سکولوں میں چھٹیوں

کے دوران بھی ٹیوشن اور ٹرانسپورٹ فیس باقاعدگی سے وصول کی جاتی ہے۔اس پر فوری طور پر پابندی لگا دی جائے"۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لگائی جائے۔

محترمہ نعیمہ اختر: سر! چھٹیوں کا یہ ہے کہ آج یہ سب کو وہ ہے کہ یکم سے سب سکولوں کی چھٹیاں ہوئی ہیں لیکن بہت سے پرائیویٹ سکولز آج تک کھلے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

محترمہ نعیمہ اختر: تو ان کو، مطلب ہے، اس کا کچھ کرنا چاہیئے۔ جس طرح آج کے سوال میں بھی یہ تھا کہ مطلب یہ ہے کہ فیس تو بہت زیادہ وصول کرتے ہیں لیکن اساتذہ کو پندرہ سو سے زیادہ تنخواہ نہیں دیتے۔ تو پھر یہ چھٹیوں کے دوران ٹیوشن فیس کیوں لیتے ہیں؟ اور ٹرانسپورٹ فیس کیوں لیتے ہیں؟ اگر انہوں نے اساتذہ کو تنخواہ دینی ہے تو یہ جو پورا سال لیتے ہیں تو اسی میں اس کو ایڈجسٹ کرنا چاہیئے۔ یہ ٹرانسپورٹ فیس جو چھٹیوں میں لیتے ہیں اس میں نہیں لینی چاہیئے یہ ٹیوشن فیس۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سپیکر صاحب! ہم بھی سپورٹ کرتے ہیں نعیمہ کی بات کو۔ بالکل سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: ہم لوگ سپورٹ کرتے ہیں۔ جو انہوں نے انتہائی توجہ کا یہ جو مسئلہ اٹھایا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اس کو ہم سپورٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سپورٹ کرتے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور بلکہ یہ ہے کہ بچے جو ہیں جو سرکاری سکولوں کی چھٹیاں ہیں وہ یکم کو ہوگئی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: لیکن پرائیویٹ سکولز ابھی تک کھلے ہوئے ہیں۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: پرائیویٹ سکولز ابھی تک کھلے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی تک کھلے ہیں؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی ہاں، تو ان کو۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔

مولانا امان اللہ حقانی: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

مولانا امان اللہ حقانی: زه دیکښې دا تجویز ورکومه چې دغه مسئله بشمول د دې نور دا درے چې کوم Irregularities دی په پرائیویټ سکولونو کښې۔۔۔۔

جناب سپیکر: آؤ۔ آؤ۔

جناب امان اللہ حقانی: دا یو کمیټئ ته حواله کړے شی چې د دې د کنټرول د پاره څه حل راوباسی۔

محترمہ نعیمہ اختر: جناب سپیکر صاحب! سر اس میں ایک مسئلہ یہ ہے کہ سرکاری سکولوں میں جب دو یا اس سے زیادہ بچے ہوں تو ایک کی فیس آدھی ہو جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی ہاں۔

محترمہ نعیمہ اختر: لیکن پرائیویٹ سکولوں میں یہ بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو اب علیحدہ نوٹس آپ لائیں گے اس کے لئے۔

محترمہ نعیمہ اختر: سر! یہ کمیٹی کے حوالے کریں تو یہ سارے چیزیں وہاں کنٹرول ہو جائیں گی ورنہ۔۔۔۔۔

محترمہ نسرین خٹک: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ نسرین خٹک صاحبہ۔

محترمہ نسرین خٹک: جی میرا خیال میں اس موضوع پر وقتاً فوقتاً کافی بحث اور کافی پوائنٹس اٹھائے گئے ہیں۔ مختصر یہ کہ میں نے بھی، جو میری سسٹر نے ابھی پوائنٹ اٹھایا ہے، اس کے بارے میں پڑھا ہے۔ میں یہ وضاحت کرنا چاہتی ہوں کہ وہ ایجوکیشن منسٹر صاحب کا بیان تھا کہ یہ سکولوں کی دو دو مہینے کی چھٹیوں کی فیس

تو بہر حال دی گئی ہیں لیکن زیادتی پر زیادتی دیکھیں کہ ٹرانسپورٹ کے Expenses بھی ان دو مہینے کی Vocation کے لئے گئے ہیں۔ تو یہ جناب سپیکر صاحب، میں مولانا صاحب سے Agree کرتی ہوں چونکہ یہ بہت پوائنٹس اٹھائے گئے ہیں، سپیشل کمیٹی کو اگر ریفر ہو جائے، تو اس کا کلی طور پر اس میں جائزہ لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب منسٹر صاحب، جناب فضل ربانی صاحب۔

جناب فضل ربانی (وزیر محصولات و آبکاری): بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔ مختلف ارکان کی طرف سے جو رائے اس پر آئی ہے، جو بحث ہوئی پہلے تو یہ کلیئر کرنا چاہیئے کہ تمام تعلیمی اداروں پر خرچ ہو رہا ہے۔ کوئی بھی تعلیمی ادارہ ایسا نہیں ہے جس پر خرچ نہیں ہو رہا ہے لیکن سرکاری تعلیمی اداروں پر تمام قوم کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے اور پرائیویٹ تعلیمی اداروں پر ان لوگوں کا پیسہ خرچ ہو رہا ہے جن لوگوں کے بچے وہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں اور حکومت ابھی اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ ان علاقوں میں، جہاں سکولز کے ایک ایک کمرے میں 80,80 طلباء بیٹھتے ہیں تو وہاں اتنے سکولز کہ وہ پرائیویٹ سکولوں کی جگہ لے لیں۔ یہ پرائیویٹ سکولز سرکاری سکولوں کے ساتھ تعلیمی شرح بڑھانے میں مدد کر رہے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ سرکاری سکول کو بلڈنگ حکومت فراہم کرتی ہے اور پرائیویٹ سکول کی بلڈنگ اس کے اونر کی اپنی ہوتی ہے۔ سرکاری سکول کے سٹاف کو حکومت تنخواہ دیتی ہے، تمام لوگوں کے ٹیکسوں سے جمع ہونے والی رقم سے، تمام لوگوں کے پیسے اس میں Involve ہیں اور پبلک سکولز کے اساتذہ کی تنخواہیں پبلک سکولز کے اونرز اپنے طور پر فیسیں لیکر نہ صرف بے روزگاری کی شرح میں کمی بلکہ لوگوں کو وقتی طور پر روزگار بھی دیتے ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے تو گورنمنٹ سکولز حکومت سے لیتے ہیں اور پبلک سکولز حکومت کو مختلف قسم کے دس یا اٹھ ٹیکس دیتے ہیں۔ تو جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کوئی سکول چھٹیوں کی تنخواہ اساتذہ کو نہیں دے رہا ہے اس کو پوائنٹ آوٹ کیا جائے، یہ بہت بری بات ہے۔ تنخواہ کم دے رہا ہے یا زیادہ دے رہا ہے لیکن جو سکول چھٹیوں کی تنخواہ اپنے استاد کو نہیں دے رہا ہے، یہ بالکل غلط بات ہے۔ اس پر ایکشن لینا چاہیئے۔ چھٹیوں کے دوران اور ٹیوشن فیس اس لئے لی جاتی ہے تاکہ ان اساتذہ کی تنخواہیں پوری کی جائیں اور ان کو تنخواہیں دی جائیں لیکن ٹرانسپورٹ کی مد میں، ٹرانسپورٹ تو Use کے

ساتھ ہے۔ ٹرانسپورٹ استعمال ہو رہی ہے تو ٹرانسپورٹ کی فیس لی جائے گی اور جب ٹرانسپورٹ استعمال نہیں ہو گی تو اس کی فیس لینا مناسب نہیں ہے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے، تمام ساتھیوں کو اس علم ہے کہ سرکاری طور پر نتیجہ نکلنے کے وقت اگر آپ Top hundred students کی لسٹ دیکھیں تو اس میں Ninety students پرائیویٹ سیکٹر سے آتے ہیں اور 10% ان سرکاری اداروں سے۔ اس لئے لوگوں کا اعتماد ان سرکاری سکولوں کی کارکردگی کے پیش نظر میرے خیال میں اٹھ رہا ہے۔ اس کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور لوگوں کا اعتماد بحال کرنا چاہیئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کا حل بتادیں۔ حل بتادیں جی اس کا۔

وزیر محصولات: تو ایک بات تو یہ ہے کہ جہاں تک یہ بات کی گئی ہے کہ سٹاف کو تنخواہ نہیں دیجاتی ایسے اداروں کو پوائنٹ آوٹ کیا جائے۔ جس ممبر کے علاقے میں بھی جو پرائیویٹ سکول چھٹیوں کے دوران تنخواہ نہیں دیتا، اس کی نشاندہی کرکے اس کے خلاف ایکشن لینا چاہیئے اور جو سکولز چھٹیوں کے دوران ٹرانسپورٹ کے پیسے لے رہے ہیں تو یہ مناسب نہیں ہے۔ جب ٹرانسپورٹ Use نہیں ہو رہی ہے تو اس پر ایکشن لینا چاہیئے اور سرکاری سکولوں کا معیار بلند کرنے کے لئے حکمت عملی تیار کرنا چاہیئے۔

جناب اسرار اللہ خان: پوائنٹ آف آرڈر جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر!۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: محترم سپیکر صاحب! ایک منٹ مجھے موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان: "ہونا چاہیئے اور کرنا چاہیئے"، یہ باتیں تو اپوزیشن کرے اور جب ٹریژری بینچز سے "ہونا چاہیئے اور کرنا چاہیئے" تو Decision پالیسی کون لے گا جناب سپیکر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بھی ایوان کا حصہ ہے۔

جناب اسرار اللہ خان: نہیں، ایوان کا حصہ تو ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ Cabinet is collectively responsible وزیر صاحب اٹھ گئے ہیں تو وہ Decision لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔ تھینک یو۔ مولانا امان اللہ حقانی صاحب۔ جی۔

مولانا امان اللہ: دا ربانی صاحب زمونږ محترم منسټر چې کوم انداز کښې خبره اوکړه نو دے خو سرکاری سکولونه Discourage کوی۔ د دے هغه انداز پکار

دے چې ده د هغې سرپرستی کړے وے خو دے د پرائیویټ سکول سرپرستی په دې وجه کوی چې غالباً د ده خپله هم پرائیویټ سکولونه وی (تالیاں اور قہقہے) او د بدقسمتۍ خبره دا ده۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هغه لاس اوچت کړو جی۔

مولانا امان اللہ: د بدقسمتۍ خبره دا ده چې نن د پرائیویټ سکولونو باره کښې زمونږ کوئسچن راغلے نو هغه منسټر صاحب شته دے نه۔ څوک ئے چې وکالت کوی، د هغوی پرائیویټ سکول دے نو دا یوه ډیره اهمه ایشو ده یعنی د هغې سرپرستی کول دے انداز کښې۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: یعنی آپ کا مطلب یہ ہے کہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ نعیمہ اختر: مسٹر سپیکر سر! ایک منٹ آپ کی اجازت سے، ایک منٹ۔

جناب مظفر سید: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

Mrs. Riffat Akbar Swati: Point of order sir. Before you give the clarification----

اس میں سب سے Important بات جو ہے، وہ ہم سب Miss کر رہے ہیں۔ جب ہم پرائیویٹ سکولوں کی بات کر رہے ہیں، ان مراعات اور تنخواہوں کی بات کر رہے ہیں سر، اس پر آپ ایک رولنگ دے دیجئے کہ کیا یہ پرائیویٹ ادارے جو چلائے جا رہے ہیں، ان کی اجازت Residential area میں ہے کہ نہیں ہے؟ (تالیاں) تمام Residential areas ان سکولوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ جو بنگلہ اگر سات یا آٹھ لوگوں کے لئے بنتا ہے، اس میں ساڑھے چار سو بچے کیسے آجاتے ہیں؟ یہ جو Discrepancies ہیں، ان کو ٹھیک کیا جائے۔ تیسری جو Important بات ہے سر، آپ نے کہا کہ Recommendations دیں These two are recommendations------

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے تو آپ سے نہیں کہا، میں نے ان سے کہا ہے۔۔۔۔۔

(قہقہے)

محترمہ رفعت اکبر سواتی: نہیں سر، آپ نے ہاؤس کی طرف، Just a minute-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایسا کریں کال اٹنشن پر تفصیل سے بات نہیں ہو سکتی۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Point of order. On call attention notice, there is no discussion.

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muzaffar Said, MPA, please to move his call attention notice. No. 366. Muzaffar Said Sahib.

جناب مظفر سید: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب! میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان کی توجہ فوری نوعیت کے اس اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ ہر ضلع میں فارسٹ لوکل کوٹہ ہوتا ہے اور اس کے مطابق وہاں کے لوگ اجازت لیکر اپنی ضروریات کے مطابق لکڑی حاصل کرتے ہیں۔ مگر دیر پایاں کے لوگ اس سے محروم ہیں لہذا جنگلات کے قانون کے مطابق ضلع دیر پایاں کو لوکل کوٹہ کی اجازت دی جائے۔ محترم جناب سپیکر! صاحب څنګه چې په هره ضلع کښې د فارسټ لوکل کوټه وی او هغوې ته ورکړے کیږی، په ضلع دیر او ضلع دیر پایاں کښې هم جنګلات شته۔ هلته خو، Janab Speaker I want your attention۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آرڈر، آرڈر پلیز۔

جناب مظفر سید: مجھے بھی آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔ جناب سپیکر صاحب شکریه۔ جناب په هره ضلع کښې د فارسټ د طرف نه لوکل کوټه شته خو په ضلع دیرپایاں کښې نشته۔ هلته کښې یو د کټونو جوړولو د پاره بازوګان اوړلے کیږی نو په هغې هم جرمانه شته۔ معمولی د کمرے جوړولو د پاره، د دروازے او د کھړکئ ضرورت وی نو د هغې د پاره هم بیا هلته کښې ګرفت دے او په دې باندې هم جرمانه د ه او بل طرفته-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: حسین احمد به ئے جواب اوکړی، ٹھیک ده ؟

جناب مظفر سید: نه جی، منسټر صاحب، زه اول خبره اوکړمه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب به جواب اوکړی۔ په کال اټینشن باندې دومره بحث خو نه کیږی۔

جناب مظفر سید: فارسټ آرډیننس، زما یقین دا دے چې دا منسټرصاحب د فارسټ نه خبر نه دے۔

جناب حسین احمد (وزیر فنی تعلیم): که نه ووم خبر نو بیا به اووائے کنه۔

جناب مظفر سید: د فارسټ د رولز نه خبر نه دے خو چې زه دا خپله خبره خو لږه کلیئر کړمه۔۔۔۔(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: ستا سوال خو اوشو کنه۔

جناب مظفر سید: زما سوال نه دے شوے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اټینشن اوشو جی کنه۔

جناب مظفر سید: نه دے شوې۔ فارسټ آرډیننس 2002 چې کله Introduce شوې دے نو هغه نه عوام دوست دے او نه د جنګلاتو تحفظ پکښې شته۔ هره ورځ دا سې قانون جوړیږی چې په هغې د جنګل۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: دا خو د دې سره Related نه دے کنه۔

جناب مظفر سید: او بل طرفته عوامو ته مشکلات هم دی نو زما د کال اټینشن مقصد هم دا دے چې ضلع دیر پایان ته هم کوټه ورکړے شی د دغه فارسټ لوکل کوټے مطابق۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه نه، مردان پکښې ولے نه یاد وے ؟

جناب مظفر سید: ټولو ته دے ورکړے شی، دومره وسیع القلب منسټرصاحب هم پاسی ان شاءالله اوس به اعلان کوی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا زما خبره عبدالاکبرخان وا نه وریده۔ ما اووے چې مردان هم پکښې شامل کړئ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب! چې په دې کرسئ څوک ناست وی، د هغوې ضلع هم به پکښې شاملیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شاملیږی۔ جی منسټر صاحب۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: او نوښار دے هم پکښې شامل کړے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: او نوښار هم پکښې شامل شو جی۔ جناب حسین احمد خان کانجو۔

وزیر فنی تعلیم: Existing چې کوم رولز دی، په کومو علاقو کښې چې جنګلات دی نو د هغوې د پاره لوکل کوټه ده۔ که په دیر پایاں کښې جنګلات وی نو لوکل کوټه به ئے خواه مخواه وی او که جنګلات پکښې نه وی او کوټه غواړی نو بیا خو دے ټولو له پکار ده۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! زه هم دغه خبره کومه، ما ته هم پته وه چې دے د سوات او سیدونکے دے او د دیر پته ورته نشته۔ زه دا وایمه چې ضلع دیر پایاں کښې جنګلات شته، زه ورته هغه Prove کولے شم۔ نو ولے د هغې کوټے سلب شوې ده؟ لهٰذا زه په دې فلور باندې دا یقین دهانی غواړمه چې هلته کښې دے کوټه خامخا ورکړے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: د دوئ دا موشن دے ، د حکومت په نوټس کښې راوستلے شی، چې کیدے شی، چې د قانون مطابق وی نو او کړئ۔

جناب مظفر سید: نه منسټر صاحب دے په فلور باندې جواب راکړی۔ د داسې جواب نه زه مطمئن کیږمه نه۔

وزیر فنی تعلیم: که دوئ جواب غواړی نو د حکومت په نوټس کښې به راولو۔

جناب مظفر سید: منسټر صاحب تاسو دا مائیک نه دے آن کړے، تاسو دا آن کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وائی چې د حکومت په نوټس کښې به راولو۔

وزیر فنی تعلیم: که مظفر سید سره که واقعی داسې دلائل وی چې هلته کښې جنګلات هم شته او هغه په دیکښې راځی او بیا ترینه محرومه دے نو دا خو ډیر

زیاتے دے نو پکار دہ چې دا به مونږه د جنګلاتو د وزیرصاحب په نوټس کښې راولو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Not passed ٹھیک دہ، صحیح دہ۔ جناب حافظ حشمت۔ آنریبل حافظ حشمت صاحب۔

جناب حشمت خان (وزیر زکواۃ و عشر): بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ تاسو په وساطت باندې د دې ایوان ټولو رونړو ته دلته کښې بهر چې کوم د مونځ حالت دے، درے جمعے وی، نو پکار دا دہ چې د سحر اجلاس زمونږه په ټائم شروع شی او پوره یوه نیمه بجه زمونږه دلته کښې یوه جمع وی۔ اقامت الصلواۃ، دا مومن مسلمان په حیثیت باندې، د جمعے د مونځ ډیر لوئے اهمیت دے۔ او په هغې زمونږه ټریژری بنچز آول درے مشران او بیا دا رونړه ورپسے په شریکه باندې دلته کښې یوه اصولی فیصله اوکړو چې یوه نیمه بجه فکس په وقفه کښې سرے وضو ته تیار وی او یوه نیمه بجه، بهر درے جمعے کیږی، یو ډیر بد حالت دے۔ مونږه هم چې بهر وراوځو، کله یو رکعت شوے وی کله نه وی شوے، کله منسټرصاحب، نو په دې وخت کښې رونړو د ټولو په شریکه مسئله دہ۔ زما دا تجویز دے چې یو فکس ټائم د دې د پاره مختص شی او هسې هم د ګورنمنټ په سطح باندې د دې نه هم ایوان خبرول غواړمه چې اقامت الصلواۃ۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: په دې سلسله کښې حافظ صاحب مخکښې په ایوان کښې په دې باندې بحث شوے دے او دا ئے وئیلی دی چې دوه بجے چې کوم دے۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: دوئ دے بانګ وائی، ان شاءاللہ مونږ به بیا مونځ له ځو۔ په اسمبلئ کښې بانګ نه وئیلے کیږی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب مظفر سید: بانګ دے پکښې وائی مونږ به انشاءاللہ مونځ له ځو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: په دیکښې ایکسټرا ایجنډا دہ، اضافی ایجنډا دہ۔

مولانا محمد مجاہد خان الحسینی: دا به سبا کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا تا سو ته راغلے ده۔

مولانا امان اللہ: زما د دوه بجو باره کبنې تجويز دا دے کنه، چې د اسمبلئ نوره کومه عمله ده، په هغوې باندې دے پابندی اولګولے شی چې د دوه بجو د جمعے پابندی به کوی۔

وزیر زکواۃ و عشر: نه مونږه به یوه کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نه چې د لته کبنې فیصله شوې ده۔

وزیر زکواۃ و عشر: نو چې هغوې باندې پابندی مناسب نه ده۔ مونږه له پکار دی چې د ټائم پابندی اوکړو۔ هغوې خو په ټائم مونځ کوی، مونږه بے ټائمه کوؤ۔ مونږه به د هغوې تقلید کوؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دا به د سپیکر صاحب په دې باندې دغه اوکړو، څه داسې حل به ئے رااوباسی۔ اضافی ایجنډا ده۔

جناب حبیب الرحمان: ما چې تا سو ته دا عرض کړے وو-----

جناب ڈپٹی سپیکر: وخت نشته کنه جی۔ سبا ته ئے Defer کوئ نه جی؟ ځکه چې دوه بجے شوی دی او قانون سازی هم پاتے ده۔ ضروری ده جی۔

جناب حبیب الرحمان: یو منټ دے جی۔

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ (ممبران کی تنخواہیں و مراعات)(ترمیمی) بل مجریہ 2003 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: The hon'able Minister for Law and Parliamentary affairs, please to move the Provincial Assembly of North West Frontier Province (Salaries and Allowances of Members) (Amendment) Bill, 2003….

(Interruption)

Mr. Zafar Azam (Minister for Law): Janab Speaker! I beg to introduce the Provincial Assembly of North West Frontier Province (Salaries and Allowances of Members) (Amendment) Bill, 2003. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced.

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ (ممبران کی تنخواہیں و مراعات)(ترمیمی) بل مجریہ 2003کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: The hon'able Minister for Law and Parliamentary affairs, NWFP, to please move that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province (Salaries and Allowances of Members) (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once.

Mr. Zafar Azam (Minister for Law and Parliamentary Affairs): Mr. Speaker sir, I beg to move that the Provincial Assembly of North West Frontier Province (Salaries and Allowances of Member) (Amendment) Bill, 2003 may be taken into consideration at once. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province (Salaries and Allowances of Members) (Amendment) Bill, 2003, may be taken into consideration at once. Is it the desire of the House that the Bill be taken into consideration at once? Those who are infavour of it may say 'Yes'. Those who are against it may say 'No'.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں نے "No" کہا ہے۔ میں نے اس کو "No" کہا ہے۔

Mr. Deputy Speaker: Yes.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر ! میں نے "No" کہا ہے۔ میں نے اس بل کو "No" کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا، No کہا ہے۔

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. Jee…..

(Applause)….

Mr. Deputy Speaker: Sorry. Clause wise consideration. Since no amendment has been moved by any hon'able Member in clause 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are infavour of it may say 'Yes'.

(Voices: Yes.)

Mr. Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'.

(Voices: No.)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی طرف سے کوئی Amendment تو نہیں آئی ہے اس میں

(The motion was carried)

Deputy Speaker: The "Ayes" have it. Clauses 1 to 2 stands part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill.

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ (ممبران کی تنخواہیں و مراعات)(ترمیمی) بل مجریہ 2003 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Passage stage. Hon'able Minister of the Law and Parliamentary Affairs, NWFP, to please move that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province (Salaries and Allowances of Members) (Amendment) Bill, 2003, may be passed.

Mr. Zafar Azam (Minister for Law and Parliamentary Affairs): Thank you sir. I beg to move that the Provincial Assembly of the North West Frontier Province (Salaries and Allowances of Member) (Amendment) Bill, 2003, may be passed. Thank you.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that Provincial Assembly of the North West Frontier Province (Salaries and allowances) (Amendment) Bill, 2003, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes'.

(Voices: Yes.)

Mr. Deputy Speaker: Those who are against it may say 'No'.

(Voices: No.)

(The motion was carried.)

Mr. Deputy Speaker: The "Ayes" have it. The Bill is passed.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میرے خیال میں آپ اور آنریبل ممبرز یہ سوچتے ہونگے کہ میں نے 'No' کیوں کہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بھی اس اسمبلی میں یہ بات کہی تھی کہ سارے پاکستان میں باقی جو تینوں صوبائی سسٹرز اسمبلیاں ہیں، ان میں سے جس اسمبلی کے بھی سب سے کم Salaries اور Allowances ہوں، وہ ہمارے صوبے کو دیے جائیں۔ اب جناب سپیکر یہ جو بل ہاؤس نے پاس کیا ہے، اس میں میرے خیال میں Out of one hundred and twenty

four جو آنر یبل ممبرز ہیں، ان میں سے صرف بیس کو یا بائیس کو اس کا فائدہ ہو گا باقی تقریباً Hundred کو میں، چونکہ پریس والے ساتھی بیٹھے ہوئے ہیں، ان کے خیال میں یہ آیا ہو گا کہ اس اسمبلی نے اپنے لئے مراعات کا بل پاس کیا لیکن جناب سپیکر میں پھر یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں کہ کیوں جب ہماری اسمبلیاں، ہم ایک فیڈریشن میں رہتے ہیں، ایک پاکستان میں رہتے ہیں، ایک ملک میں رہتے ہیں تو ہمارے ساتھ سوتیلی ماں کا سلوک کیوں کیا جاتا ہے؟ ہم تو یہ نہیں کہتے کہ پاکستان میں جس صوبے کا زیادہ Salaries and allowances ہوں، وہ یہاں پر ہوں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ جس اسمبلی کا سب سے کم ہے، وہ یہاں لاگو کیا جائے۔ وہ کم بھی ہمیں نہیں دے رہے ہیں اور صرف بیس بائیس آنر یبل ممبرز کو اس کا فائدہ ہو گا۔ باقی کسی ممبر کو اس کا فائدہ نہیں ہو گا۔ تو ایسے بل کو پاس کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟ چاہیئے تو یہ تھا کہ پورے پاکستان میں جو سسٹرز اسمبلیاں ہیں، ان میں سے جس کا بھی کم ہے، وہ کم یہاں پر لایا جاتا اور کم ہم پاس کرتے بلکہ اس کم سے بھی کم کر لیتے۔ لیکن یہ پریس والے سوچتے ہونگے کہ اس ہاؤس نے چونکہ انکی Salaries-----

(قطع کلامی)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس میں تو آپ کو Amendment لانی چاہیئے تھی نا۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میں نے Oppose اس لئے کیا ہے کہ میں صرف اپنا پوائنٹ ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا کہ میں نے اس کو اس لئے Oppose کیا ہے کہ Discriminatory attitude ہمارے ساتھ باقی صوبوں کے مقابلے میں کیوں ہو رہا ہے؟

سید مرید کاظم: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب مرید کاظم شاہ صاحب۔

سید مرید کاظم: میں عبدالاکبر خان صاحب کی حمایت کرتا ہوں اس لئے کہ اس ایک بل کے آنے سے کوئی فائدہ بھی نہیں ہوا اور اس سے اسمبلی پر جس طرح انہوں نے کہا کہ لوگ کہیں گے کہ انہوں نے مراعات لے لیں ہیں۔ چاہیئے یہ تھا کہ اس کو جس طرح عبدالاکبر خان نے کہا ہے کہ باقی اسمبلیوں کی طرح تمام جو مراعات ہیں صوبائی اسمبلی کے ممبرز کی، ان تمام کو لایا جائے تو وہ اچھا ہوتا۔ اس سے یہ ہے کہ صرف رہائشی

الاؤنس کی بجائے اگر یہ پورے اس کو کرتے تو اس میں بہت اچھی بات ہوتی اور اس میں ہمارا یہ حق بنتا تھا اور باقیوں کے مقابلے میں ہمارے ساتھ جو زیادتی ہو رہی ہے اس کا ازالہ بھی ہو جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو بل پاس ہو گیا ہے نا جی۔

محترمہ رفعت اکبر سواتی: سر! وہ نو نو کی آوازیں بھی بہت ساری تھیں نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو اختلاف کی آ گئی ہیں نا۔ آنر یبل منسٹر جناب عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر صحت): جناب سپیکر! مخکښې سیشن کښې چې کله دا خبره رااوچته شوې وه، د ممبرانو په Salaries کښې او په Allowances کښې د اضافې نو په اخبارونو کښې نو عبدالاکبرخان صاحب ته ستاسو په وساطت سره ریکویسټ کومه۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان صاحب۔

وزیر صحت: د عبدالاکبرخان صاحب او د محترم بشیربلورصاحب په حواله سره په اخبارونو کښې یو داسې خبر شائع شوے وو چې دوئ دواړو د ممبرانو په Salaries او په Allowances کښې د اضافې مخالفت اوکړو، نو دوئ دے لږ شانتې د دې وضاحت اوکړی چې هغه وخت کښې دوئ کړے وو او که نه؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! ما هغه وخت کښې مخالفت کړے وو خو زما په دې Stand وو چې په ټول پاکستان کښې چې څنګه د صوبائی اسمبلئ Functions دی، د ټولو څلور واړو صوبائی اسمبلو چې څومره Functions دی، دومره د صوبه سرحد Functions هم دی۔ څنګه چې هغه صوبې دی، دغه شانتې دا هم یو صوبه ده، دا هم د یو فیډریشن حصه ده۔ مونږه سره ولې هغه سلوک تاسو ګورنمنټ کوئ چې نور درے واړه صوبو کښې، مرکز کښې، په سینټ کښې، کیږی۔ هلته کښې بل شانتې پوزیشن دے، واحده دا یوه صوبه ده چې دے سره د سوتیلی ماں سلوک کیږی۔ مونږه هغه وخت هم دا خبره کړې وه، ما پخپله، په ریکارډ باندې ده، ما هغه وخت هم دا خبره کړې وه چې ټول پاکستان کښې د کومې صوبائی اسمبلئ د کم نه کم Salaries and allowances Act دے هغه دے په دې صوبه کښې، زه اوس هم دا وایم چې د هغې نه دے هم

کم شی۔ خو لکه دا سې خو ورسره مه کوئ چې په ټول پاکستان کښې دے یو شان دغه چلیږی او صوبے سره تاسو، شلو کسانو د پاره دا بل راوړو، شلو کسانو ته به فائده اورسی۔ باقی 104 کسان یا 120 کسان یا 100 کسان به هم دغه شان پاتے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کانجو صاحب۔

جناب حسین احمد (وزیر فنی تعلیم): جناب هغه اخبار ډیر غلط تاثر ورکړے دے۔ هغې نه دا مطلب ظاهریدو چې دا ټریژری بنچز والا ممبران چې دی، دوئ مراعات غواړی، بشیربلورصاحب او عبدالاکبرخان صاحب د هغې مخالفت کړے دے۔ نو د دې مطلب دا شو چې دے هغه بیان خپل واپس اخلی، دغه شانتے نه دے۔

جناب عبدالاکبرخان: زه په هغه بیان باندې Stand کوم۔ زه اوس هم دا وایم-----

وزیر فنی تعلیم: دے مراعات غواړی، او مونږ نه ورکوؤ۔ خبره دا سې پکار ده۔

جناب عبدالاکبرخان: نه جی، خبره دا سې نه ده۔ زه-----

جناب ڈپٹی سپیکر: نه جی، خیر خبره تاسو واورئ جی۔

وزیر فنی تعلیم: مونږه مراعات محدود ورکول غواړو، هغې کښې لږ ترمیم کوؤ۔ ممبرانو له مراعات نه غواړو او دے زیاده سے زیاده مراعات غواړی۔ د دې صفائی پکار ده۔

جناب عبدالاکبرخان: زه دا وایم چې په ټول پاکستان کښې، زه دا وایم تاسو بل راوړو، Sixty/seventy rooms تاسو په سرکټ هاؤس کښې، ایم پی ایز هاسټل کښې ورکړی دی۔ باره منسټران خو ترینه پریږده، سپیکر او ډپټی سپیکر خو ترے اوباسه، باقی Sixty/seventy rooms تاسو Already کړی دی، هغوې باندې دا ستاسو بل نه حاوی کیږی۔ دلته چې کوم لوکل ایم پی ایز دی، په هغوې باندې ستاسو دا بل نه حاوی کیږی۔ نو تاسو چا د پاره دا بل راوړوه زه حیران یم چې تاسو چا د پاره دا بل راوړو؟-----

(قطع کلامیاں)

ایک آواز: جناب سپیکر صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: جناب سپیکر صاحب! میں اس پر تھوڑی سی روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی محمد اسد صاحب۔

قاضی محمد اسد خان: میں نے اس بل کی مخالفت اس لئے کی ہے کہ جس وقت یہ اسمبلی شروع ہوئی تھی تو اس وقت چونکہ ایم پی ایز ہاسٹل میں جگہ نہیں تھی، ہم سب کو کہا گیا تھا کہ آپ ہوٹلز میں اپنے لئے Accommodation کا بندوبست کریں۔ اور جو آپ کے اخراجات ہونگے، اس کے آپ بلز جمع کرادینگے اور اس کے مطابق آپ کو پیمنٹ ہوگی۔ اور سولہ سو روپے سے زیادہ آپ کو نہیں ملیں گے یومیہ لیکن کچھ لوگوں کو جیسے میں اپنے تمام بلز ایک ہزار سے لیکر بارہ سو روپے Daily والے جمع کروائے تھے اور میرے خیال میں وہ جائز ہیں۔ جس کا خرچہ جتنا ہوا ہے، وہ اتنا خرچہ لے لے اور سولہ سو روپے فکس کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ اگر میرا ہزار روپے کا خرچہ ہوا ہے تو میں کیوں سولہ سو روپے لے لوں؟ چھ سو روپے ایکسٹرا میں حکومت کے خزانے میں ہی رہنے دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو بل پاس ہو گیا ہے نا۔ یہ Amendment پھر لائیں۔

قاضی محمد اسد خان: میں صرف یہ ریکارڈ پر لانا چاہتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ Next۔

مولانا امان اللہ: جناب سپیکر! د عبدالاکبر خان د خبرو مطلب دا دے چې مراعات دے ورکړے شي۔ مطلب ئے هم دا دے۔

شمال مغربی سرحدی صوبہ سول کورٹس (ترمیمی) بل 2003 کا پیش کیا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: تھیک دہ۔ The hon'able Minister for Law and Parliamentary Affairs NWFP, to please introduce before the House the North West Frontier Province Civil Courts (Amendment) Bill, 2003.

Mr. Zafar Azam (Minister for Law): Thank you sir. I beg to introduce the North West Frontier Province Civil Courts (Amendment) Bill, 2003. Thank you sir

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced.

مجموعہ ضابطہ دیوانی (شمال مغربی سرحدی صوبہ) (ترمیمی) بل 2003 کا پیش کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Next, the hon'able Minister for Law and Parliamentary Affairs NWFP, to please introduce before the House the Code of Civil Procedure North West Frontier Province Bill, 2003.

Mr Zafar Azam(Minister for Law): Thank you sir. Sir! I beg to move that the Code of Civil Procedure North West Frontier Province (Amendment) Bill, 2003, may be introduced. Thank you Sir.

Mr. Abdul Akbar Khan: I oppose.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced.

The sitting is adjourned till 9.30Am tomorrow morning۔ تھیک دہ جی۔ اسلام علیکم۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 12 جون 2003ء صبح ساڑھے نو بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)